بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

درین زمان بهار افزای تأسیس آئین و تازه فرمائی منشاء [illegible]

عمدة التواریخ

۱۸۸

تاریخ افکار حضرت [illegible] تاریخ [illegible] منشی سوهن لال [illegible]

[illegible] در مطبع [illegible] طبع گردید

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں جبہ سا ہوں اوس در عالی مقام کا
کعبہ جہاں جواب نہ پائے سلام کا

سکہ رواں ہے کس کے خرام کا
اک نقش قدم نگین ہے قیامت کے نام کا

کیا پایہ غیر قصد ہے گر قتل عام کا
اک مردہ در [illegible] مسیحا کے نام کا

[illegible] مقصد و مدعا
چمکا کلس [illegible] روضۂ دار السلام کا

[illegible] تسلیم [illegible]
کس دن جواب [illegible]

[illegible]
دل [illegible] کا

[illegible]
[illegible]

غالب لحد سے شکوہ یوں میں کیا اس نے [illegible]
وہ اور کسی سے وصل کے وعدہ کیا کیے
پہونچی لحد سے سوئے فلک نالہ تا دل
وہاں شکوہ عدو کا کدورت [illegible]
مجھ سے ہوا وعدہ نہ پورا [illegible]
غش کیا میں تو طرز کلام [illegible] گیا
اوایل [illegible] گشتہ [illegible] ورا [illegible]

[illegible] عشق کا [illegible]
ایسا [illegible] خیالات [illegible]
[illegible] گھر [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا [illegible] عدو [illegible]
موسیٰ [illegible]
[illegible]

اے شوق کہہ دو بلبل [illegible]
[illegible] سے [illegible] کلام [illegible]

پہلے سبھی [illegible] میں [illegible] نام میرا
زباں پہ [illegible] کا نام [illegible]
امید وصل [illegible] وعدہ [illegible]
بیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا [illegible] سلام میرا
کہنا حضرت موسیٰ [illegible] سلام میرا
[illegible] خیال [illegible]
[illegible] میرا
فلک [illegible]
[illegible]

الٰہی ہو مری ہستی کا عشق سے آغاز
قدم ہم چشم رسل ہو اختتام میرا

جدا کیو واسطے اوسکو بیان تا کہ عقل ست
سبح کسب ہین کچھ اور اتمام میرا

نبی السلام ہی ہے بیر مریا عو دل ہے
کہ ہے سرور عالی الدوام میرا

الٰہی خیر کر ہے قتل بیگناہ سہا ور
جلی ہے کیسے تمنا میری ہا ہم میرا

فلک سمجھا ہے کچھ کھیل نالۂ دل کو
لگی نہ آگ تو شعلہ ہوئی ہین نام میرا

شہود ہو لطف کیا ہم تیری پاک ذات کا
ہیں کیوں رہین ہوں کلمہ التفات کا

ہوس کا کیوں ہو والہ اجہات کا
ساقی کے پاس عطر ہے قند و نبات کا

کیا بات وہ اوجھٹی ہیں جو حسن کی کہیں
پیمان تار بند کیا ہے کیہ بات کی بات کا

فریشتگی کی نیا ئی ایک کیا
چھپنا ہیں ہی کسی چمن کی نباتات کا

قسمت نے سپہر نے کام دیا کیا شب جو وصال
اونکو میری گھر بھی وہ ہو کیسی رات کا

ہوئے وہ کشتگان لب شکرین کو فقرہ
صحن نے اچکا یا کسی قند و نبات کا

ہر یہ پیکر نگ تک لکھو پرین پیجرہ
منہ جو تما تہا نامہ قدرت دوات کا

اوٹھا لگی یہ روح لگا کے ایک ایک شیر کو
تا بیٹ کیون او بڑا ہے جیہا حیات کا

پیرہن او ریاں اون میرے جیل وہ کی یار
شمشیر او اوٹھا ہے ہوئے کی بات کا

اسے جنوں ہی کا تھا ایجاد ویرانہ میرا
سنگ کا دل ہوا جس دن آیا تھا عالم سے دیوانہ میرا

باعث آرائش گیتی ہے ویرانہ میرا
اس لئے گرد رہے ہے زمیں کا سبزہ بیگانہ میرا

ہوں میں نقش روز ازل سے جلوہ دیدار پر
طور کی تصویر ہے گویا ایک افسانہ میرا

بات جیتی ہے لو کسی کی دیکھی ہوں زلف
پیچ و تاب وحشی ہے لو سن لیجئے کچھ افسانہ میرا

اے نشاط حرص فرصت خوب ہی کی چکی
آسماں کی سمت ہے گردش میں ہی پیمانہ میرا

میں وہ کشت نامرادی ہوں نہ پائیں کچھ جو
برق خرمن سوز کا مشتاق ہے دانہ میرا

ہے سرور بادہ الفت بہار بیہوشی
بیخودی دو جہاں سے ہے دور پیمانہ میرا

سب میں چھیتے ہی سے دنیا میں تعلق کچھ
کون ہے تیرا اک کا نہ کون بیگانہ میرا

ہے سرور بادہ رنگیں سخن یارو ہی
صبح محشر سے ہے سلسلہ مستانہ میرا

اور جلوے کیے جو ہوتے ہیں چہرہ گل پیدا
ظاہر حسن کر رنگ کا ہر دو بازو پیدا

لاکھ دل جیسے لئے ایک نگہ جادو ایا ہے
آنکھ میں [illegible] آنسو تا انتہا پیدا

اشک آلودہ ہیں کیا کہے میری مژگان شمار
دیدہ تر سے [illegible] ہو پیدا

سیر جہاں لو دنیا تھا عدم و ویرانہ
[illegible] پیدا

شہ شوخی [illegible]
کیا [illegible] پیدا

لالے ہوں جیسے شتابا ہے سراپا شرا
سو قیامت سے کیا ہے قد دلجو پیدا

دیکھا ہی دیکھو کس کس کا لگا کھو گئی
دل غم گیا کیا نگہ تیکھا تیرا جھگڑو پیدا

میرے وہ ہاتھ میں گردن نہ گئے نازک
میرا وہ سر ہے کہ جھکتا میں زانو پیدا

اب ایسا چھپا ہتا آتش سے میرے چہرے پہ رنگ
اب کیا چھپا ہے داغ سینہ کی لو پیدا

درد سا ملتا ہے کس سوز جان غمناک
ضعف سا ہوتا ہے قوت پا رو پیدا

لی مروت میں زمانے کے حسین اے مشعل
دل لگی کا ہمیں ہوتا کوئی پہلو پیدا

دل لگا سینہ بلا نکلا
کھولنا زلفیں کہ دم میرا نکلا

تم بھلے خیر ہی سے بھلا نکلا
بندگی بندہ کر کے بہرا نکلا

گھبراہٹ میں ہی پریشانی
زلف سے دل کا سلسلہ نکلا

دل و جان و جگر قرار و شکیب
ایک ہی تو نہ کام کا نکلا

نکتہ چیں تو کوئی بات میں
خیر بندہ ہی سے وفا نکلا

ناتوانی میں سخت جانی ہائے
ضعف ہی طاقت آزما نکلا

تیر کو جیسے نقش پا کی طرح
سٹ گیا میں جو کوئی آ نکلا

یہاں سے گئے دماغ گل
دم میرا جنبش صبا نکلا

اختر اسکے جو سیری عیادت کو
ہمدم دل جو ہے جاں بشر نکلا

ہم تو دل ہی سے فدا اسکے تھے
پھر جو آیا تو کب جدا نکلا

جسکے پیچھے ہی کوئی آیا تھا
ہیں اگر جستجو خدا نکلا

ہر کسی کو ابتدا ہے عشق میں کیا
آسمان کا نہ حوصلہ نکلا

کیا کروں اسکا کچھ علاج نہیں
غیر ہی درد آشنا نکلا

شعلہ ہا ملتے ہیں جو کہ جگر سے
دل جلے تاب کیوں خفا نکلا

دل کی بیتابی کیا کہتی جو صرف فغاں رہا
آنسو میں ڈرا سے آگ کا کشتہ وہ ہم رہا

نالہ کھینچا ہی بہت عمر رواں ہی رہا
صحرا کی گرد میں ہم آہو نہاں رہا

شب ہجر خیال گیسوی عنبر فشاں رہا
ہم بیٹھا یہ ہوا شب سے سارا مکاں رہا

تیر آہ اسکی شوخی سے پھر آسمان رہا
بجلی گرا کی کچھ ہے جب آشیاں رہا

ہیں وہ ہی شوخ نشہ اب رکھو نقاش ہر تصویر کر
آنسو ہے جہاں ہی پردہ میں دامن ہاں رہا

کہو یار سے جواب دہ ہر گز کسی
ہیں اب انگلی ہی اپنے خیال وہاں رہا

کچھ شیری کوئی درد ہی جو اپنے رہا
شکوہ ہی کوئی تم کو جو دل میں نہاں رہا

لیتے ہی نگہ کو تیرے نہ دی کر
ایک بال بھر کا فرق عجب درمیاں رہا

مجنوں سے یہ کہتے ہیں سنا لیلیٰ کا بابا
یہ نامرادوں ہی لیکن کا رواں رہا

انکے جوان ہونے میں تھی سال بہ ہجری بیس
یوسف کا بہاؤ لیکہ بہ حسن ہی گراں رہا

وہ حرف ہوں کبھی جو نہ کہہ سکا
وہ لفظ ہوں جو معنی میں اپنی نہاں رہا

گہ ہیں سبز و زرد و خوں جگر سے ہوں
ہر رنگ میں بین رنگ بہار و خزاں رہا

خورشید آسماں پہ گیا تو میں یہ بھی
میں ان چمن میں تیرا پایہ گراں رہا

کیا گذری ہے عہد اسکے ہوں سنگ
وہ سرو مہر کو نہ دن مہرباں رہا

مقتل میں آج ڈوب گئے سیکڑوں
اونچا ایک ہاتھ تیغ کا پانی رواں رہا

تہا شمع وعدوں کا تکرار انجمن فروز
شب بھر ہمارے سینے میں شمع جلا رہا

وہ چلتے پھرتے آگئے میری خاک کو پھر
تربت پہ اپنے سایۂ سرو رواں رہا

وہ مرا لب چھپا ہے آنکھوں میں مژگاں پہ رہ گیا
یہاں اشک پھنسے والو تہ خالی مکاں رہا

[illegible] کیا مرا جو نہیں ہوش کا اثر
مرنے میں کیا ہے جو دیگراں رہا

حسرت ہے یار پاس ہے حسرت لپٹ گئی
ہاتھ میں دل کا سرگشتگاں رہا

لینے دیا نہ ایک بھی دم [illegible]
مرتے ابھی نہیں [illegible] امتحاں رہا

[illegible] مثال [illegible] آئینہ دار حسن
اک ایک ذرہ میں تیرا جلوہ عیاں رہا

[illegible]
[illegible] کا جبین پر نشاں رہا

فرصت ملی نہ رونے سے مرنے لگے بہی
آنکہون سے نہ ہو سکے پہ وہ یار روان رہا

عنقا کی طرح گم ہو جو شہرت طلب ہے
پایا اوسی نے نام اگرچہ بے نشان رہا

خندہ تہا لب پہ گریہ تو لینے کی عوض
مرنے کی کیا خوشی تہی اگرچہ مین شادمان رہا

کثرت حجاب دیدۂ عارف کبہی نہین
ذرون مین ایک مہر کا جلوہ عیان رہا

سمجہا نہ جز موت سے اوٹہکر لپٹ گیا ۴۳
وعدہ پہ آیا جب کوئی پہر بدگمان رہا

مین آپ ہو رہا تہا تمہارا حجاب وصل
تہا پردۂ حیات کہ جو درمیان رہا

دل ہی گیا جگر ہی گیا جان ہی گئی
مین تاب ہی سے دیکہتا ہی تیری شوخیان رہا

قاصد نہ آیا لوٹ کے یہان وقت نزع تک
یارب کہان پیمبر اختر زمان رہا

ہین وہ گناہگار ہیون پہونچا جو دیر مین
رحمت لپٹ کے کہنی لگی تو کہان رہا

نالہ نکل نہ جائی کہین چاک سینہ سے
ضبط فغان اگرچہ مین مہر دہان رہا

اے سنبل کیا طبیعت نازک پہ زور دون
قدر سخن ہی نہ کوئی قدردان رہا ۳۸

دل کو کہتا ہے نہ گہبرائیگا
رات کہتی ہے ہوا کہا ئیگا

ہجر او وید طلب شل کیا ہم
کہین یا تو نہین نہ آجائیگا

چہوٹ کی وہ منصب رخ خنجر دل
کوئی صلوات نہ سنوائیگا

ہو چکا غیر سے کیوں کر نہ کہا ہے ہم سے — کچھ نہ کچھ صبح سے تا شام لڑا جائے گا

کیوں پریشان ہو تم گیسو بھی — دل جو الجھا تو نہ سلجھا جائے گا

تیرہ بختی کی تو اب ہم کو شکایت نہیں — خواب میں پاس مرے آ جائے گا

[illegible] — اب ستم [illegible] کیا جائے گا

ہو چکا غیر سے اور وعدۂ وصل — کچھ [illegible]

[illegible] — گھر سے باہر [illegible] بلا جائے گا

حیرت حسن سے [illegible] — آئینہ [illegible] دکھلائے گا

[illegible] — [illegible] بلوائے گا

شعر [illegible]
یہ ہی مرنا ہے تو مر جائے گا

[illegible] سر و سامان آیا — چاک سینے کا [illegible] گریبان آیا

ایک [illegible] مسلمان آیا — آئینہ خانہ میں جو آیا [illegible] حیران آیا

[illegible] بیابان آیا — [illegible] گریبان آیا

[illegible] — [illegible] گریبان آیا

[illegible] — [illegible] پریشان آیا

اُلٹ پانی بہوی اب ... [illegible] / [illegible] ... آیا

آنکھ کی پلٹ ... پانی ہی کی آئی [illegible] / اشک قطرہ ... [illegible] ... آیا

دل کا جانا کوئی آنا تھا کہ جا کر اُس کے / جیسے کا دشوار تھا جانا ... [illegible] آیا

وصلت جو نقش جنون ... [illegible] / ... [illegible] میں بیابان آیا

پردۂ حسن ... جلوہ جمال افسردہ / ... نظر ... [illegible] آیا

جوشش عشق ازل ... [illegible] / ... [illegible] ... آیا

[illegible] ... / ... [illegible] ... آیا

شعلہ ... [illegible] ... کسی ... کیا / ... [illegible] حال ... آیا

شہر میں حضرت دل ... [illegible] کیسا / ... [illegible] ... آیا

[illegible] ... خیال ... کیسا / ... [illegible] ... آیا

[illegible] ... / ... [illegible] ... آیا

[illegible] ... / ... [illegible] ... آیا

... عاشق ... [illegible] / ... [illegible] ...

[illegible] ... / ... [illegible] ...

دل میں کچھ عشق صنم کل کی برابر ہی رہا
کفر اتنا ہی تھا جسمیں مسلمان گیا

قدر و ہی وحشت جنون جامہ ہی باقی
چاک دامن سے نکل آیا گریبان گیا

ہو چکا حشر قیامت کا زمانہ گذرا
تہا الہی بت یہ عہد کا پیمان گیا

مصحفی پھر بھی میں کسی زلف کا سودا کیا جب
صبح کیوقت سے یہ خواب پریشان گیا

کون ہے وہ جو اوٹھا دیتا ہی پردا تیرا
تیری آنکھیں ہی کیا کرتی ہیں شکوا تیرا

میں وہ حیران ہوں نظر میں ہی تماشا تیرا
صورت آئینہ ہوں دیکھنے والا تیرا

ہو نہ نقش میں بھی ہر بشری ساری ادا
بیمروت میری نظروں میں ہے شیوا تیرا

یہاں تو ایک دل ہے وہاں قیمت تو سودا
عاقبت میں نہ بچا جاتا سے دنیا تیرا

اب تو آمادہ تقریر ہیں ہم لیکن
کر دیا حال میرے صبر نے افشا تیرا

رشک ہے مانع نظارہ و گر خدا کرن
آئینہ میں تجھے دکھلا دوں تماشا تیرا

شور آشفتگی و درد پریشانی سے ہوں
چھو لیا کس نے سر زلف چلیپا تیرا

ساتھ [illegible] ہی ہے موقوف تجلی تیری
اور بھی تو ہے کوئی دیکھنے والا تیرا

[illegible] سے اگر ہم میں ہوا [illegible]
رشک غیروں کی ملاقات کا چرچا تیرا

مصحفی [illegible] آج ہی بات [illegible] شکوہ دل
[illegible] پھر بھی [illegible] میں جگر [illegible] تیرا

ہم چکھے چلو پیالہ سے کہ دمن ہے ہمارا
ہم ہمرہ سے پتنگ کہ یہ دامن سے ہمارا

ہر برگ خزاں دیدہ بنا ہے کف حسرت
گلشن میں شجے رنگ کی شوخی سے ہمارا

وحشت نے کیا وقف بجیب و نشیمن
ہر ذرہ چراغ سر مدفن ہے ہمارا

للہ تامل ہو ذرا ذوق شہیدان
پامالی دل بس وہ گلشن ہے ہمارا

ہے طائر جان اسیر قفس یار کا
شاخ ستم آہو نشیمن ہے ہمارا

شعلہ سا بھڑکا کیجیئے نا امیدی ہوں سے
سینہ جو جلا ہے کہ وہ بیت الحزن ہے ہمارا

ہر ایک سانس میں تجھے دل تنگ آیا
ہولے گی کہوں سے یہ آیا جو مسیحا آیا

تمہارے بیند سے ...دان با ... خوار آیا
بیگانہ ساقی کو ہر ... سا اوتار آیا

جو کہے عشق سے ... میں شمار آیا
شاہ دو ... کو گنا ہنگامہ آیا

کبھی آہ میں ... کبھی کو ... کبھی واسق
بیمار ... بیں ... امید وار آیا

... کر ... ہم ... اور بیچ ...
... ال خم زلف ... بیمار آیا

... میں ... کیا ... ما ...
... کو ... شعر ... سوار آیا

... کیا ... ہر ...
... گلوں ... آیا

جنون ... منشا کہ سر کو ...
فراق یار میں کبھی ... قرار آیا

جگر آنکھوں سے ٹپکا اور دل سینہ سے نکل آیا
میں ایک آنسو ہی سمجھا تھا یہاں کیسا نکل آیا

خیال ابروی قاتل نے بہر دل پہ کیسا باندھا
یہ دشمن اور میرے خون کا پیاسا نکل آیا

بھری شب فرقت میں کوئی کہاں تک تھامتا جگر کسکے
جو روکا آہ کو سینہ میں تو نالا نکل آیا

ابھی ان کا ابھار ابھی ہوئی تیز برق پہ انکی زلفیں
یہ شبنم تھا کہ شیشہ کو سا شیشہ کا چھوا نکل آیا

کیا ہے نوح سے طوفان کو پانی میری دیدہ نے
اوٹھی جب آستین آنکھوں سے اک دریا نکل آیا

اوٹھا تھا پہنچے وہ گل مجھ ناتوان کو سر بہم شعلہ
رقیبوں کے جگر سے اپنے سوا اٹھتا سا نکل آیا

بنا ہے کعبہ یہ تیغ عشق بازی کا
جبینگا ہے وہ سیرے سجدہ میں سر نیازی کا

میں پا نہ پیر اشیوہ سے بے نیازی کا
میں در بدر جو نہ ذوق چارہ سازی کا

سر آستانہ پہ سجدہ ہے عشق بازی کا
اگر جو حق ہے یہ میں سر تیری نمازی کا

بتوں سے عشق میں آخر خدا الایا
بیان حقیقی سے رتبہ بڑہا مجازی کا

ڈنکا یا جاتا ہے گلہ نالہ دل جب
کمال ہے شمع صحبت زبان درازی کا

سنتا ہوں جہد اپنا دوست جو کہ
قریب وقت ہے دشمن کی چارہ سازی کا

وہ چہرہ اپنا دوست کو کہتے ہیں تو دیکھے لوگ شعلہ
قرار خدا سے نہ اپنا ہم یک ... بازی کا

ہوں سیہ مشتاق وہ پابند فلک کا نہ کسی کا
ہوا شعلہ مشعل میں قاتل کی ملاحت سکا
دعا سے مانگتی کو ہاتھ کب اوٹھتا ہی ہمت کا
عجب کچھ ناتوانی نے کیا یاروں کا مشتم
ہوئی ہے شمع پالی جب سے آ بیٹھے وہ محفل میں

بیاں ہے آرا کیے قدر میں ہم تیرے لہو عدو کا
قرار ہے ہم تجھ سا ہی نہ شور ہی پا مست کا
بلا ہے کیا سو بار رو رو آہ اجابت کا
قصہ رواں کی کھو میں تجھ کو شمع تیرے سکا
شکر کہ دیکھی کیا حال میں ہوا اس دل کی

ہم او سے آرزوی وصل شعلہ اکی پتری قدرت
تمنا او نکلے لو ہسون کی بھلا منہ کیا ہے خضر کا

ہجوم یاس میں لینے وہ کب خبر آیا
جھپی میں کو ستی کیں جا بجا خنجر
دکھائی مرگ نے کیا کیا بلندی و پستی
ہمیشہ مغفرت ہے گناہ کا حامی
ہوں میں کوئی بھلا ہی ہی سوا ہم
سنا ہی بات جگر نے لے رو کے چشم ہی

اجل جو آئی تو عشق کسی [illegible] آیا
اگر گلو کا لہو پانوں میں اوتر آیا
جہاں میں سب کے لیے آسمان نظر آیا
ہمیشہ ہم تجھے مہر کے حال میں آیا
تیرا ہی سیر اول تا سحر آکھیں آیا
او سکے میں خاک ہم جب وہ کوئی آیا

آسمان کی یا ہو دیکھا ہاتھ بنگی شعلہ
زبان سے پہنچی کیا ضمیر یا نہیں اثر آیا

سرخی اشک سے جو رشک گلستان ہوگا
سارے جامہ میں گریبان ہی گریبان ہوگا

دل پر داغ ہی وقف نمکدان ہوگا
یہی کیا کم ہے جو آرائش گلستان ہوگا

اس کے سینے میں غم یار جو مہمان ہوگا
داغ دل خوان محبت کا نمکدان ہوگا

پھر سگ کا وحشی نگہ یار کے پیچھے پہ ہے بدل
یوں ہی کیا دیکھیے پیوستہ جگر کا پیکان ہوگا

ساتھ جائیگا لحد میں بھی غم رنج والم
ایک ہی گور میں کل گنج شہیدان ہوگا

عرصۂ حشر میں پھر کیوں نہ مجھے دیکھنے گا
ایک ہی تیر سے پلہ کا تو میدان ہوگا

نہ کفن ہے نہ لحد ہے نہ جنازہ نہ مزار
شمع کیا ماتم پروانہ کا سامان ہوگا

لکھی ہر رگ پہ شہید شہادت کی عوض
زہر آلودہ جو تیرا خنجر بران ہوگا

بیکسی درد والم چھوڑ گئے لاش مری
سب کے لحد میں تو کیا خاک میں پنہاں ہوگا

یاد میں اون کے گیا ہوش سیکھو رونا آیا
قطرۂ اشک مرا ابر گریبان ہوگا

ہاتھ میں اوس کے ہے مشکل سے نکلنا دم کا
میں اسی بات پہ مرتا تھا کہ آسان ہوگا

خاک میں ملتی ہے یاں لقمۂ ماہی کا گل
تازہ ہو جائیگا وہ داغ جو پنہاں ہوگا

مرگ غربت میں نہیں بیکسی ہے رو بہ ہوا
بیکسی کون تیرے حال کا پرسان ہوگا

خون رلاتی ہیں آنکھوں کو نگہ کی میری
ہاتھ میں ان کا جب گوشۂ داماں ہوگا

دل کو ... اور ... لقمہ
آخر اس بزم میں کوئی تو ثناخوان ہوگا

آنے کا جس سے ترا مجھ سے پشیمان ہوگا
قیس سے ... لیلیٰ کا گریبان ہوگا

ستم غیر سے مرنا مجھے آسان ہوگا
صبر آجائیگا دشمن کو پشیمان ہوگا

ہجر میں اس شب پر دردکا ویران ہوگا
دل کو آرام ہے بس تیرا قلق جان ہوگا

حشر میں دیکھنی نظارہ کی مشکل کیا ہو
منہ چھپانا ہی تمہارا اگر آسان ہوگا

بند ہوگا نہ کبھی نغمہ دل طبل ہر گز
اپنے میری طرح سے جو [illegible] ہوگا

شرح کہو ونگے نکہوں اغیار کے داغ
گل کو دو کوڑی کا یہ سینہ خندان ہوگا

آئینہ رکھ تو یہ ہجر کا یا دیکھتے ہو
تم تو بیٹھے ہی ہو ہوگا کوئی حیران ہوگا

سیر کا گر جیب میں اک پتا ری وحشت
پہلے تیار کفن سے یہ گریبان ہوگا

ایک قدم چلکے وہ عالم کو گیا مالم
پانو رکھو گے جہاں گنج شہیدان ہوگا

شعلہ چھپتا ہے کہیں شوق سخن تا وہم لیست
رشتہ عمر سے شیرازہ دیوان ہوگا

گھر میں ہی کیون لطف کا قائل [illegible] ہوتا
آنکھوں میں مروت کی جگہ دل میں [illegible] ہوتا

کیا آپ سے جو جاتا وہیں شغل [illegible] ہوتا
ہیں جوش قلق لوت تیرا [illegible] ہوتا

ظلم کا سچا ہے تیری شغل [illegible] ہوتا
پہلو کو تو کل آئے اگر دل [illegible] ہوتا

نہ ہو ہمیں وہ عکس کیسے نظارہ [illegible] کو
ایمان [illegible] چہرہ کو کوئی حائل [illegible] ہوتا

گر دام چمن میں ہے تو مت راحت و عیش نما
صیاد کبھی فکر سے غافل نہیں ہوتا

غمزہ ادا ناز ہے عشوہ ہے قیامت
مژگاں کو ذرا بات پہ مشکل نہیں ہوتا

جب حال میرا غیر سے پھر فرق ملا کیا
کیوں غیر میرے حال سے شامل نہیں ہوتا

مرنا ہی پڑا اپنے نہ جینا کا پہ ہو رہا
اٹھتی موت جو میں ہوش سے قابل نہیں ہوتا

کم میں نہ خدا کے ہے بہشت جاوداں
لڑکوں کا تماشا سر بسمل نہیں ہوتا

تکلیف ذرا جنبش ابرو کی اٹھاؤ
باتوں سے علاج دل بسمل نہیں ہوتا

ہر روز نئے طور نظر آتے ہیں مشغل
سمجھے تھا ہوں میں کبھی دل نہیں ہوتا

اے دل چلی وہ چرخ کی بنیاد یا نصیب
کرتے وہ سے ایک آہ بھی فریاد یا نصیب

میں داد خواہ ہم سر بیداد یا نصیب
جو کچھ سو میرے واسطے ارشاد یا نصیب

شک دل تنگ ہے شب گردش فلک
ایک بیکسی کے سیکڑوں جلا دیا نصیب

پہلا قدم اٹھائی تھی میدان عشق میں
کہتا تھا مجھے قیس کا استاد یا نصیب

ہوگا کبھی تو اپنے کو چرخ کے تیغ ہوا
ہوتے دو صبری فلک کو برباد

منت سے ایسی کو بچکی ہے تو جا کہیں
اک تیشہ اور بیستون فرہاد

پایا کہ سر تنہا دو نشان ہے سیرا
کچھ پوچھ نہ کچھ چرخ کی [illegible]

آسے بچپن چلے کوئی نہ ... نہیں ہزار اسیر ــ ہے اپنے اسیری کا ... چھاؤں اسیر

شعلہ او ہان سپند سین ہے میری خوشی
ہوتا ہے شاد جسے دل ناشاد یا اسیر

اے خضر تشنگی میں کچھ چاہی آب حق اسیر ــ دو اسے گئے کیوں اے پی ... کفر اسیر

سینچی گیا بچ لا ای نی بس سے کی چمن اسیر ــ ان شکوون لیے کبھی ... اسیر

او شوق اسیری کیا لگے گیسو کے سلسل اسیر ــ در تنگی قفس سے ہے مرغان ... اسیر

خاموشی نے معدوم کیا او دہن اسیر ــ ... کیا جاں ... اسیر

یاران وطن کو ہے خبر ہوں کنارہ ــ عزت ... خدا ہے کہ ... وطن اسیر

ویرانہ گلشن ہوں زمانہ میں ازل ــ کیا جو ... چرخ کہن اسیر

سن لیجیو کچھ قصہ بے سالی دل کا ــ جو جی میں ہو کہیو ... مشفق ... اسیر

... بنایا ... ــ دل ... سینہ کی ... اسیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا ہے سینہ میں پیکان تمہارا یا ہو کسی کا
کیا مصر کے یوسف نے کہ پیشانی کے لیے سر
پیشگاہ چشم میں خوشی ہے کہ کیاں کی
کیا باغ پہ بہار ائی تھی سبزہ خندہ
دشت سے گیا قیس کشاکش کا زمانہ
ہو شیشہ کبھی کان تک نالہ خون

کیا بات ہی کیا ہے سخن شوق کا [illegible]
دیکھا لاؤ زلیخا کو فدا چاہ ذقن اسے
[illegible] کا ہے کوئی بیان [illegible]
[illegible] گل شمع کو نہیں رشک چمن [illegible]
[illegible] الو کو کھو ساکی تیغ [illegible]
چلاؤں میں گھر کو چہ اور [illegible]

کیا افق گر ہے اب شعلہ ہو یا دہ رنگین
والو دیا کبھو بہار میں بھر تیغ و کفن اسے

کیا سر راہ سے شکوہ دیدار کی بات
[illegible] از بام ہوئی محرم اسرار کی بات
[illegible] کی اندازہ نہ سمجھا کسی بات
[illegible] ہی ابرو تلوار کی بات
[illegible] ہوئی انکی انکار کی بات
[illegible] بالغ القدر [illegible]
[illegible]

[illegible] کا محشر کو [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible] کبھی [illegible]
[illegible] میں [illegible] الی [illegible]
[illegible] کبھی [illegible] اب [illegible]
یا کبھی دل [illegible] اسرار کی
[illegible] میں [illegible]
[illegible] ایک یار کی [illegible]

اسکی [illegible] کہ نامہ و پیغام ہو
لیکن [illegible] یار [illegible] کی

گل شاکیا [illegible] اور تفرقہ انتظار ہجر
پھر لگی بلبل و گل بیچ [illegible] کی بات

والسلام [illegible] پھر سمجھی کہیں [illegible]
دیکھ پھر تونے ادا [illegible] وہ ہی [illegible]

وعدہ غیر [illegible] پیام زمانہ نے سنا
[illegible] کی [illegible]

شعلے ہی دیدۂ دل [illegible] لگتا
ابھی [illegible] گئی آپ کی دیدار کی بات

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] حال [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

واسن [illegible] اتنا گناہ
[illegible]

[illegible]
[illegible] دنیا و دین

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بیمار عشق چشم فسوں زا کا کیا علاج
اچھا ہوں اگر تو مسیحا کا کیا علاج

شکوہ ہے تجکو ہمیں ذکر عدو ہمیں
اپنے ہی دوست روز بھی ہیں بیجا کا کیا علاج

معشوق پر جفا ہو تو عاشق کی موت ہے
یوسف کنوئیں میں جا پڑیں زلیخا کا کیا علاج

مرتے تو ہم ہیں یہ شکایت گزار ہیں
سر پیٹنے کی قسم تمنا کا کیا علاج

وہ آرزوئے وصل میں ہیں یاں نگاہ کرکے ہیں
اپنی دوا ہیں دل شیدا کا کیا علاج

نسخہ ہمیں تو لگا یاں رخ کے نقاب کا
پھر میری چشم محو تماشا کا کیا علاج

الکا بھو سے ہی ہو تو مرنا ہی ہے میرا
ہر بات میں نگہ تیری اچھا کا کیا علاج

کیا ہم میں آرزو ہو تو بھی آرزو کیسے
پردہ نشین حسرت رعنا کا کیا علاج

شعلہ چو آپ درد ہو اوسکی دوا کرو ان
ہر دم ہی شکایت بیجا کا کیا علاج

مرا یہ ملا ہی پاس کسی کے واسطے ساماں ہی آج
اڑی ہے گلشن کی کہاں کا گل ایسا ہے آج

گل تو بوسہ دوست کو ما و محفل یہ جگہ کی قسم
وہ میاں کو یا ہائے اپکو قرآن کی قسم

پیالہ اوڑن کی ہی کل سے عالم بالا ہے ہوم
ترچھی ہے زلف کی گشتی ہی شمشیر [illegible]

ما [illegible] دل پہ [illegible] کو
اسکی [illegible] کا [illegible] اچھا

وہ [illegible] آگ [illegible]
آفتاب [illegible]

گذری ہے شب فراق تو ہووے کہاں صبح
شب تیرہ بختی ہجر میں ہے کہاں ہے صبح

بیمار ہوا مریض کو ہے انتظار صبح
جب انتظار شب نہیں کیا انتظار صبح

نکلی ہے کس چمک سے عروس بہار صبح
ایک ایک ذرہ بن گیا آئینہ دار صبح

اے وعدہ وصال ہے کیا اضطراب شب
میں منتظر شام ہوں وہ منتظر صبح

ایک رشک آفتاب کی الفت میں شب کو
کیا ہے گا غبار میں اپنے غبار صبح

موت آگئی سحر کو شب ہجر یار میں
کیا آفتاب بن گیا رشک مزار صبح

ہے عالم شباب کو میری کا انتظار
جیسے مسافر ہوتا ہے امیدوار صبح

میری شب فراق کو بھی ہو سحر نصیب
سر ہیچ اوٹھا بھی کہیں او پردہ دار صبح

پہلو نشین رہا ہے تلک اضطراب شام
دل بھر گیا کیا میں غم بیشمار صبح

لا ساقیا شراب صبوحی کہ نیک پی
دل بھر گیا ہے طلب بہشت خمار صبح

مشتاق رخ کا کوچہ گیسو میں شام کیا
کیا جانیں لطف اس کا اہل دیار صبح

وہ سمجھا غیر ہے میں ہمکنار غم
یارب شب فراق بھی ہو ہمکنار صبح

ہے عکس روی یار میری داغ داغ میں
خورشید کیا ہے ہوں آئینہ دار صبح

میری میں شعلہ عشق صنم کس کو چھوڑ دوں
پھر اور لطف دیتا ہے اس دلکشا صبح

پانی ہوگئی ہے خون عاشق دلا سرخ
آگ صحرا میں لگی ہے گل ہی رہتا ہے سرخ

کب گوارا ہو سکیں ہم اور کی گستاخیاں
عقدہ دل کیا کھلے گا انگلیاں رہ گئیں سرخ

ایک جگر کا بھی نہ بیٹھا ہاتھ او ٹھکر ہو گیا
بکتا ہوں کا چھپا سے لہو چھپتا نہیں

میرے سہلاہی لگائے ہیں تمہاری سرخ ہم
کھنچتے کھنچتے ہوگئی ہے پاؤں کی زنجیر سرخ

ہوگئی غصہ سے سارے خود بخود تصویر سرخ
کر دی ہیں اس گرہ نے ناخن تدبیر سرخ

سخت جانی پر ہوئی کیا کیا تیری شمشیر سرخ
ہوگئی خون سے میری چشم بت بے پیر سرخ

شعر ایک ایک حرف ہے تشنہ ہماری خون کا
قتل کی خاطر کی ہے شنجرف ہی تحریر سرخ

رکی نہ دل میں نہ ٹھہری سر زبان فریاد
ہیں ہم جہاں وہ بلند اور ناتوان فریاد

لگاتی ہے لب عاشق سے خونچکان فریاد
کریگا کوچ پہ کیا فغان فریاد

اوسیکو کہتے ہیں محشر تمہارے داد طلب
تعلق چمن میں نہ بیات بات ہی کیا

وہ سرو مہر ہو کہ جس کی دعا سنکر
ضرور سیکھ گئی تیری شوخیاں فریاد

کہاں ہیں خرچ کہاں میں ہوں اور کہاں فریاد
لگا نہ دے کہیں یاقوت کی دکان فریاد

زبان بلبل تصویر میں کہاں فریاد
سنو کسی کی ہی سنتا ہو جہاں فریاد

جو مرغ روح کرے ہے آشیاں فریاد
اثر سے کونے لگی اب ہو کہ بیان فریاد

جو ڈھونڈھے دامن لیلی کو جنون بھی مجنون سا
کریگا قیس کیا ویرانے سے سارا بیابان فریاد

ہر ایک برگ چمن نے کیا کف حسرت
چلی بہار تو کرنے لگی خزان فریاد

اگر سنو تو سناؤن دل و جگر کا حال
اگر کہو تو کرون پھر امتحان فریاد

کہیں جو داغ تو کیون چپ رہے دل نالان
بہار آئے بھی کرتے ہیں باغبان فریاد

میں پھر لو سنے لب چپ ہون صورت ناقوس
ملا دو منہ سے میری نہ سنو فغان فریاد

شب وصال صنم نالے سے سحر کر دی
وہ اوس پہ کہتے ہیں ہو گیا تنگی اذان فریاد

کوئی کسیکی بھی سنتا نہیں قیامت ہے
نہیں کہو کہون کس سے کرون کہان فریاد

نہ دل میں میرے رہا اونکی تیغ ابرو سے
سما گئی ان دونون دل کے درمیان فریاد

اونہیں وفا کے عوض ہاتھ گالیان دیتے ہیں
جگر پہ سنبل ہوئی جاتی ہے یہ زبان فریاد

یہ وہ ستم کش و بیتاب ہون کہ طفل سیر
سبق کی طرح سے پڑھتی ہے ہر زبان فریاد

یہ حکم اونکے شب وصل غیر ہو یارب
نکرنے پائے کوئی آج پاسبان فریاد

جنون نہیں کہ یہ کچھ تو ہے درد کا ہے مشغلہ
کوئی بھی کرتا ہے یون ہی مہربان فریاد

پھر وہ ہیں چشم میں دیکھا خیال یار پسند
موند لیں آنکھیں تو بھی پاؤں دو دیدار پسند

فصل گل آئی ہوا ہے ہر طرف گلزار پسند
چشم بلبل سے کہیں ہیں چشم دیدار پسند

سے دل میں آتی ہے اپنے شکل ہو بہو یار بند
پہلوان ہو جو پیارا وہ خط میں دیدۂ خونبار
کہ جو جای ہے دل میں حسرت دیدار بند
محتسب ہو جو تیمن رند و میکدے کا راہ بند
پھر سے ہو جو بیرہی دل لگی سحر کا بند
سر گیا دل میں آ کہ ہو کر خیال یار بند
سنگ بگر اسے چمن کا جہاں کی افسردگی
ہاے حسرت وہاں تمنا ہے کہ جہاں نہ ہو سکے
بے خیال ہو دل مژگان جراحت کا علاج
ہم تو چھتے ہیں نہ دیتے ہیں غدا بے جگر پر
کس کی آنکھوں سے گرتے ہیں دست اہل سے ہم کو
ہم ہیں کسی کی جو ہیں باعث افشای حال
چشم ابر وا آیا زندہ ہو کر بے کسا
اب زد ستے ہو جو میری بات اک اشک آ کے
آسماں کیا بات لیتا ناک آلے اے بیگی

تیرا کہنا پر آ کے شور مستی شمار بند
پھر سے ہیں ہاتھ کی آنکھیں ہیں سو ہیں نہ
جو ہاتھ ہیں دل وار پائین گرد خمار بند
سایہ ہو جو آنکھوں کی میری نظر
روزن گو ہیں ہیں کہ جو ستم ہیں اسرار بند
ہم تو ہوتی ہے حسن شمع نرگس بیمار بند
پیالے کی ہیں شوق ابو کے انتظار
کس دل کا ہی کسی کے میر تو نے ہم کو افسانہ
چلتے چلتے ہو گئی ہو پھر کہ رفتار
ہو گیا محفل میں وہ بیاہ نو سرتیا
شب زبان تا لایا اتنا آگے ہم آشنا
کہاں کیں ہو گیا آنا ہیں ہو کر دار
اے دل آنسو ہو کے جگر ہی اچھا
کیوں زبان کی نہ کہلاتی ہو تی

جب سے کھلا بازو کا تو دریا ہوئی منقار بند
کس نے جھانکا ہو گا ہیں کیوں رخنۂ دیوار بند
گویا مثل قفل ابجد ہے تھا وہاں یار بند
کیا ہوا ہو گھٹا ہے جس سے ہیں لب جو فوارہ بند
غنچہ سے پہلے کردی ہے آن دیدۂ بیدار بند
موج گیسو سے تو ہیں ہو گی شیری بکرار بند
شانہ پرور ہو رہا ہے جلوۂ رخسار بند
ہاتھ چلنے سے ہیں ہو گی یہاں زنہار بند
اور سنے سو سو باکیو لا کیے ہوں اک بار بند
کیسے کیسے ہو گئے ہیں شعر کیکل لاچار بند
ہو گئی گردن تک آئینہ ایا جلی دیوار بند
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عاشق بیتاب کا کیا دفن ہونا سوختن | پالوں پہلا ہے تو ہونگے کوہ میں شیوا ہیند
آہ ہر شب ہر نفس ملک عدم کی ہو بیان | رات دن میں ایکدم ہوتا نہیں یار ارجمند
آہ ہر شب ہر کشتگان ناز حشر عشق میں پیر | بہر شیشے دوا بھی ہوتا نہیں یا ارجمند
بیشتر ہیں ہر کسے نہ جہان کا غمکدہ | کتنے موزوں ہیں یاں ہیں جہاں مرے بیمار
آپ بت ہیں خدا ہمارے خدائی ہیچ ہے | کعبہ میں لاکھوں مسلمان ہونگے زنار بند
اب جلوہ دکھا نہ پیر طور کتنی دور ہے | حضرت موسی کہ جنگے کیا نہ کوہسار بند

پہر گئے دامان مضمون خوب موتی لٹکے
گہر ور افشانی سے شعلہ سلک گوہر بار بند

دل پر شعلہ ہے کیا ہو سکے کباب لذیذ | شراب تلخ ہے اور یہ ہر آنسو نایاب لذیذ
ہے یہ وصل ہی ذوق کا دم عتاب لذیذ | شکر کو لگی ہے کہیں آفتاب لذیذ
نصیب مرا اشک گرم کیا جانے | بجھا ہوا نصیب بیمار کا ہے آب لذیذ
فراق کی جگہ نہیں دل بریاں | حرام خوبی کو لگتا نہیں کباب لذیذ

مرا کچھ اور ہے ہر خون جگر میں اے شعلہ
پیکے نہ خم سے انگور کی شراب لذیذ

نہ بیکدر دل نہ کچھ گل ہوا یار ہنسا | تو ہے دہان شیریں یار کو شیریں یا ادا

زلف لانبی یا نہی اچھی نہیں رخساروں پر
انکھیاں یا کہو تیکھی کسی دل شہر کوں تاراج پر

خط کو پیدا کیا الیسے رخساروں پر
کیا نشے رکھیتے ہیں سب یا انکھی دیواروں پر

پھر نظر ڈالتی ہی اس کے رخساروں پر
آپ ہی بلبل کی کیا سیر آج تو انگاروں پر

کون بارا ہیں رشک مہ کنعان آیا
نہ ملی سی چاہی ہی یوسف کی خبر بازاروں پر

شہد شربت و بادام کیون شیرینی
آگ برسا تی ہی ہو پالی پہ طلبگاروں پر

دو پچھان جیب کی دامن میں لٹکتی ہی
آج کلی یا سبھی جو بن تیرے آواروں پر

میووں کو میسر یہ کہیں ایسی لذت
چاندنی تک نہیں پڑتی میری دیواروں پر

دل جلا اینکو وہ پہلو سرا دیکھا ہی جسکے
بجلی گرتی ہی کہا کعبہ کی دیواروں پر

اچھی صورت یہ حرف شعلہ نہ کیا کبھی
انکھیں کھو بیٹھو گے آکر ان نظاروں پر

ہم ہی یا پنگی زبانہ سے تیری خوش ہو کر
پنجرہ سے چھوٹ کے ہیں پر بال اپنا ہو کر

باغ میں بیٹھ قبا آپ سی کر کہو لیں
وہم بلبل نہ کہنی چاہے سے کہیں با ہو کر

نت ایک وا ہیں کر دیتی ہی دو دو
تو رہتی ہے شیر کی بلبل گل سے آزاد ہو کر

کو ئنا شگ چمن آج ہی ادا ہو رقص
نال ہے چھم گل دیتا ہے جو گلشن سے ہو کر

کر عشق نے کیا آبرو پانی مردی
ستم گر یا خواہش کی نظروں سے ہو کر

عشق ابرو کی شتاب کچھ تو اثر کر ہی گیا
شعلہ کعبہ کو چلا دیکھی بیندو ہو کر

سری یار کا ہوئی نہ دل غنچہ چمن سوں دور
نالہ بلبل کیا کہیں جیب چمن سوں دور

جیسا وطن پہنچے نہ فصل بہار میں
پھر لوٹ لوٹ کر مری بیکلی چمن سے دور

تیا جہاں میری نہ گئیں بعد مرگ بھی
کاش تیرا ہے گور سے باہر کفن سے دور

سمجھو نہ گنس ہے جنبش وحشت کی پاس یار
مجنوں ہے کہ دوجا رہی میری کفن سے دور

تیاپ ہی ایسے جسم میں اگر عدم کی روح
بیچارہ جیسے کوئی مسافر وطن سے دور

حسرت ہی ایسی آئی نہ کبھی آئی پاس تو
جب جان پہنچ چلی تھی نکلکر بدن سے دور

ابدل کہاں چلا ہی دکھا تیکو آج داغ
گل شمع وہاں نکالی گئی انجمن سے دور

تاتا پیوں کی گلا میں نانک دیا نہاں
پہونچی شمیم زلف ہوا و ختن سی دور

فرقت جہاں کھینچی ہو سے ابتدا سے ہی
شعلہ تمام عمر رہے ہم وطن سی دور

بیگانہ ایسا ہیکا و خنجر سی نہ دعوی امیری کہ
وہ بیکس ہوں کہ میرا خون یا میری گردن

سمیا ساق بلور بن اندہیرا شمع روشن کی
ہولے ہی وہ سیر ہی والو وا اکسیر

جب کوا بیٹھا ہے سیل ح جو تجو شب ایک
شکر آگیا سا رہے بدن کا

نہ تہا کچہ فنا تیہ سو جو تہہ اشا و دست شکوہ ۔ نکر کہہ پیا نہی جے الفو سو ملا تو یاری تھن کہ

ہیں وہ سون بلبل باغ معنی اشیانہ ۔ مرا او جلا تیہ سدرہ کا اک شاخ نشیمن یہ

کلیسا ہیں تیرے آجنے سی کیسا زلزلہ آیا ۔ بر ہمن دو ڑ کر بت پر گرا او بت بہم ہو

الہی کیا کسکا کشف ظہر ضو شی سو ہون ۔ مسیحا چپکے چپکے رو رہی ہیں میری مدفن یہ

جنون ہیں دیدہ تر فرش رہ ہو کیونکہ ۔ جو ہم آدو تو سوئی تا انک دین صحرا کی دامن

سیہ ہو نظارہ بازی کرتی ہے سو اخچ ینینا ۔ عدو نے تمکو تہا لکا میری انکہین

بہت پیمانہ کہ شہر ہیں یہی تو نا دم بہار ہوتا ۔ فشے دم خم ہون بہ رو ہیں ہی شوخی تو

بیس مرون ہر سنگا اور ہی کچہ چہرہ شہر ۔ ہنسی جاک کفن کو اپنی ہی جاک دامن

کہان کا طور ار کسکی تجلی تہی خدا شاہد ۔ عجب ہو سکا ہہ اسکی کتنے ہی سوئی رو

[illegible]

تماشا ہو اگر زندہ ہوا عجائب سے خالی
وہیں موج ہوا سے صحن گلشن پر بکھر جائے

کوئی پیدا ہو گر تقاسم ہماری عندلیبی کی
اگر بلبل گزر جائے میری شاخ نشیمن پر

در تحسین شعلہ یاد آیا مصرعہ آتش
ہمارے شعر کا انصاف ہے انصاف دشمن تک

گردن ہو سست گشتہ دست اجل بسمل سمجھو
دیدہ مر جاؤ نگاہیں مرغ بسمل پر قاتل سمجھو

دیکھ خود بینی سے یکتائی کی تو منزل سمجھو
عکس رخ کی دربان آئینہ کو حائل سمجھو

روک دم تا توسن عمر رواں ٹھوکر نہ کھائے
باگ ڈھیلی اسپ سوار ہیر و راحل سمجھو

کیوں ہوا میں پر گیا آتش مزاجوں کی طرح
[illegible] گو بشر سے اپنا آب و گل سمجھو

لالہ بن کے جان سینہ میں نکہت پا رہی
لالہ جا سے دل اگر پہلو میں تو ہی دل سمجھو

سمجھ قسمت میں ہی شاعر تا داخل لو سمجھو
جہاد میں تیراں ہی الگ قتل مدنظر فاصل سمجھو

جانے چرخ برین پے برق باران سایہ سمان
قافلہ اشکوں کا آہ آسمان منزل سمجھو

طرف کعبہ ہو چکا اب بتکدہ کے راہ سے
پاؤں میں جنبش ہے گر باقی کوئی منزل سمجھو

دیکھ [illegible] تکرے سے چاہتا تا نالہ ما ہ کا
ہاتھ لیوں انگڑائی لیکر [illegible] کامل سمجھو

شہر کی تماشا [illegible] گردن میں [illegible]
حسن کا غمزہ جو تکو صورت بسمل سمجھو

خونبہا لینا اگر چاہتے ہو [illegible]
تالیہ جنبش [illegible] اجل بر دامن قاتل سمجھو

بہار لگ جا بجا ان بیک ناقل اور وہ پالن
سخت مشکل ہے کیوں کہیں کوئی قسمت کو چھوڑ

بوسہ ایک جان و جگر دو دل ہی کر دیتا
نا و سندھی اونکی عادت ہے قسم فاضل چھوڑ

کچھ دو بی ہے یو ستی غیر سو خلقہ جھم
راستی پر ہے اگر فرق حق و باطل چھوڑ

جبر ہم سے شدہ سے اشرفون پر تھی بخشش کم
ایسی عادت شہر کی ایسے داویدا دل چھوڑ

جلوہ بیباختہ سی کر کے یون غافل چھوڑ
مین کوئی موسی نہین ہون پردہ حائل چھوڑ

مسرت کو بی وصل کی تیرے ہین تو اسکا کیا علاج
اے سکھ فرقت مجھی مرنکی ہی قائل چھوڑ

ہاتھ کٹ جائین مجھو سی یہ دامن شمائل
پانو ٹوٹی پی بھی راہ مرشد کامل چھوڑ

ہان سیاہی ہے پر عشق خط و خال سیاہ
نامہ اعمال مین خالی جگہ اک تل چھوڑ

آگیا عشق دیکھتی ہی دیکھتی یہ چھین
جیسی یون آنکھین لا لگ دیا وہی پابل چھوڑ

مال دنیا خبر کیا ہے دل و اسا جا
جان ہی گر نہ لگی تو خالی کہا سینہ بسمل چھوڑ

ماہ کوا بین لوجوان کو کیا سب ارادہ کہ
اس لیٹر یا لکھین ناقص کا مل چھوڑ

[illegible]
وو سے خالی بھی [illegible]

اس لگا کے کسم سی جیا وجھو تو چوبلا
آشیان کو خاک کے [illegible] حامل چھوڑ

کسی کے لیجا سی مارا ان پیلی پردہ نشین
شوق جیون سر دہ [illegible] محمل چھوڑ

گر جفا ایسی پرورش سیکھا ہے تو اے بے مہر
سینہ میں دل پر بھا تو جمیل لالا جمیل چھوڑ

دیو تجھکو کیون جدا ہو کی شمع نشک سے
عوض میرے مقتل مین مجکو غیر کے شامل نہ چھوڑ

تجھ سے کس یاد و وفا کی کچھ توقع ہو اے
بے مروت تو ہی جفا کو اپنی جفا یا لی چھوڑ

سامنے ہین تیغ کے ہو کر سے لیے اجزا کی
اے ہوائی تجھ اک ذرہ لیس محمل چھوڑ

شعلہ بیتابی پروانہ ابھی دیکھی نہین
دل کو چمکے سے اوٹھالی یون سر محفل چھوڑ

ابا نہین ہے وہ بیتاب تنگ قمر ہنوز
کیون زندگی نہین ہے میری پردہ دیر ہنوز

ہم تنگئی دنیا سے نہین ہے شور جگر ہنوز
ذرہ کی جا مین خاک مین اوڑتے نظر ہنوز

وہ دل مین بیکسی سے پامال کرتے ہین
بہولے نہین خرام سمر رہگذر ہنوز

نقش جا تہارات کو کیکے خیال کا
کیون صورت حرم مین دلوا پدید ہنوز

دامن اگر نہین ہے تو سینہ ہی چاک
باقی میرا صبر ہی وحشت اثر ہنوز

وحشت رہا اوبی کہ چلو شہر کی طرف
بیٹی بیا بنا ابھی صحرا مین گہر ہنوز

چھوٹا نہ قید مرگ سے ہی بین وہ اسیر ہون
او سے ہو کے قفس مین مین دو چار پر ہنوز

ہم کہہ چکے ہین اوسے چمن کے چشن کا
باطل ہی کیتی بیکلی سے غنچہ کا نہ ہنوز

اے [illegible] جو دلی کی غم [illegible] احل
پیدا [illegible] ہوا [illegible] سحر ہنوز

تھا وہ اسیر بلا رہائی ہوئی [illegible] | [illegible]

وہاں بات بنتی کرائی پاکر چلی گئی | اور یہاں [illegible]

سو خشر اور [illegible] سے ہوئی ظفر [illegible] | سپید [illegible] اپنا [illegible]

سبھی بات ہم نے ناسبے خوشی جان پہ | اور اوس کو اعتبار نہیں بات پر ہنوز

وہاں جس طرح سے ایک [illegible] | [illegible] بات کو [illegible]

اور بیکسی لحد کے سرہانے [illegible] | اور تھا نہیں [illegible]

اب شعر یہاں کہوں ابھی سے سو دہو گیا

سمجھو ہوئے نہ فائدہ کی کا اثر ہنوز

آیا نہیں جوانی جگہ پہ جگر ہنوز | سیدھی نہیں ہوئی [illegible]

دیکھا وہی ہو جانب [illegible] ہنوز | ایک [illegible]

کس سے لپٹ کے سوئی [illegible] | باقی نہیں [illegible]

میں وہ شجر ہوں جس کی کوئی [illegible] | وہ [illegible]

کیوں [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

یہاں ایک جو ہی ہیں جہاں سے کہ گذر گئے
اور وہاں کبھی ہم ہیں کہ ہم نہ ہوں

بجھ جہاں میں آتے ہی رنگ فنا تھا
قطرہ بنا ہے تیرا صدف میں گہر نہ ہو

پیکان سے بات چیت ہی وہ بھی گزر گیا
خاموش کیوں نہیں لب زخم جگر نہ ہو

سچ کہیے سمجھیں قصہ طور و کلیم کو
آ سکے نہیں وہ چھوڑ کے بھی بام پر نہ ہو

شاید شب وصال عدو کی رات تھی
کہا ہیں ہی آج جو مرغ سحر نہ ہو

تھا جس کا انتظار وہ آ کر چلے گئے
شعلہ نگاہ شوق کا کیوں تیز تر نہ ہو

وہ اور زیادہ ہوتے نالوں سے خفا بس
ایذائیں اٹھا کر جائے کہیں تیری ہوا بس

مقتل میں عجب دھوم تھی کچھ تیغ نظر کی
کہتی ہی ادا اور کہتی ہی قضا بس

کیوں لوٹتے ہو سینکے نمکدان پہ کل رات
تم دیکھ چکے زخم کی شورش کا مزا بس

پھر رفتہ سر راہ نہیں گرمی بازار
ہو جائیگی کیا ایک گھڑی میں جان گیا بس

ہم ہوش سے تو قابل نہیں ہوتی کبھی رشتہ
کیا اتنا ہی جلوہ تھا تیرا ہوش ربا بس

کیا روک دی شکوہ قاتل نے خنجر
لب ہانے یہ ہے کہ جلالی قضا بس

وہ آ کے گئے نالوت اور پہانکے بہا نے
اب سے کبھی خاموش ہوا ہے اہل غم الم بس

ہوتی ہیں کہاں ولولہ جوش جوانی
جاتا رہا ہے موت نے مریض کا مزا بس

کیا ہے ... ہمیشہ ... کی تلاش
ہر دیکھنے کی ... تیری آہ ... ہے

او سنی تیغ سی ابرو پہ ناوک نظر کی تلاش
پیالے ہیں پری ... ہنر کی تلاش

مجھے تو کوچہ میں اوسکے ہے نامہ بر کی تلاش
پیامبر کو وہاں ... کمر کی تلاش

ہیں وہ اسیر ہما صبا کو گلستان میں
اسیر قفس ہی ... بال و پر کی تلاش

کسی کے رنگ طلائی نے کر دیا ہے زرد
ہمیں ہے کیمیا سازی ... کو زر کی تلاش

نہ دیکھنے دو ان کبھی جانب عدو ہرگز
تیرے اشارے ان کو ... نظر کی تلاش

اٹھا وہ وصل میں تو زلف روی تا با
شب فراق کو تھی سحر کی تلاش

چرا کے لیگئی چنگی سے زلف ... دراز
پڑی ہے قامت دلدار میں کمر کی تلاش

وصول کار ہے جب تلک صبر ...
خراب کرتی ہے سائل کو در بدر کی تلاش

نہیں ہے قدر سخن مشغلہ کیا سخن سمجھی
کمال کسب کہاں عیب ہے ہنر کی تلاش

وہ زلف سو گیا ہے میں بگر مجکو نہیں کشش
کیا ہو ... ہے وصل یار ... کشش

نہ پھر ہے اسی باد چمن ... ہوا
اب ... بچھی ... گل سی ... کشش

کیا طرز شیدائی ... تھا ... ل
انداز ... دل ... کی ... کشش

کب مجھکو گوارا ہے ملال دل ناکام — مر جاؤں نہ میں اس طرح کہ ہو وہ بگو افکار

کیا ہووے نہ مجھکو وہی مرگ طلب کا — موت آئی کہیں ٹلتی ہے گرتی ہیں کہیں غش

کیا المیہ ہے عیسیٰ کا حمل نہ آجسکو — آجاتے ہیں تیرا کشتے ہی دم جمیں غش

تیا ہو یقیں ہو ہمکو کیا نہ سمجھ نہ کیا — مشاطہ کہیں بخشش ہے تو آئینہ کہیں غش

نقش کو تیرا اسکے لیئے وہ جلوہ دکھا دے

تو کیا ہو جس جلوہ پیدا ہے پردہ ہیں غش

دکھلا تمکیں نہ ملالی و لب رو نہ چہرا رقص — کرتے ہیں ہوتے ہیں شکر میں او نکیے شہوار رقص

تیغی خاک اڑا ہے کیسی خوشی ہے نیگ بگولا — کرتی ہے پری کو تیجنگل کی ہوا رقص

پہلے میں ہیں تیر تماشہ ہے ہمارے دل پہ داغ — طاوس میں کرتا ہے بیان صبح بہار رقص

ناچتی ہے شوق میں دنیا الگ کی کو گزر — ہر خار پہ کرتا ہے میرا آبلہ پا رقص

دل الٹ دیں ہیں تیری آنکھ کی صدا — کر دیتا ہے ہچکی کو جدا رقص

تم ہی الٹ دیا دیکھو اور دل کا تماشا — خنجر کی ہی چال ہے بسمل کا بنا رقص

کیا ست ہو سکے تم نگہ کہیں اوسکی ہیں قلم

آخر میں پاؤں کی کہتا ہے نہان قبیلہ نگار رقص

[illegible] — [illegible] الٹ [illegible]

کچھ دو راحتی لئے ہات قسمت سے بجز کی [illegible]
اچھا سودا [illegible]

رو ہیا ہو کو کہیں نہ تھے پین زنگی ہو [illegible]
ہم غلامی کے بن [illegible]

حسن تیک حسرت دیا اشتیاق سست [illegible]
[illegible]

شکالیاں تا کو سفر عاشق کئے سہی سہرا
[illegible]

بے جا خط کو مری اب دل حیران
اوڑ [illegible]

نانگ نکیر اہی سر الٹ پر کہلایا چمن
اسی پو [illegible] نشان کائی میں لوسکی [illegible]

چنگلیاں لیتا ہے قضا وو ہم جوش خون
اور کلیاں خون میں ڈولی ہیں [illegible]

کوئی تو جیسیو پہلو میں بیرا لیکین
آپ کیا ڈھنگے بنا دین دل [illegible]

بال مو نگئے ہیں کھنتن تا ہنہ لگایا ہی
پل کر کہاں [illegible] زلف عنبر کی [illegible]

چرخ نے نجیب نکالے ہیں کیا کی [illegible]
سو کہا [illegible] ہم ایک [illegible]

ایک دم ہی سہی سرکھپیو وفا کی لذت
[illegible] وہم [illegible]

طعنہ صبر و وفا ہی میں ہو [illegible]
اور [illegible] پاؤں میں لیٹا [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

آؤ اے جادوگرو لو تیغ دو پیکر کی خبر
ہم بھی ایک ہاتھ سے پھر ہوا سر کو جھنجھر کی خبر

ہمکو منظور ہے بتلا دو اسی ابتر کی خبر
پوچھ لے پیر مغان ساقی کوثر کی خبر

جسم کی خاک اڑا دی عشق نے عید ہو یا کیا
اشک ہم بھی بہاتے ہیں زلف میں عنبر کی خبر

آپ ہی دیدہ و دل تیر ستم سے ہیں تنگ عدو
اور کیا چھپتی ہے ہاتھی جو قلندر کی خبر

پھر کیا بلبل نے ہجران محبت جانے
سر کو ہم بیچتے ہیں لوں کے خنجر کی خبر

شوق دیدار خدارا دم تحریر نہ پوچھ
چھپ گیا تا نظر حرفوں میں مسطر کی خبر

کوئی در پردہ مگر محو نظارہ ہے ضرور
آنکھیں آئینہ میں پیدا ہوئیں جوہر کی خبر

پھر کیا چھوٹا ہے پہلو کبھی کہیں ہاتھ ستم
یوں نہ پیمان وفا توڑ ستمگر کی خبر

عشق گر باعث خود بینی معشوق ہوا
آئینہ یار و بہ ہر سو ہے سکندر کی خبر

دل مقتل میں کبھی دیکھتے اپنی تقدیر
آنکھیں پائیں تری تلوار جوہر کی خبر

تم بھی آ جاؤ نہ آنکھوں میں تصور کی طرح
کیا بڑا ہے جو بدل جائے گی اکبر کی خبر

کچھ نہ خاک ہی عاشق کو نہ آرام ملا
آسمان ٹوٹ پڑا اوڑھ کے چادر کی خبر

شب قیامت کی [illegible]
ہم بھی [illegible]

[illegible]
[illegible]

منتظر ہو جا [illegible]

داد نا ہمسخن وہ ہے جو سخنور کی نقوص

پیری ہی رہی عادو یہ اسکا غضب غلط
ہا اوس فلک کے سیر کئے سب سبب غلط

انجام کیا خبر نہ خبر ابتدا کی ہے
نکلا تمام صفحۂ ہستی عجب غلط

جبین سر جبین ہیں شکوہ آخر سے بار بار
کہتے ہیں سحر ہے ہیں مجھی جان بلب غلط

رخ سے اولٹ پلٹ کے سر بام زلف کو
تم نے تو کر دی ہیں عجب روز و شب غلط

اے دل کچھہ اوٹھا پاس نزاکت ہی چاہیے
ہیں بے قرار یان تیری اولی ادب غلط

چکلے اولٹ کے کیا کہ تو نالہ اسکا نام ہے
کہتا ہوں آسمان کی گردش کو اب غلط

نقش قدم کی طرح نہ اٹھون سر خاک سے
ہاتون سے تم مٹا دہین ہوتا ہوں کب غلط

دل سے نکل گئی تو ہی کسکی روکے لوگ
لب پہ رکی ہی آہ اجازت طلب غلط

جوش قلق ہیں شکوہ دشمن بجا رہے
نکلے مرے وجود کے سارے سبب غلط

نالہ سن لیا ہی مگر اسکا کیا علاج
کہتا ہوں حال دل تو وہ کہتے ہیں سب غلط

شعلہ نہین شراب تو خون جگر سہی
آخر کسی طرح تو ہو رنج و تعب غلط +

تھل ہین داغ جگر خدا حافظ
کیا سمجھا ہے اوس کو خدا حافظ

دامن کبھو چھپا نہ سکے کوئی
دل ہے پامال جور خدا حافظ

ہائے کہنا شب وصال اوس کا
جو کہی یار او [illegible] خدا حافظ

داغ تازہ سپند کرتا ہے
سنگدل میں جگر خدا حافظ

حشر میں اور کوئی حشر ہو
آیا وہ فتنہ گر خدا حافظ

آفریں ہمت نظر بازی
دل و جان دیگر خدا حافظ

برق یا نالۂ دل بیتاب
کچھ تو ہے [illegible] خدا حافظ

اسے کہاں شب وصال گئی
صبح ہے پردہ خدا حافظ

آپ چلنے تلک نہیں پاسے
وہ چلی اب کمر خدا حافظ

اسے لیں مرگ آرزوئے وصال
او [illegible] خدا حافظ

آچکی لب پہ جان اے شعلہ
کس تپش سے ہو کر خدا حافظ

سوز شب ہجراں کے ہیں دیکھتی اثر شمع
کچھ ہم ہی لگی دیکھنے در پردہ اگر شمع

ہو جاتی ہے گل گور پہ کیوں شب پہ شمع
کچھ دیکھی ہے تربت سے اندھیری کی خبر شمع

[illegible] عشاق کہاں ہے [illegible] شمع
پروانوں کے جھرمٹ میں اسکی لگی [illegible] شمع

یوں آہ وداع ہجراں ہر شب [illegible]
جوں پیش رو قافلہ ہنگام سحر شمع

[illegible]
کچھ [illegible] ہوتی جاتی ہے کدھر شمع

جو آیا تری بزم میں جلتا اٹھ آیا
ہے یاں کی یہ حالت کہ پروانہ ادھر داغ ادھر شمع

چھپ چھپ کے پروانوں سے ہے منہ کو چھپائے
جلتی ہے شب وصل سے انداز دگر شمع

دل ایسا جلا ہے کہ تہ خاک نہیں بجھتا
کرتی ہے مری بزم میں کیا عرض ہنر شمع

انگشت حنائی جو اٹھا ہے مجلس میں [illegible]
اٹھائی ہے فلک طرف کے اشارہ سے ادھر شمع

پھر کیا ہے یہاں وہ جوش [illegible]
یارب نہ جلا دے کہیں تربت پہ اثر شمع

وہ بزم مقدس ہے تیری کہ جہاں [illegible]
خورشید جلاتا ہے تجھ آگے ہو قمر شمع

او سوز محبت نہ اڑا [illegible] شمع
قبروں کی تربت پہ ہو قربان وہ سارے

او دست حنا دم رقص تیری بستہ
تھا آج ہمیں خورشید او ہی شمع ادھر شمع

سایہ کی عوض آگ برستی ہے گھر میں
جھک جھک کے بھی گو یہ بہر خدا شمع

آہوں سے یہ داغ جگر کو کوئی خطرہ
آندھی میں تیری گلی رکھتی ہیں ارباب ہنر شمع

گر سوز محبت میں اٹھی ہو تو نہیں مشغول
ہے ماتم پروانہ میں کیوں خاک بسر شمع

کیا سوز دل ہے جو کرا تا کی اثر شمع
پروانوں کے سینے پہ جلا مارا [illegible] سحر شمع

اس غیرت لیلیٰ کی اوٹھی [illegible] کو ہوا
ہے جیب تیرا ہر جا ہے سحر آ گیا شمع

عشاق تیری بزم میں جاتے ہیں گھٹا کے
پروانوں کو پروا نہیں کیوں ہے مگر شمع

آنکھوں میں جو چھپایا ہے اندھیرا شب فرقت — سر پیٹتا ہوں ہائے لگا کے جوالی ہے لطف شمع

کیا کثرت پروانہ کوئی میری خطا ہے — محفل میں اوٹھا کر جو پٹک دی مری شمع

دو ابرو نکی بیچ میں قشقہ نہیں کھینچا — کافر نے جلائی دیکھیہ بتکدہ شمع

محفل میں تری شرم سے تہا جو نہ پیدا — ڈوبی ہوئی پانی میں رہی تابکمر شمع

مجکو تو اندھیرے میں بہی آنے نہیں دیتی — جاتی ہے بلانکے لیئے غیر کے گہر شمع

رہتا ہے شب و روز خیال رخ روشن — پروانوں کو جلتی ہے یہاں آٹھ پہر شمع

پیری میں بدن نور سے لگنے لگی گہر جان — فانوس کہ چھپکا لگی ہنگام سحر شمع

اوس محفل یکرنگ کا پروانہ ہوں شعلہ
جلتی نہیں گل ہو کے جہان بار دگر شمع

ہے میری قدر تیغ کو میں قدر دان تیغ — بسمل وہ ہوں کہ جسپہ لپکتی ہے جان تیغ

ظالم بلا ہے میری زبان بہی زبان تیغ — کرنے دے آج تیغ سے کچھہ امتحان تیغ

مہر لب ہو چکی کہاں تک زبان تیغ — فوارہ بن رہی ہیں لب خونچکان تیغ

میں سرخرو ہوا تو عدو زرد ہو گیا — مقتل میں دیکھہ فصل بہار و خزان تیغ

تیغ نگاہ شرم سے کہلنے دیا نہ حال — زخم نہان سے پوچھیئے راز نہان تیغ

ایک ایک تیری تیغ سے ہیں یہاں لا الٰہ داغ — سو سو نشانیان تیری ابروکا نشان تیغ

تڑپی ہی لطرح جنبش ابرو ہی کی ضرور
بیٹھا ہے کھینچ کر ہاتھ کی اپنی کمان تیغ

ڈالو نہ پر رکھ کے گوشۂ دامن ہی دیا نپلو
کھو نہ سکے نقاب بیچ ارغوان تیغ

سینہ میں کھینچ کے تو نکالوں کہاں تیر
دل میں اوتر گئی تو کہاں دو نشان تیغ

بھرے لہو سے دامن قاتل بہار ہے
پھولا پھلا ہے کیا چمن بے خزان تیغ

مژگان اگر کہیں ہیں نشتر کی نوک لوں
ابرو اگر کہے تو کروں امتحان تیغ

دریا کی طرح جوش ہے رگ تا ہیں کہیں
لپیٹ و بلند ہیں تیرا آب روان تیغ

ہر زخم یہاں ہی باعث آرایش بدن
الو ہو سے ہیں جامۂ تن پر نشان تیغ

یہاں موت و زندگی ہے میری قاتل کے ہاتھ ہے
کیا اوس حیات ہوا ہمعنان تیغ

ہاتھ لگے تا نکلے کر جان ہی جگر میں ہم
تجھ کہ بتنگی تیرے زخم نہان تیغ

بے موجے قتل گاہ میں بسمل ہی پڑے
یوسف بغیر چل سکا کاروان تیغ

ہو سے بہار سبھی ہیں ظالم کے پانو
نی شستہ شاخ تیغ کا بسمل ہے زبان تیغ

تشبیہ تیغ لیلی پردہ نشین سے ہے
محمل اگر ہے مجد تو محمل میان تیغ

اے شعلہ اوسی سی ہی ایک مطلع بلند
جس سے زمین تیغ ہی آسمان تیغ

گردن میں تیغ کی رگ گردن نشان تیغ
اپنا گلے سے تلک آب روان تیغ

[illegible]

پروانہ [illegible] شمع [illegible]

[illegible]

[illegible] وعدہ [illegible]

دل میں لگا [illegible] گئی

[illegible] ہوگئی [illegible] گردن بلبل میں ہار تھی

کیا [illegible] عشق میں

[illegible] واسطے

گردن [illegible]

گردن [illegible]

[illegible] ہلال عید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شمع

پیدا اشتعال [illegible] زبان شمع

[illegible] شمع

[illegible] بات [illegible] میں [illegible]

آئی [illegible] شمع

[illegible] شمع

[illegible] نشان [illegible] شمع

[illegible] شمع

[illegible] شمع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شمع

نالہ بلکہ ہے آگ چھپا دل اور سب کی جا
یہاں صبر سے یک چلے تو یہاں کس شمار کی

نالہ دل ایک طرف ہے شور محشر ایک طرف
ساری دنیا ایک طرف [illegible]

مہربان [illegible] شوق [illegible]
در پہ جاکو یہی [illegible]

تھا بچھو حسرت دیدار [illegible]
[illegible]

میں تو ہیں صبح [illegible]
اب تو [illegible]

آج تو کچھ چند ہی دل [illegible]
دیکھتا ہوں ہم [illegible] دیکھیں وہ کیونکر [illegible]

اوپر جوش تیغ چشم [illegible]
سارے جہاں ایک طرف اور دیدہ تر ایک طرف

شوق سے آجاؤ [illegible]
آرزو ہی [illegible] دل کے اندر ایک طرف

[illegible] گو ہی تیری [illegible]
تجاو ہی لکھو [illegible] ایک طرف

ہجر سا شکوہ ہی شکوہ [illegible]
ساری [illegible] ایک طرف [illegible]

شعلہ قسمت سے عجب کچھ انقلاب بزم ہے
جلتے جلتے رہ گیا ہے دور ساغر ایک طرف

اب ہیں اور لو یار میں فرق
میں تھا [illegible] فرق

اب اپنی [illegible] آگ
[illegible]

چشم لیلی سے ہو سکے شاید
میرے اور قیس کے شمار مین فرق

کیونکہ جیتے ہیں شکیبہ پرور سے
کچھہ تو ہے چرخ نابکار مین فرق

جان کو بھی ہین بیوفا سمجھے
آگیا تیرے اعتبار مین فرق

بات بھی یہ سخت جانی ہے
پڑ گیا شان جان نثار مین فرق

داغ گنتی رہے قیامت تک
رہ گیا پھر بھی کچھہ شمار مین فرق

شعلہ کبھی ہو کسی زمانہ کی
رو رہے طرز روزگار مین فرق

ضبط فغان سے آگئی ہونٹون پہ جان تلک
دیکھو گے میرے صبر کی طاقت کہان تلک

غفلت شعار ہای تغافل کہان تلک
جیتا رہیگا کون ترے امتحان تلک

واعظ کا ربط و ضبط چھپاؤ ن کہان تلک
توبہ کی بات پہونچی ہے پیر مغان تلک

وہ میری آرزو تھی جو گھٹ گھٹ کے رہ گئی
وہ دل کی بات تھی جو نہ آئی زبان تلک

جوش جنون سے دامن گردون بھی چاک ہے
پہونچے زمین سے ہاتھہ گر آسمان تلک

ڈھونڈھو گے پھر بھی مشق ستم کے لئے مجھے
دشمن چھپا رہیگا تمہارا کہان تلک

گلشن مین آکے ہم تو عجب حال کر گئے
پہونچے ہیں ہوکے مرغ چمن آشیان تلک

پامال کر کے خاک اوڑانے سے کیا ہوا
ایسی چلو کہ میرا مٹا دو نشان تلک

یا واسطے چنگل کے وہ ہو [illegible] اور کہیں ہم | پہنچا دو [illegible]

کہتا ہے کہ کیوں ہو گئے [illegible] | دیار [illegible]

دل گم ہی [illegible] ہو گیا | [illegible]

شعلہ کی لو انجم سے اک آ دو لب رنگ

کچھ لطف نہیں سخن کا اس [illegible]

ہے گلشن حیات کا پیدا اکہمار رنگ | [illegible]

بدلے ہی روز روز ہیں دوز کا رنگ | گردوں [illegible]

مخلوط ہو سکے ہی نہیں عناصر جدا جدا | کیا شور سا ایک پیالی میں [illegible]

اب زرد ہو گیا چہرۂ عاشق پہ سرخ کیا | پھرتا ہیں [illegible]

ہجراں میں زرد چہرہ کی آنکھیں سفید ہیں | اور لہو [illegible] سبب انتظار رنگ

[illegible] لہو گو شستہ ہو دامن پہ کیوں [illegible] | عاشق کا خون لالگا رخ نگار رنگ

[illegible] | سارا نچوڑ لیے مژہ اشکبار رنگ

کیوں میری خاک دامن قاتل کی ہے بہار

شغلہ چا رہا ہے کچھ اپنا غبار رنگ

وہ ہیں [illegible] کہہ چھپا [illegible] کیا [illegible] | جو [illegible] والا [illegible]

ہے مرشک میں بیگانہ انتظار میں دل
نسبت دونون ہی انکہونکی انتہا میں دل

ہے خوف غم سے آنا شہین کنار میں دل
مچل گیا میرا آغوش عکسار میں دل

مرا عروج شمشیر سے سپہر کی قابل
اوج بیتگا کون اگر آگیا مقر میں دل

مرا ہو سوز دروں کا بدلگائی صورت
اوڑی وہ خاک بکر اڑگیا غبار میں دل

تمہیں بتاؤ کہ قابو رہے کیا طبیعت پر
تمہارا کہو کہیں ہوتے ہیں اختیار میں دل

اوٹھا قدم کو دیا طفل اشک آسیہ
کہ مثل شیشہ شکستہ پیچ کیا میں دل

اوٹھیگا حشر لگا کوئی تو ٹھوکر
کہ راہ دیکھتے ہیں ریکگی رہگذار میں دل

دہائی ہے نالہ بپیر و ناتوانی میں
پہ ہم نشین ہی یا ہے جسم زار میں دل

تمہارا تیر کی حسرت کو ہی جگہہ ملجاے
جو ایک اور بھی نکلے دل فگار میں دل

پھر کسی کا ابلہ پا سوی دشت آتا ہے
پہرا یا قیس کا لیلی نے خار خار میں دل

تمہیں نے خاک کی صورت بہری ہی پہلو میں
تمہیں نے دیکھا تھا آئینہ ساکنار میں دل

مرے ہے ہی نالون نے رخنہ کئی ہیں تا پر
مرا ہی گرم فغان ہے مرا کشرار میں دل

تو آیا سے اشک ندامت امید رحمت پر
نکالی آیا ہے چشم گناہگار میں دل

سہاران کا دکہا ہی شعلہ کی صورت حسرت میں
سہاران نیا کی ... میں دل

ہوئی ہیں جون تماشا سے کو سیپارہ دل — لیجیے تا الیے کو سر اہم پارہ ہیں دل

نہ دون تو کیا کہیں اچھا وہ تماشا افزا ہیں دل — ابھی تڑپال وہ دات ہوئی نگر کیا ہیں دل

وہ شوق گریہ ہوا الدم نہ سلسلہ لوٹے — ستمگر وہ تماشا ہو ابھی تا تار ہیں دل

عدو کو قول دو پیتہ ہو ہاتھ سے لیکن — نہ لوٹا جائے کوئی عہد آستہ تو اہیں دل

ابھی ہوں پہ پڑی ہی مخمور چشم مست سے — ابھی ہے جام ابتدا ول … ہیں دل

اٹھا ہے سینہ پہ پہلو تک جوشش گریہ — تماشا ہیں … سے کیا ہیں دل

وہ دور وہ سے ہی ساقی کہ درد تھا سے — ہیں کیا … ہیں دل

دکھا دکھا کے پیالہ کو سکندر و جم کی — سنا … ہیں دل

ذرا سرک سکے سرہانے سے بیٹھو تو تنگی — کہ … ہیں دل

وہ زخم سے ہی پہلو میں گہہ بہ بالا — ہوا … ہیں دل

ضرور تھا کہ ایک لو کچھ کہہ دوست ہی — غبار … غبار ہیں دل

کوئی کسی کو بھی دیتا ہے یاں … — سوال … ہیں دل

ہزار کہو اسد نالہ اون کو روک لے سکے ہم
پہ آ ہی گیا گلو آہ شعلہ بار ہیں دل

ہو … تو چیز اور سامان کے قابل — … قابل

سنوارے وہ بدن تیرا پائینگے جو قابل
ہوا الفت میں یہ دل اپنا نہ پائینگے قابل

وہ اسکو کب آپ سے مردوں کا پایہ
ہوا جب یار اوس سے چھپا پائینگے قابل

ہم نہیں ہیں وہ ارسطو جو تیرے
اگر سر بھی ہمارا اوٹھا پائینگے قابل

یہ ہم پر ستم اہل جہاں کو بتادو
نگاہ پہ جو بادہ تک لا پائینگے قابل

ابھی تو مری جان کچھ دن ہے وعدے
ابھی ہو تو آپ نے جا پائینگے قابل

تبسم سے کیا خندہ گل کو نسبت
کہیں ان کی ہنسی سے مسکرا پائینگے قابل

خدا اسکی لٹکی گیسوؤں کو نہ بل دو
یہ سودا ہی نہیں سر جو پائینگے قابل

مری قیس کی کوہکن کی کہانی
یہ قصہ ہے پیچیدہ سنا پائینگے قابل

نہ آسکے کبھی یہ سوت عشق کا ہنر
ابھی یہ ہنر ہے سو کیا پائینگے قابل

دل سوختہ خال پر دو ہے مائل
مسلمان کا فر وہ جا پائینگے قابل

[illegible]
[illegible]

نور دل نکلا ہوا دل [illegible]
[illegible]

دل سے قمریں [illegible] جانانہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بیٹھا ہے لگ کے کوئی ایسا [illegible]
[illegible] الفت [illegible] آجکل

پہلو میں اسکو جسکے ہے سینہ میں [illegible]
کیا ہے جو آئی دل دیوانہ آجکل

پھولوں سے بھی نشہ ہے [illegible]
دل میں ہے کسکا جلوہ مستانہ آجکل

[illegible] ایسے استقرار [illegible] نگاہ [illegible]
[illegible] آجکل

بیان قصہ ہوئے ہیں [illegible] خیال
[illegible] خواب [illegible] افسانہ آجکل

قربان ہو رہے ہیں اک گل الفت [illegible]
دل ہے [illegible] بلبل [illegible] پروانہ آجکل

[illegible]
[illegible] افسانہ آجکل

[illegible]
[illegible] آجکل

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] کون [illegible] دل
[illegible]

[illegible]
[illegible]

شعلہ نفس طبع وہ اہل کمال ہیں
ظاہر ہوا ہے ہم سے شرار ہنر کہ ہم

ہیں بوئے پیرہن تیری گلہاے شستگی
چھینٹے شمیم زلف نسیم سحر سے ہم

کون آ گیا نظر میں جو حیرت لپیٹا ہیں
مثل نظر چھپے ہیں کچھ اپنی نظر سے ہم

اے بہار چھوڑ کہیں کہ پھر کر اوٹھے
صیاد اوڑ ہی نہ سکے قفس بال و پر سے ہم

اچھا کیا جو غیر کو اچھا وہی ہے اسی
پھر ہم سے ہے یہ تو کبھی ہم نکلیں سر سے ہم

خنجر تلک نہ ہاتھ سے دامن کو چھوڑتے
پھر جی ہیں در گئے تیری نارکی سے

نالہ پکارتا ہے او کہا ڈون فلک کے پاؤں
اور اشک کہہ رہے ہیں کہ نکلے جگر سے ہم

ہاں اے خراش ناخن غم کس کا فرسودہ
منہ چوم ہیں تیرا لب زخم جگر سے ہم

اسکو دل سے خون ہیا کے نئی اضطراب کیوں
کیا خنجر ناوک لائیں کسی فتنہ گر سے ہم

شعلہ ہمارا وہ اور یہ روز حیرانہ تہا
شکوہ زبان پہ لا نہ سکا ظالم کے ڈر سے ہم

کون ہے جیسے جو دو چار ہیں
ایک میں ہی گنہگار نہیں

یا ستمگر ہوا بہار و جوش جنون
پہاڑ کی گریبان میں ایک تار نہیں

منہ کو لگیں ہو وہ اکیلا نہیں وہ بیابان
لا کہو ہم کو کوئی غمگسار نہیں

ہم نہیں وہ جو ایک ہی کے نہیں
آپ کہیے رہیں ہزار نہیں

سب ہی گل ہیں سے ہی مضطرب ہے
تو نہیں ہے تو کچھ بہار نہیں

وصل کیا جب نہ تجھ کے ہوں مرے
وعدہ کیا جسکا انتظار نہیں

غیر سے مل کے کیوں لگاتے ہو
ہیں کدورت کا کچھ غبار نہیں

ہاتھ آجائے آپ کا دامن
حشر کا بھی کچھ انتظار نہیں

کیا ثبات و ورذہ پر مرے
زندگی کا کچھ اعتبار نہیں

سینکڑوں بار غیر سے بگڑی
ہیں تو ہیں ہم کسی کے یار نہیں

اوسکے کشتوں کا کیا ہے مشغلہ
کہیں تربت نہیں مزار نہیں

کیا ہے جاؤ سو چھنگلیے سے چھپا کر ہاتھ میں
دل نہیں ہے گر تو کیا ہے مہندی ہیرو ہاتھ میں

تیز ہو جاتا اگر کند خنجر ہاتھ میں
تیغ میں ہوتے ہیں جو ہر مہماں جو ہر ہاتھ میں

جو نہیں پابند دنیا کب ہی پابند ہیں
طائر جان کے کبھی آتے نہیں ہے پر ہاتھ میں

انتظار ہی شب فرقت قیامت ہو گئی
ہیں جو ہر پہلا گیا دامان محشر ہاتھ میں

اُن ہتھیلی کا ہی دانہ اور لکیریں دام میں
طائر رنگ حنا آتا ہے اوکے ہاتھ میں

پھول ان باغ کو صبا دے ہی گیا گر ند
بلبل تصویر کے آئے نہیں پر ہاتھ میں

شکوہ پیدا کی اور شور ہوا پیدا حشر بپا
ہوں نہ اک شب جو اوٹھا سوتا ہوا ہاتھ میں

حشر کے دن اگر نہیں تو یہ سماں پیدا ہی نہ ہو
اہل دل سے حال الٰہی کہتے ہو تم لا کے ہاتھ میں

صبح کی سیر کو جو بلبل سا چمن میں ہو گیا
کون آتا ہے لئے پھولوں کی چادر ہاتھ میں

حضرت دل وہ ہیں جو کسی کا ایک حرف
تم سے کیا ہوئی پریشان و قیس کا وفا ہاتھ میں

عشق میں آیا نہ سکا اپنے کچھ جو حال سے
ہاتھ سے کیا پاؤں ہیں اور پاؤں کا رہا ہاتھ میں

لے اوڑ گیا اضطراب جسم سے تا سر
ہیں جو اوچھلا آگے جبریل کے پر ہاتھ میں

مفلسوں کا ہی خدا ہے تم سلا آو کہیو
آج کل کی عاشقی کو چاہئے زر ہاتھ میں

ہوش و وحشت اور اب اور تاب و اولی اور کے
پاؤں آخر رہ گئے چاہئے ہیں اوچھ کر ہاتھ میں

سمجھو خود بین کہ دیا جو ہیں لب سکندر دل کا
آئینہ زیر بغل دست سکندر ہاتھ میں

ہوں دہ و لوا تیرا حسن اس کی میں دم
دیکھ کر مجنوں اوٹھا لیتا ہے پتھر ہاتھ میں

کون کہتا ہے کہ تم نے خنجر کو لہو سے دیا
دیکھئے تو اپنا منہ آئینہ لے کر ہاتھ میں

کل کسی کا خون ہوگا شہر میں مشہور ہے
شعلہ مہندی سے لگتی ہے آج کر کے ہاتھ میں

کی ہاتھ میں لے آہ گرم جو خونریزی کی رات کو
شعلہ تیر کا کہ آگ لگی کیا کیا ہاتھ میں

لا کے ہو ان کا سو میں رو رو چاہ دو شیشہ چھلکا
ٹوٹ کر سینہ نا دھو ٹوٹ ڈھونڈ لیا کیا ہاتھ میں

چلتی ہی تیری ساتھ جہا ساتھ [illegible] — [illegible] بات بات مین
پہنچی نگاہ یار نے کچھ تو چہرا لیا — آنکھین انکی ہوئین ہی مگر دل کی گھات مین
مردون مین جان آگئی جب تیری لب ہلے — عیسی کو کیا کلام رہا تیری بات مین
تن بے تمہاری گر لب جان بخش کا مزا — مرجائے خضر ڈوب کے آب حیات مین
ایسے سخن مین کیا ہے مزا جسکے سامنے — [illegible] ہی ڈوبتی ہے پیر [illegible]

کیا تاب شمع ہے سے محفل جو سر اوٹہا
شعلہ زبان کٹتی ہی وہان بات بات مین

ہزارون گہر بٹھین بدلی نہ آیا دل ہی قابو مین — خدائی کو ٹٹ گہر رہی ہی تجلی کوئی پہلو مین
تن لاغر نے کیا کیا داغ کہائے عشق گلرو مین — یہ وہ کانٹا ہی جو ٹلتا ہی پہولونکی ترازو مین
نہ سینہ مین نہ پہلو مین نہ آنکھون مین نہ آنسو مین — الہی کون دل کو لے گیا پہلو ہی پہلو مین
نہان ہی نیلگون ڈوری کی بندش [illegible] — نشان زانو نکی لٹ کے [illegible] ہی بازو مین
پسند طبع آ الیق [illegible] وحشت پسندونکو — کبہی دیکہا ہی یہ سرمہ کسی نے چشم آہو مین
خیال خال لیلا دیکھ [illegible] ابرو مین جان نکلی — [illegible] مسلمان آج ہندو مین
دکہا یکی اثر [illegible] وحشت مجنون — [illegible] لیلی نگہ کی چشم آہو مین
کہا تھی [illegible] سے لو کسی نے نافہ مشکین — [illegible] الوان کی کیا [illegible]

اوٹہا ہے جب یار اشتیاق میں سونا جو زلفونکا اوڑہنا
تماشا قفس میں ہو کر تو خبر کیا سامان باندھا
نہال آشنہ رو ہیں اگر آگے وہم نہ اوٹہیگا

کسی اودست آدمی چپکا جو خبر میں ہجر کی ہے دعا
قیامت تماکو ہی فتنہ ٹہنا ہی اون کا گہر گیا
سما جانا پڑیگا کیا کمبخت سہری میرا زانو میں

کو بنگل میں آج خاک کیون سوکہ گئے بالون
سبب ہے تیر اسا الٹہر کا گہر ہوئی تر شبون

پہونچا لکہ تلک آی شعلہ جب ہو ہی گئی ہیں
ہیں جو حضرت دل اونکا اعتبار ہی تم
ابہی آ دبیٹہ گئے تلک کی قافلہ والو
تیر لوکو کی مرنا ہی دیکہ لو آ جو
اودہر کے ہون گرا ادہر کی چہپن تو چشم کو
تیر ور حضرت دل نے طالب ملے لو سبی

جو لو میں مرنا ہی تمکو تو مر چکو ہی کہیں
چہنو عذاب سے کچہہ کہا سے ہو ہی کہیں
راہی تو دور ہے منزل چلو پہر ہو ہی کہیں
بہانہ کیسی ہیں اٹہو چلی چلو ہی کہیں
جو ہونا لکہا ہے اپنی قسمت ہو ہی کہیں
نکالو بات کوئی منہ سے کچہہ ہو ہی کہیں

تاب اوٹہا کے وہ کہتے ہیں تکہلے کو ہی
جو شعلہ اٹہا ہی بوسہ تو جلد لو ہی کہیں

منہ سی تیر سے سو بات کے شتر آ ہی ہو کر
کہتے ہیں آنکہی تیر چہٹو دل سے ہم ہو گئی پار

کیا ظرف ہی کہ شیشون کا جو اثر آ ہی ہو کر
جہدہر ہی ہو سی ہیں مرے گئے کا پہرو ہی ہیں

خنجر جو لطف سے کھینچی دامن سے لطف ہاتھ — کون آتا ہے [illegible]

سب میری اگر اوس کو دشمن ہیں الٹھو — بادل سے [illegible] کیا ہو کے ہیں

سی نہ سکے کیا ضد ہی کوئی زہر ہنسنا
ہم تیری قسم شعلہ قسم کیا ہی ہو کے ہیں

شانہ کو کس نے جلوہ [illegible] ابتدا یاد ہیں — ویکھی وہ [illegible] یاد ہیں

پھر بہار آئی چمن میں زور آیا یاد ہیں — بادہ و مستانہ [illegible] صحرا یاد ہیں

عالم یا فلک سے آئے پائی مری — سو زن عیسی [illegible] یاد ہیں

آبرو [illegible] تیری کس کے اصورت [illegible] — [illegible] کیا ہے [illegible] یاد ہیں

[illegible] سے ہو جاتا اوس کو [illegible] — آفتاب آتا ہے [illegible] یاد ہیں

ہاتھ ہم [illegible] یا سال — [illegible] لا [illegible] یاد ہیں

[illegible] رقص میں دامن کو [illegible] — ایک [illegible] ایک بالا یاد ہیں

[illegible] — سر [illegible] آیا یاد ہیں

کون آیا [illegible] — [illegible] یاد ہیں

آیا [illegible] — [illegible] یاد ہیں

[illegible] کیا [illegible] — دل [illegible] یاد ہیں

نہ خون دل ہے نہ مے کا خمار آنکھوں میں
بسی ہوئی ہے تمہاری بہار آنکھوں میں

پھرے ہیں پتلیاں بیگانہ وار آنکھوں میں
چھپا ہوا ہے کوئی پردہ دار آنکھوں میں

وہ تیر ہیں کہ جو ٹھیرے ہیں خار آنکھوں میں
ہیں وہ نحیف کہ پلکوں ہے بار آنکھوں میں

بلا سے جان ہو طلسم بہار آنکھوں میں
جو سرمہ ڈالئے وقت خمار آنکھوں میں

بھڑک رہا ہے دم شعلہ بار آنکھوں میں
ہر ایک اشک ہے سیماب وار آنکھوں میں

کہاں گئی تو دم نزع حسرت دیدار
وہ عکس دیکھتے ہیں بار بار آنکھوں میں

ہر ایک لخت جگر ہے گل تر و تازہ
ہر ایک اشک ہے ابر بہار آنکھوں میں

امید جلوۂ دیدار بعد مرگ کہاں
بھری ہے پاس کی خاک مزار آنکھوں میں

میں دیکھ لوں کہ لگاتے ہیں کس طرح باہم
وہ آئے جائیں کہیں ایک بار آنکھوں میں

دئیے بغیر ترے باغ میں گلوں نے داغ
چبھوئے نرگس شہلا نے خار آنکھوں میں

کسی کی چشم زدن میں پھنسی اپنی عزو وقار
گذر گئے مرے لیل و نہار آنکھوں میں

الہی دیدۂ حیران کھلا نہ رہ جائے
ٹھہر نہ جائے کہیں انتظار آنکھوں میں

یہ کیا غضب ہے پس الفت لگی ہے آنکھ
بہار لوٹے ہے آئینہ دار آنکھوں میں

وہ رونے والا ہوں شعلہ کہ بعد مرگ مرا
بنائیں مردم دیدہ مزار آنکھوں میں

وابستگی ہے سو کاکل خمدار سے کہین
پابندی ہی تھی گیسوی شہدار سے کہین

اے ضعف اب تو جان ہی کر اپنا سہل کہین
اک لاکھ من کا بوجھ ہے دل بار سے کہین

کہتے ہین موت آئی ہے ویرانہ گہر ہوا
رو رو کے پیٹتے ہین در و دیوار سے کہین

رشک عدو مین چین کہان حشر سے فزون
ہنگامہ ہے محبت اغیار سے کہین

دنیا کے خوبرویون کی زلفون سے کیا کام
سرکار ہی سے ایک سرو کار ہے کہین

پہر کیسا وعدہ وعدۂ فردا ہی ٹل گیا
اب تو قیامت آئے سی انکار سے کہین

سنتے ہین اپنی کان سے دیکہین کسی کی بات
نالہ صدا ہے محرم اسرار سے کہین

کیون خون بہا کا نام لیتے ہو خیر ہو
صاحب گناہگار ہین اقرار سے کہین

نظارہ کر سکے ہین تیرا اپنے دل سے ہم
تا سو سپید شیشۂ دیوار سے کہین

دل یون کہا ہے پہلو مین اب تم ہی کیجیے
کیا کچھ تسلی خاطر بیمار سے کہین

قرآن کی جا تیرا اشعار ناسخ سے کہین
کیا فرق ہین کلام سے اقرار سے کہین

کیا وقت مرگ ذوق لب یار کہہ گئی
عیسیٰ کی کیا اثر بات پہ تکرار سے کہین

[illegible] لگی کہہ [illegible] نہ ہو [illegible]
کس سے [illegible] کی گناہ سے کہین

سو سو لہو رولے اونکے دامن نظارہ پہر لیا
کیا خواب ناز دولت بیدار سے کہین

تم ہی کہو کہ کس سے کہین شکوہ تا کہ ہم
آگے تمہاری بات ہی دشوار ہے کہین

اضطراب ہاتھ رکھتے ہیں آنکھوں پہ وقت گریہ / اسے جاں [illegible] کہ حسرت دیدار [illegible]

عذر [illegible] آئی کیا شعلہ [illegible]
اب اثر [illegible] شکل ہی دشوار ہی یہاں

شرابیں ساقی پیتیں [illegible] بار جھٹکی ہیں / نیا جوبن اٹھا [illegible] کیوں سر کا جھٹکی ہیں
کہاں دست جنوں سے جیب داماں کی [illegible] / اور اوسے جوش وحشت دامن [illegible] جھٹکی ہیں
کیا شوق خرام ناز نے پامال گلشن کو / [illegible] جاتی ہی کیا گل شوخی رفتار جھٹکی ہیں
[illegible] جسم سے سو جان اک اک [illegible] / ہزاروں دل سے دل [illegible] خونخوار جھٹکی ہیں
غضب وہ [illegible] کی مشق سے طرز ستم سیکھی / اوٹھا لیتے ہیں اتو آپ ہی تلوار جھٹکی ہیں
[illegible] ہے کیا صیاد کا انداز بے رحمی / [illegible] بال و پر [illegible] منقار جھٹکی ہیں
یہ کیسا فرق دست حنائی کا [illegible] / بدل جاتا ہے رنگت [illegible] جھٹکی ہیں
وہاں زخم میں شمشیر [illegible] سے اسطرح [illegible] / [illegible] ہے کوئی جیسے [illegible] جھٹکی ہیں
[illegible] لحد سے ناتواں کی [illegible] / اوٹھا کر [illegible] خاک جسم زار جھٹکی ہیں

ستمگر [illegible] الگ [illegible] کا سر [illegible]
کہیں وحشی ہیں ہم [illegible] جھٹکی ہیں

[illegible] / [illegible]

الہی کیا ہمدم ہوا [illegible] [illegible]

ہمیں جب کہ کوئی اچھا دوستانہ [illegible] یارین

کر لیا پھر ہے اوس شوخ کا گھر [illegible] یارین

اور گیا ہے [illegible] جان سے گلے [illegible] یارین

[illegible]

اونکے اور ہم دل [illegible] اپنا اور [illegible]

شرط ہم [illegible] ہی [illegible] دل ہوا گرمی

لے [illegible] مشغلہ کیا ہی ہوتی

[illegible] ہیں گہہ [illegible] ہین

دشمن کا گھر نہین کوئی عرش [illegible] ہین

چین ابھی کچھ اس جہان و چمن [illegible] نہین

کس کا ہم کا ہے دل [illegible]

دل [illegible] کی نگاہ [illegible]

یہان [illegible] ہم ہو چلے اور وہان [illegible]

نقش قدم [illegible]

ٹپکے میرا زمین پہ الٰہی نہ اشک گرم
ہو جاوے میری آنکھ سے پیدا ہاں فراز بھی
ہوتی ہیں شمعیں جیسے جیسے گہون رخسار یار
جینے کی آرزو ہو یہاں کس امید پہ
کہتا ہے کیا عدو کو بھی آنکھ کے واسطے
لاکھوں کے سر اوڑائے اشاروں سے آپ نے
کہتا ہوں میں بھی وصل کی شب کو شب فراق
کیا شور شین ہے گور میں اپنی نالہ دل

دنیا میں مشغول
یہ وہ مکان ہے

اودیکھ کے سبزہ میں ساری رنگین ذوق میدان میں
نہ مجکو صبر صحرا میں نہ مجکو چین گلشن میں
دل پہ داغ کیا شعلے بھڑکا دی میری تن میں
جواب مجھے یاد ہوتا ہو نہیں تو لیلی تا بہ گریبان
[illegible] سخت [illegible] الفت طفل [illegible]

رنگ لگا ہے الٹے ہوا کا [illegible] | [illegible]

تو وبال اکیا ہی ذوق گریہ نے اشکوں کو | [illegible]

ولولے ہے کوہکن عاشق کو سر [illegible] | الٰہی خیر [illegible]

لکھو ہے کسی کا کوئی [illegible] | تو نظر آتا ہے ایک پردہ [illegible]

عدو سے کہہ ہے میں وہ کہ کوئی مر گیا | خدا جانے [illegible]

تیری تلواریں گواہی دیں گی [illegible] | [illegible] دشمن [illegible]

در زندان پہ [illegible] | بہار آئی گریبان [illegible] دامن [illegible]

بہا جس میں [illegible] | نہ لگا میری قسمت کا مگر اک دانہ خرمن کا

چمن میں آشیان [illegible] ہو گیا | وبال اس کا لگا صیاد نے ہر شاخ نشیمن کا

امید [illegible] اپنی یاری کی | [illegible]

دل [illegible] | چراغ اپنا [illegible]

مرادیں [illegible] | [illegible]

[illegible] خدا کا [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] دل [illegible]

کسی کا قوت پیدا ہو گئے پہر سے کی چودہ لاکہ

دل و جگر کا ہے اک حباب پہلو میں — یہ کس کا تیر ہوا کامیاب پہلو میں

چھپا ہوا ہے محبت سے آفتاب پہلو میں — غروب ہو ہی گیا آفتاب پہلو میں

اودہر سے اشک ہے خون ناب پہلو میں — کہنچی ہے آہ کی دو بار اشتراب پہلو میں

وہ بیٹھے ہیں جام شراب پہلو میں — دکھا دی بیٹھے ہیں دو آفتاب پہلو میں

سوال بوسہ کا پہر کیا جواب پہلو میں — خدا کرے وہیں آ جائے خواب پہلو میں

پڑا ہی رہ دل پر اضطراب پہلو میں — جگہ نہیں تجہی خانہ خراب پہلو میں

جگر جلا تو ہے دل خون ناب پہلو میں — شراب پہلو میں نکلی کباب پہلو میں

تمہارے وعدۂ محشر میں کون جاتا ہے — ہمارا اپنا ہوگا حساب پہلو میں

شب وصال جو اسکا فریب کروٹیں بدلی — دل و جگر کا ہوا انقلاب پہلو میں

ہمیشہ شمع کا اقبال سر کے اوپر ہے — ہمیشہ تیر کی ہے آب و تاب پہلو میں

اوٹہا لئیں یاد خدا و صنم کی کیفیت — جو کہیں میرا سا دل شیخ و شاب پہلو میں

نفس کسی کی شمشیر کی [illegible] کو گویا جا — جگر کے آبلے مثل حباب پہلو میں

وہ شب ہو اگر کیا او خیال ولیکن — جو ٹہی عدو ہاتھ سے آئی رکاب پہلو میں

سخن ہے نام کو ہی جان حضرت عیسیٰ — [illegible] لیتے ہو کہی اپنے جناب پہلو میں

نہ آیا ذکر شب ہجر لب تلک شکوۂ ظلم
یہ آگ تھی ہے کہ کیا داغ سب باور

آنکھوں کے سامنے ہو مگر کچھ خبر نہیں
اپنے نظر میں ہو کہ تم آپ اپنی نظر نہیں

حسرت ہے دیکھنا کوئی عیب نظر نہیں
کیوں خصمت نظارہ بیداد گر نہیں

عشق بتاں میں ہستی دل کی خبر نہیں
پھر میں جب تلک ہی غم و غم شرر نہیں

چاروں طرف ہے سجدہ ابرو میں خلق سے
[illegible] کو [illegible] نہیں

افتادگی ہے عشق میں رتبہ بلند ہے
جو اشک آنکھ سے نکلے ہے وہ گہر نہیں

الٹی ہنر عشق سے مردوں کی بات ہے
اہل جگر وہی ہیں کہ جنکے جگر نہیں

کیوں ایک [illegible] ہو بازار کت [illegible]
خنجر تجھی وہ جو تمہاری کمر نہیں

مایوسی وصال ہے کیا مژدہ دل تجھے
لب پر فغاں نہیں ہی فغاں میں اثر نہیں

شب بھر وہ گل دیا رہا آغوش غیر میں
نکہت سوار دوش نسیم سحر نہیں

آنکھوں سے کچھ پلکے ٹپکنا لو اب ہے
مے کی طرح حرام یہ خون جگر نہیں

شب بھر جلا ہوں آتش دامن کو سوا کی
ہو جاؤں آپ گل وہ چراغ سحر نہیں

لیں لپٹ کے میں [illegible] کی کہا کہا [illegible]
ہم خاک راہ ہو گئے تو راہ [illegible]

احسان تیغ منت صندل کہاں تلک
پا سر [illegible] وہ دوش پہ [illegible]

خنجر سے بھی ہوا نہ سبک بار زندگی
ای جان کیا ہے تو نے ہوا ماندگی کی فکر
کیا دل سے دل میں گئے تم عندلیب ہو گیا
یاران رفتگان سے وہ کیا رو شناس ہو
اب آ ہی گیا خیال یہ ہم تیغ آبدار

کیا ہم سے چھپا ہوا کہیں جو گر چکے ہیں
اک دو قدم سے عدم تک ایسا سفر نہیں
دل وفا ان پہ وش کیوں مری مژگان ہیں
جو آنکھ نقش پا کے سر رہگذر نہیں
کیا ہے شگفتہ روئی زخم جگر نہیں

دل سوختوں کو چاہئے کیا شعلہ پیرہن
جز خاک اور کوئی لباس شرر نہیں

گر تو رحیم ہے تو قیامت کا ڈر نہیں
سہہ راہ وہ ... تم ایسا بشر نہیں
ہوتی ہے بار بار کیوں ذکر عدو کا
دل پر نہیں جگر پہ نہیں جان پر نہیں
کیوں اٹھائے ایسے رنج بار بار ہم
ہم حسرت نظارہ میں پھڑک کے پھڑکے
کھنچے جامہ مصر زلیخا کا شوق سے
کیا ہو کوئی پلا دہ شی پر سوار

رحمت سے تو گناہ میرے بیشتر نہیں
خود رفتگی کی راہ سے کم سفر نہیں
کیا اہل حسن تم ہو ہم اہل نظر نہیں
ہنگامہ ہے کسی کی کسی کو خبر نہیں
گستاخ ہیں آئینہ سے جو وہ سر اگر نہیں ہو
پھر کیوں بنا ہے سرمہ اہل نظر نہیں
یوسف کو پیرہن کی بھی اپنی خبر نہیں
سودائیان زلف کی گردن پہ سر نہیں

وہ سر ... ہیں ... ہوا / الو ... ہیں ... کہ ... بال ... نہیں

ہو میں شب فراق میں اک عمر کٹ گئی / اب تک ... نہ آئیگی سو کا سحر نہیں

قسمت میں تھا سو ایک کا دیدار وقت قتل / الزام تیرے دوستی جلاد پر نہیں

وہ عہد ہوں میں ... ولم فراموشی / اب ... یاد ... بال ... نہیں

تم ہی دکھاؤ جلوہ عالم فروز کو / موقوف تیری ہی فقرا و ... نہیں

کیا پا بہ پا ہوں تیری خلوت میں ... / مثل چراغ گوشہ نشین ہیں ... نہیں

ہم بھی دیکھتے تیری تیغ آزمائیاں / پھر کیا کہیں کہ دوش پہ وہ چار سر نہیں

ہے اشک خاک خون میں بھی ... / دل میں جگہ نہیں تجھے آنکھوں میں گھر نہیں

جو چاہا تم سے کہہ دیا جو چاہا سن لیا / جب دل میں ہو تو حاجت پیغام بر نہیں

روشن ہے سب کہ کوہ بھی مثل نگین ... / جب تک کہ روسیاہ ہو نام و ... نہیں

دیتی ہے دو سکے خندہ بیجا کے سو جواب / ہم بھی ... میں ایک طبیعت میں ... نہیں

ا

شعلہ سخن کی جنس کا بازار بند ہے
دنیا میں قدردانی اہل ہنر نہیں

کبھی لحد میں نہ کروٹ ذرا اٹھاتا ہوں / او ... کے آنکھوں میں ... اٹھاتا ہوں

... ہوں کو پیتا ہوں اسقدر ... ہوں / شراب پیتا ہوں ... اٹھاتا ہوں

جو اوس نے ناز سے کہینچا او چوم کر انگلی
نہ مجہکو خواہش دنیا نہ خواہش عقبی
نحیف ہون پہ چشم یار سے کہا مجکو
بس فنا ہی نکلی کبہی گہر سے باہر
غم فراق یکایک کہاں گئے دل و جان
کبہی کہلی نہ کسی پر تیری نظر کی بات

یکایک آ کر گیا مجہسے یار آشنا ہون
کرم سے دیکہ مجہے امیدوار آشنا ہون
تجہے تو اب بہی بہت ہون بیزار آشنا ہون
نہیں ہے تیرے سوا بیقرار آشنا ہون
ابہی ہیں تیری نگاہیں یار آشنا ہون
وہاں نہ جسم سہی رازدار آشنا ہون

ابہی تو شعلہ وہی سوز دل ہے سینہ میں
چراغ صبح ہون بے اعتبار آشنا ہون

وہ نازک ہے خلش ہے ہر رگ برگ گل تر میں
گو نہ بیٹھے ہون مثل شبنم کسی پہولونکی زبان پر
کہاں کی صبح کہاں کا جام و مینا سحر و لبریز
جو ہون پیغام لایا ہے جو کچہ چہرہ سا ہی گہر میں
لگا رشک عدو کا داغ ناحق جان مضطر میں
نہ کچہ کہہ میں رکہا تہا نہ کچہ کہتا تہا پہر بہی
وہ جو چہپ ہیں نہ جو پالی ہی کہ ہیں سمہراب سا ہونکو

نکال اپنے جنبش باد صبا سلوٹ بستر میں
پہری آنکہوں کی رنگینی ہے تیری ہیں تیری تصویر میں
ہوا آنکہوں میں پہر آیا جو چہلکی بوند ساغر میں
یہ کیسا دکہ ہوتا ہے جو دل وار چہلکی در میں
تجہی پر کاش مرجاتی جو مرنا تہا مقدر میں
کسی نے ہم کو وہ کہہ دے تو ہی گہر ہونا مقدر میں
وہ آنکہوں میں جو کام آئیں غم شمشیر قاتل میں

عالم میں لوٹ کھاتا کوئی ... ... [illegible] — ... [illegible] ... ایک ... چلے میں

کسی پہلو کھراتا ہی نہیں یاں ... [illegible] — شرار و سنگ کا عالم ہے بھیجوں اور پتھر میں

ہری وہم ... [illegible] — یہاں آوا و سیکا کچھ ... جا منگا دم میں

او ایں ناز میں غمزہ میں ... [illegible] — شعلہ کی دل جلایں و سیاہی ... [illegible]

جو ملک کا آفتاب جسم گرمی ... [illegible] — جگر ... کی ٹھوڑی جو دامان ... [illegible]

یہاں ... دل ہو گیا — زمیں و آسمان کا فرق ... اور ... [illegible]

بس ابھی آرا ... [illegible] — دو جا جا ... [illegible]

کلی جا ... روح ... [illegible] — سمند عمر کو ... [illegible]

لحد ... [illegible] — گیا ... آغوش یا وہ شوق ... [illegible]

... جب ... آفتاب ... گرمی — تیری ... [illegible]

چلے آو چلے ... [illegible] — ... [illegible] ... دامان ... [illegible]

یہاں ... [illegible] — ... [illegible]

یہاں ... [illegible] — ... [illegible]

... [illegible] — ہوئی ... خدا کی ... [illegible]

... [illegible] ... سیہ کا ... [illegible]

یہ وہ دیوانہ ہے جو شہرہ دنیا کا ہو شوق کو شہرت نہیں

دل سے کہتا ہے کہ گو اگر جور و جفا یاد نہیں
ہم ستم پیشہ کی اگر ہم ستم ایجاد نہیں

نالہ بلبل سا نہیں گل کی تری فریاد نہیں
بلبل باغ کو پھر آج سبق یاد نہیں

کیا کہوں شرع میں کیوں شکوہ بیداد نہیں
دم بہ دم یوں آگے بھی فرصت فریاد نہیں

پاس اے شوق اسیری چمن آباد نہیں
پر نکلتے ہیں یہاں اور کہیں صیاد نہیں

کیوں وہ مشغول ہی دل شاد کی بیداد نہیں
کچھ تری چال تو اے غیرت شمشاد نہیں

دل ہی نالہ تو ہیں تازہ کوئی فریاد نہیں
اور بگڑا سو ہی فلک کچھ بھی افتاد نہیں

سلسلہ ٹوٹا اچھا دل ناشاد نہیں
دم جگر ہی نہ اوٹھی جس میں کہ فریاد نہیں

دل کہنے کو تجھے رشک پری کہتے ہیں
آدمیت تو یہی ہے کہ پری زاد نہیں

سنگدلوں کو نگہ ناز سے گھر دیں مارا
ہیں نہالو نگا کہ آنکھیں تری جلاد نہیں

ایسے اثر اشک سے اچھا ہو جو آنکھیں سے بہیں
تا خلف سے تو یہ پھر سے کہ اولاد نہیں

اپنی سیر اپنی ہی منتہا سے تو ہیں ...
کیا کہوں تاب قرار عشق کی بیداد نہیں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
کچھ ہی کہ کچھ اور تو حق میں ... شاد نہیں

طبع میں ہے نہ یہ کوئی وہ برنا ہو | کیوں جس کا ہے [illegible] او وا دو ہیں

اسیران قفس انکو نہ کچھ سو ہے | آج کچھ شکوہ تو ہجر کی جدائی سے نہیں

دور سے آئی ہیں فریادیں کیوں پھر ہمیں
شغل غالب نہیں کچھ ذوق سما او ستاد نہیں

حسرت اوس دل پہ جو مشتاق تماشا کا نہیں | خاک اوس خون پہ جو زیب دامن قاتل نہیں

وہ شناسا ہے ترا جو آپ سے غافل نہیں | حق تو یہ ہے دعوی منصور باطل نہیں

ہائے دل تنگی کہ کچھ بھی آرزو دل میں نہیں | اے صبا پیغام مجھ بیکس کی قابل نہیں

اونکو ڈر ہے کہ ہے درد نا مجھ مشکل نہیں | آرزو کچھ ہے جسے میں کہہ سکی قابل نہیں

ہو گئی ہے خاک سے بھی خاک قیس نامراد | سارباں کہتا ہے کیا کوئی پس محمل نہیں

ہائے کیوں آنکھوں میں کہنا حسرت دیدار کا | گر امید شیر ہی ہو جس کے مشکل نہیں

بزم میں جو بیٹھا ہے شیدا اوٹھا تا نہیں | اے ستم پرور ہوا کی ہو ات بیکل نہیں

تم کو آسان ہے برا [illegible] اچھی تو شہد ہے | مجھکو مشکل ہے مرا [illegible] منزل نہیں

خضر تو دل میں بیابان [illegible] ہے پر | کچھ کہو [illegible] قابل نہیں

حشر تک اونکو چلی وہی [illegible] | او ٹھ کھڑا ہو [illegible] قابل نہیں

آ گئے آنسو پھرا ہے [illegible] | اب تو کچھ باقی ہوا ایسا کا اوٹھا دل

خاکساری سے نہ

کونسا ذرہ نہ تھا

دل کسی کو بھی دشمن نہین کیا مجکو پیارا دل نہین

ہین لوہو پیا اچہی جو پہلو مین ہمارا دل نہین

چھپ گیا پہلو مین یا کوئی چھپا کر لیگیا

پہاڑ ہین ڈالو کسی پہلو مین رکہون وا یکہ

خال نہ یکہ روے زیبا پر ہیکا رات دن

استعارہ نہی ہے کیون تیغ نظر کے وار نہ

چشم روشنی کہ رہی ہے پہری چشم نم پا نہ

ضعف سے دم آنکہوں مین آتا سفر ہے دور کا

تم ہمارے اور آئینہ تمہارے رو برو

ہم کہا ادہی یہان دل کی کدورت ہے وہی

پہر ترے ذکر سے سنکر دل آنا ہے کسی کے دامن لاتی

ٹہہری جاوا ہی قربان ہے ہم کسی کی حال

ہمکو آ سے ہم تہرین اپنا جی کیا لیکہ

طالع موزوں کیا ہے جیسی طبع ولی عالی
کچھ نہیں شعر اپنا اچھا ولے ہیں

شعلہ لاکھوں بار ڈوبا اور اچھلا لاکھ بار
پھر بھی بحر عشق سے کرتا کنارا دل نہیں

برق کہتے ہیں کسی کسکو شرر کہتے ہیں
جانتے ہو تم بھی عاشق کو جگر کہتے ہیں

ہر جا حاصلی علی زخم جگر کہتے ہیں
چشم بد دور اسی کو تو نظر کہتے ہیں

آنکھ پھر آئی ہی جب سوز جگر کہتے ہیں
اب بھی آتش اگ میں پانی کو اثر کہتے ہیں

کچھ وہ گھبرا سے گئے اگر مر گئے کہتے ہیں
پھر کیا اسی کو تیرے نالوں کا اثر کہتے ہیں

کو رکچھ دور نہیں فکر مسافت کیا ہے
گھر دل اپنی کو دنیا میں سفر کہتے ہیں

مجھ کو بھی عشق کی یہ بھی کہ خبر وا ہو سے
ابتدا جسکی نہیں اوسکی خبر کہتے ہیں

پھر دعا کے لئے لب ہائے جراحت وا ہیں
کچھ تیرا حق نمک زخم جگر کہتے ہیں

کچھ اگر کہئے تو سنتے نہیں دشمن ہیں
بات کہتے نہیں سنتے وہ اگر کہتے ہیں

جوش طوفان اوٹھا ابر بہاری کی طرح
یہاں تک ہنسا کب ہی کہ دیدہ تر کہتے ہیں

موت مانگے سے بھی ملتی ہی نہیں آلی
پھر مقبول دعا وقت سحر کہتے ہیں

آنکھ مجھ سی بھی جو ملتا ہے تو ہیں پھیر لیتے ہیں
کچھ تیری سیر لطف و لکی خبر کہتے ہیں

ہائے پھر جی صیاد ستانیکو مرے
تو جگر کہتا ہے کیا انکو بھی پر کہتے ہیں

دیدۂ تر میں مگر بیٹے لگتے ہیں جا کی آنسو
لوگ اولاد کو جب لخت جگر کہتے ہیں

خاکساری سے ہوا رنگ یہ اپنا تسلیم
زرد مٹی ہے لقطون میں جسے زر کہتے ہیں

تم ہو کہ پاتا ہے جسے بہر ہیں کون
دیکھو تو پاتا ہے کہ ہی اوجلا بدن میں کون

دل میں اگر ہنسی ہے خیال لب یار ہیچ
پھرتا نمک ہے زخم جگر کے دہن میں کون

صیاد کا گمان تہا کہ آہٹ نسیم کی
کہٹکی ہے بلبلوں کو پکارا چمن میں کون

شوق فنا میں یہ ہوئے مشتاق قتل ہم
آگے چلیگا دیکھئے روح و بدن میں کون

شانہ جب ایک چٹمک سے وہ کہتے ہیں بار بار
اولجھا ہوا ہے زلف شکن در شکن میں کون

باہر نکلکے پردہ سے ہی قدر حسن کی
یوسف کو جانتا ہی تہا پہلے وطن میں کون

دل ہی نہ جان ہی نہ جگر ہی نہ چارہ گر
سچ ہے شریک ہوتا ہے رنج و محن میں کون

ہان اس طرف بہی ایک نظر دیکہی پیا
بیٹھا ہے او قریب عدو انجمن میں کون

مرنا قبول جوش جنون میں ہی مگر
لیتا ہے گا مردہ کیسے تیکہ کفن میں کون

غربت میں رہتے رہتے زمانہ گزر گیا
شعلہ اگر گیا ہی تو پایگا وطن میں کون

ہزار شب میں گر الہی شب فرقت میں
غضب میں ڈالدو دل تم ہی خون جگر و

نکلتی سینے سی پیہم ہزار آرزو لو ہین
رنگا ہوا ہی تیرے پیکان کی نوک لہو تو نہین

صدای نالہ مین ملتی ہی کچھ تیری آواز
کھلا ہوا کہین زخم رگ گلو تو نہین

پھونکے عشق نے جگر دنیا مین چار طرف
ہرا کعبہ ہی دل ہر ایک ہو تو نہین

ہوا سی چھپتی ہو یہہ بد و باغبان کیا بات
سخن کی بو نہین ملتی کچھ چمن کی او لو تو نہین

نگار کیون ہی مسیحا سی ہم بادلی ہی
تیری یہہ او لب و مینا گفتگو تو نہین

ہوا ایسی ہوی آلی ہی مشک و عنبر مین
کھلی ہوی تیری زلف سیہ مو تو نہین

کہان چلے ہو نکلتے نکالنگی
یہہ میری جان ہی دشمن کی آرزو تو نہین

یہہ کون حشر مین تجھی جھکا دیتا ہی
ہوا گرد مین قاتل مرا لہو تو نہین

تمہاری بزم سی اوٹھ اوٹھ کی بیٹھنا کیسا
صدای نالہ ہون آواز خوش گلو تو نہین

وفا گناہ اگر ہی تو کیا جفا کا ذکر
یہہ سچ ہی قاتل محشر مین تو تو نہین

خیال ہو زن مژگان کو کیون گلہ ہی میرا
زیادہ زخم سی دیکھو کہین رفو تو نہین

یہہ سچ ہی عشق مین رونا ولیک کہتا ہی
ہرا اشک ہو موتی ہر آبرو تو نہین

حنا لگا نے سی چھپتا نہین کسی کا خون
قبا سی دامن سی ٹپکتا مرا لہو تو نہین

ہزار دور سہی پاس ہی جگر دل سی
وہ لاکھ گم ہی محتاج جستجو تو نہین

نقاب حشر مین اوٹھتا نہین ہی کیون رخ سی
یہان ہی مدنظر خاطر عدو تو نہین

نہ سنو نہ بیٹھ او بیٹھے کچھ بھی تو تم نہیں کیا کام
دہن کو بوسہ سے ملتی نہیں کہ گفتگو ہی نہیں

سو ہم بیٹھے کہ حسن ہی کیا خود نگہ دیکھتے ہو
جھمکے کس سے ہو آئینہ روبرو تو نہیں

پیٹے ہیں اوس سے شعلہ تر بے تکلف کو
کہاں سے لاؤں یہاں ساغر و سبو تو نہیں

ہے شور قیامت مری نالہ کی صدا میں
اے چرخ جفا کار ہے تو کس کی ہوا میں

ہر بیت سے ہے جنبش ابرو کی ادا میں
خنجر کو دلو دیکھی خون شہدا میں

اللہ تری کو تغافل سے جفا میں
کچھ تو ہے مری واسطے دشمن کی دعا میں

رہنے دو شرابی ہے اگر میری فنا میں
جانے دو شکایت ہی سہی شکر جفا میں

کیوں سجدہ کیے جبہہ نہیں ہے مرا کوچہ
کچھ حال ہوئی ہے تری نقش کف پا میں

کیا سمان تک گئی ہے مرا حال پریشان
اولجھی ہوئی ہے بات تری زلف دوتا میں

ہے آہ رسا کبھی تیر کے گردون
آواز تری ملتی ہے نالہ کی صدا میں

کیا یاد دلاتی کسی ہم ہے داغ جنون ہوا
یہ پھول ہے جنگی کبھی جنگل کی ہوا میں

امید نہ کچھ تیری نہ کچھ اسکا بھروسا
تم اور مری جان برابر ہیں وفا میں

کیوں روح نہ خوش ہو تن پر داغ کی اللہ
دولہن سی لپسی ہی ہے یہ تو نگی حنا میں

بہچر ہم ہر اسان سی کیکے ہے گوشہ نشینی
حلقہ ہیں کہ بانسی ہے تری زلف دوتا میں

جنون کا اٹھ کا نا ہے نہ انکھو نکا لگانا | سستی و تیزی چشم میں نیند کی جہاں گیر

اک شور ہے شعلہ کہ سمجھ میں نہیں آتا
کچھ لطف نہیں نالۂ پیہم کی صدا میں

کیا میرا بس ہے ضبط جو سوز جگر نہو
اوس سرو مہر اک مری بات پر نہو

سودا ہو جنون ہو خنجر سکا ڈر نہو
کتنا سبک ہو جسم جو گردن پہ سر نہو

چلئے وہ راہ جس میں غم راہبر نہو
دنیا سے یون اٹھو کہ کسیکو خبر نہو

کہتے ہو مجھکو رات کے وعدہ پہ جاگ دے
یہ اوس سے کہئے جسکو تمہاری خبر نہو

تمکو چھپاؤن آنکھ کے پردون میں راز دل
گر راز رخنہ ساز مرا پردہ در نہو

لکھتا ہون میں بچشم ترک نامۂ فراق
آزردہ گر طبیعت پیغامبر نہو

اے اہل بزم عشق پھر و جام بیخودی
ایسی پیو کسیکی کسی کو خبر نہو

کیا کیا ہین انتظام صف قتل گاہ میں
پیمان کا وہان شبہ ای اودہر کا اودہر نہو

تو آرزوی دل ہے تمنا ہے جان ہے تو
کیون ہے جسکو چین تجھے دیکھکر نہو

گریہ نے پھر وکیا ہی ہین خانہ خرابیان
اے سیل اشک دیکھنا دیوار و در نہو

سمجھا ہون میں کہ تیغ سے ہے قتل غیر
ایکاش یون ہی سچ ہو کہ اوسکو خبر نہو

او ڈرتی ہے پھر سے نیند خواب میں شب آسمان کو
کیا ہین کوئی دعا اثر سے جدا کا چیز نہو

شغل بہتر عشق کا ہے شیدا کمال ہے
کس سے اب اپنا غم کہیے جو درد جگر سنو

ماجرا اس دل شیدا کا سنو
میرے دکھ درد کا قصا سنو

اسکے ہم دل کا بہی نالا سنو
بانگ ناقوس کلیسا سنو

طلعت اس بام ہوئی طور کی بات
لوگ کیا کرتے ہیں چرچا سنو

جو کہونگا سر محشر اوٹھکر
پہلے تم بیٹھ کے تنہا سنو

نہ سنو غیر کی کہنے دو ہمیں
کبہی کچھ میرا کہنا سنو

خوش ہوے حضرت موسیٰ تمپر
اسے لو اک اور تماشا سنو

وعدہ وصل عدو سے تو سہی
کچھ ہمارا بہی تقاضا سنو

عمر برباد خط و لب پہ گئی
حسرت خضر و مسیحا سنو

شاہد [illegible] ہر رنگ فغان
راگ اک اور ہی چلتا سنو

پھر وہ [illegible] بیجان ہو دلش
اوس سے خون کا دعوا سنو

حضرت ناصح ہیں [illegible] کوئی
ذکر دنیا سے نرالا سنو

شغل ہوتا ہے غزلخوان شیدا
بلبل خلد کا نغمہ سنو

خیال جس میں نقش و نگار ہوا ہے مجھکو
دل جو شوق سے [illegible] یار ہوا ہے مجھکو

کسی کی ہجر میں کیا کیا غبار ہوا ہے مجھکو
اور اسکی زلف میں [illegible] ہوا ہے مجھکو

قفس میں رونی جوش بہار ہوا ہے مجھکو
ہوا چمن کی نہیں سازگار ہوا ہے مجھکو

خدا کرے کہیں آجاے ہاتھ میں دامن
وہ کہتا ہے مجھ میں سے اختیار ہوا ہے مجھکو

مجھے قبول ندامت اگر تیری ہے جیسے
کہ ہے سینہ میری سرشار ہوا ہے مجھکو

تمہارے بیچ جو اپنی جوانی تک آئی پائی
بلا کے سر پہ تھا [illegible] سوار ہوا ہے مجھکو

یہ تو ملا ہی ہمیں میں آج [illegible]
ہزار ان سے جدا [illegible] ہوا ہے مجھکو

وہ جو مرے وہ الا [illegible]
[illegible] ہوا ہے مجھکو

لبوں تو وعدہ [illegible]
قیامت ہوئی گی انجام کار ہوا ہے مجھکو

جگہ ہے دل جگر کی عوض ہوئی سیکان
کوئی تو دور ہے [illegible] شمار ہوا ہے مجھکو

ہزار ہیں مجھے غم ایک ہو خدا کی قسم
میں ایک دن تمہیں [illegible] ہوا ہے مجھکو

یہ شوق باعث محرومی وصال ہوا
شہ رو کہ ہے کہیں حیرت دوچار ہوا ہے مجھکو

فنا ہے شعلہ کے تلی عمر کی وفا داری
جہاں میں آپ تی بے اعتبار ہوا ہے مجھکو

نظر جلی ہے جگر میں دوسار ہوا ہے مجھکو
چھپا ہے تیر کلیجہ کے پار ہوا ہے مجھکو

ابھی سے ہو چکے رونے بیٹھا ہونیکو
وہ ہو چکے ہیں جو ہے ایک بار ہونیکو

نکل ہی سینہ سے پرواغ بیٹھے ہیں جان
ہوا ہے لو سے چمن ہے سوار ہونیکو

الٰہی کو کسی خانہ نشین کا کشتہ ہوں
زمین ہے ہٹتی ہے گھر کی مزار ہونیکو

رہا یہ دیدہ تر آب سے شرم جاناں سے
نگاہ ہوں آگ تیرے اشکبار ہونیکو

جھکے گا سر تیرے خنجر کے بار سے
کہ شوق قتل ہے گردن میں بار ہونیکو

اٹھینگے حشر میں ہی کیا کشتہ بیداد
وہ چھوڑ رہے ہیں کفن سازگار ہونیکو

شب اہو آرزو ہے وصل کا لیے
بغل میں کھینچ لیا ہمکنار ہونیکو

تمام عمر بسر ہوگی عشق کا کل میں
وہ قول دیتے ہیں اب اعتبار ہونیکو

امید جو غش ہے تیرے ناک میں
وہ جاتے ہیں کیا مزار ہونیکو

ہے عشق میں اپنے شغل دین دنیا کو
ملے بتوں سے خدائی میں خوار ہونیکو

اڑی ہی ہے نکہت گل لیکے پیرہن کو
چرائی غنچہ نے جھک کے ہے کچھ دہن کو

دماغ میں ہی بسی کیسی پیرہن کی
فرشتہ ہو نگہ یہ ہی مرے کفن کو

وہ بال کھول کے بیٹھے ہیں اپنی کوٹھی پر
ہوا میں لٹی ہے گیسو کی شکن کو

یہ رنگ لائی ہے عاشق کی کیا بوقت
کہ تو ہے شیریں ہی خون کوہکن کا

الٰہی خیر ہو چمن گل میں چھپی نہ لگ سکا
اڑے چلو الی ہے خوشبو ہے یہ تیرے بدن کی بو

رکھا کسے ہاتھ میں مہندی جو بال ہاتھ ہر
حنا سے آتی لگی نافہ ختن کی بو

تیری فراق میں گل تھا بجا ر وحشت میں
نہ کیوں دماغ پریشاں کرے چمن کی بو

چھپاو ہم سے تو شعلہ نہ طبع موزوں کو
تمہاری بات میں آتی ہے یاں سخن کی بو

آفریں وقت تصور آہ کی تاثیر کو
سرو تن لاکھوں لٹوائیں تیری تصویر کو

دیکھا او ناوک لگن شوق وصل نخچیر کو
حسرت زخم جگر کیا کیا لگی ہے تیر کو

ہیچ دستا و بند زخم عاشق دلگیر کو
کب مٹا سکتے ہو اپنے ہاتھ کی تحریر کو

زلف کے مضمون سے کیوں یہ بات ہے پیچیدگی
تم ہی سلجھا دو مری اور بھی ہوئی تقدیر کو

تمہارے ہاتھ میں ہی کہہ کسی نہ کچھ تھا جو آگ
زندگی [illegible] خواب [illegible] کو

[illegible] تھا [illegible]
[illegible] کیا [illegible] کو

[illegible] زلف [illegible]
سانپ [illegible] اپنی [illegible] تاثیر کو

موت کو آیا مقدم ہے شمشیر کو واسطہ
اور [illegible] کا [illegible] تیری تاثیر کو

سر فقش [illegible] ہی آگ سے اوج وشی [illegible]
زندہ [illegible] کتنا [illegible] کو

بن وہ ہوں وا [illegible] اگر [illegible]
جیب میں [illegible] اور [illegible] کو

آتا ہے مجھے خجلت ناکامی اور تیری بیتابی
اپنی شہرت نے کیا الفت تری تشہیر کو

میری آنکھ کو پہچان دل کو کہو کو دم شعلہ رنگ
کیوں نہ گلے میں گھونٹی ہو جان بے تقصیر کو

دوستی کے ہیں یہ غمزے جا سے کیا نالہ شبگیر کو
راہ سے اوٹھا لیتے ہیں چلتے تیر کو

ہاتھ میں پیکان کے کھینچکر ناخن تدبیر کو
اور مشکل کر دیا ہے عقدۂ تقدیر کو

آزماتے ہیں اگر جذب دل دلگیر کو
صبح کاغذ سے کرتے ہیں الگ تصویر کو

ہوا امید خون بہا ایسی سے کیا ہے سمجھو
عکس رنگ رخ مرے خون گریبان گیر کو

دل میں الٹی بیٹھا ہے جو کشتی ابرو کا خیال
جسطرح سانچے میں کوئی ڈھال دے شمشیر کو

طالب یہ سیتی ہیں طواف کعبہ کی تدبیر کیا
چھوڑ لی سنگ در بتخانہ نے توقیر کو

کیا لے مجنون نے ہاتھ سے میرے جنوں
کیا کہے دامن چھپا بندی سے پا گیر کو

کشتہ تیغ زبان وہ ہوں کہ سر جسمیں
سے چلا اٹھی مری بتخانہ کی تعمیر کو

عقدۂ تقدیر مشکل اور فلک سینہ سیاہ
بد کی صد تیشہ بڑھاؤں ناخن تدبیر کو

شعلہ یاد آتا ہے جب تیری قضا کا انتظار
بھول جاتی ہیں خدا جانے کلام میر کو

لب و ابرو کا اشارا دیکھو
چشم دل کا تماشا دیکھو

پھر مری آنکھ پھڑکتی ہے کچھ آتا ہے — غیر سے پھر کہیں ان کا دیکھا دیکھو
کوئی قاتل ہے یہ آئے ہے خنجر کھینچے — جا کے اپنا کہیں رستہ دیکھو
زندگی تم پہ فدا ہوتی ہے — اور ہم تجھ سے کہیں پروا دیکھو
ہے تیری مستی پیمان پہ زور — اسکے کیا معنی کہ اچھا دیکھو
شانہ ہاتھوں میں کہلاتا ہے وہ زلف — اس ادا کی نگاہی اسکا دیکھو
وہ سمجھتے ہیں کہ جفا سہتے ہیں — غیر پر تو ذرا جھگڑا دیکھو
اس سے پوچھے ہیں کہ ہم جیتے ہیں — سچائی اسکا یہ جیتا دیکھو
غیر سے خط میں لکھا مجھکو سلام — اپنی تقدیر کا لکھا دیکھو

کیا دکھاتے گا قیامت مشتاق
یار کا وعدۂ فردا دیکھو

حسن بے مثل ہے پھر حسن کا دعوا کیا ہے — شب جب تم ہی نہاں پھر کوئی تم سا کیا ہو
آنکھوں میں پھرا ہی پہلو ان کا تماشا کیا ہے — ہاں ہے جیسی قطرہ پیا آنسو دیا کیا ہو
شکوہ جفا کی ہے ظالم تو رسوا کیا ہو — دل ہی میں ہچکیاں لیتا ہو تو پھر اچھا کیا ہو
ضبط نے تیرا عالم کیا رونے کا چرچا کیا — صبر نے روک دیا پھر بھی اشکوں کا کیا ہو
پھر تماشا ہو کہ حیران ہے کرشمہ کیا ہو — ظالم کر لے یہیں آنسو سے تم آیا کیا ہو

یہاں قیامت سے جو پہلے ہی قیامت ہے بپا
آج موت آپ کو کل وعدۂ فردا کیا ہو

تم بات ٹال جاتے ہو نہیں جان ہو جب نہیں سننی کی امید
ہم ہی جب غیر سے ٹھہرو تو ہمارا کیا ہو

وعدہ بر جو خبر ہی نہیں منظور مگر
دیکھتے ہیں کہ عدو سے ترا وعدا کیا ہو

ہو جو ہم سے تم سے زیادہ ہو محبت کس کی
جان ہو تم سے زیادہ مجھے پیارا کیا ہو

ایسا کر دل میں سما جاے وہ آنسو کیسا
کب تلک آپ کے جو ہجر میں وہ نالا کیا ہو

بات بھی ہو تو بخشش ہی کی امید کریں
جھوٹے وعدہ ہوں تو مرنے کی تمنا کیا ہو

آنکھ ہے فتنہ ہے بلا زلف ہے آفت قد ہے
جسکا ہر عضو قیامت ہو سراپا کیا ہو

اس میں ہوں جانے ہیں جا ہوں تو دل میں رکھ لو
ہم اگر جا ہو بھی تو مرا جانا کیا ہو

کون عاشق ہو تمہارا جو نہ معشوق ہو
جب تلک تم ہو ہوا کوئی ہمارا کیا ہو

پیدا ہی مانگے کیا بوسہ کا کل اور نہیں
کیا نہ ہیں بال نہیں مفت میں سودا کیا ہو

زندگی جنبش دامن کی ہوا تک ٹھہری
ہوں چراغ سحر مرا بھروسا کیا ہو

مرنے دو الہو کا شب ہجر کے ہی وصل کا کیا
ہیں اگر وصل میں مرجاویں تو بیکلا کیا ہو

کسی کا لو نکے ہو ہر ایک کی سن لیتی ہو
غیر کہتا ہیں ہیکے مرا کہنا کیا ہو

الٹے سے میں اسرد کو اشارہ کی
آنکھ کو دیکھتے ہیں کہ ایما کیا ہو

بہانہ کوئی وہم کو شیشہ دیکھو
بہانہ کر کے سر ہو سے کہ تماشا کیا ہو

شفق اہل سخن ہوں لوٹتی ہے جو سخن | سنبھالا جب شتابی تھی کہا اوس سے ہوں اوٹھ جاتا کہ

بیٹھتے ہی مرے پہلو میں وہ شعلہ شب وصل
بیٹھ گئے آگ سے کاغذ سا بھڑک اٹھا سو

سو سو قیامت اوٹھتی ہیں اک اک قدم | محشر نکل چلا ہے ترے انداز سے قدم کے ساتھ

اب غم ہے ساتھ دل کے نہ دل ہی غم کے | جھگڑے تمام ہو چکے ہیں ایک دم کے ساتھ

لپٹی ہے میری روح تیرے دست تیغ سے | اوچھا ہے میرا دم تیرے خنجر کے دم کے ساتھ

گلشن میں رنگ و بو ہے فقط اپنے داغ سے | بلبل کے سینے میں فقط اپنے دم کے ساتھ

ہم دم نہ پاس کوئی نہ دمساز گلشن | سو سو طرح کے ہیں آتے ہیں وہ ہر دم کے ساتھ

اک دم ہزار دم ہیں نکلتی ہیں ہجر میں | قطع نظر ہے دم کی امید اک دم کے ساتھ

دم دیکھے جھمکے ساتھ چشم کی جا بہ جا | [illegible]

کیا دیکھتے ہی دیکھتے اہل وطن گئے | چھوٹے ہیں کیسے کیسے الہی قدم کے ساتھ

وہ زخم ہیں کہ خندہ گل سے ہیں تنگ تر | وہ داغ ہیں کہ مفت نہ بدلوں ارم کے ساتھ

ہے اپنا آہ و نالہ دم صبح پیشوا | لشکر چلا ہے صبح کا طبل و علم کے ساتھ

کس شوق سے کھایا ہے جاتی نظم جگر اوس نے | کس ناز سے جاتی الم ستم کے ساتھ

اٹھا کے سینے سے خنجر ونکو دیتا ہے نوچ کے ہاتھ | اقرار ادھر ہے ادھر ہے انکار کی قسم کے ساتھ

کس سے بیچ دوں میں نعمت کونین کی جوہر
سب نقش چلا دوان کو بٹھا ہوں ستم کو سیاہ

مرا اتنا دل اپنا جو اڑالو نقد جان ہی
اک اور بھی ہے شہر ہی کہ رقم اس قلم کی سیاہ

شیدا لکھتے لکھتے جو تیر کا تختہ سیاہ ہوا
کیونکہ لکھی صدا ... قلم کی سیاہ

مضمون کو میرے کشش تیغ سے ہے ارتباط
حرفوں کو لعل ہوتا ہے جیسے قلم کی سیاہ

وہاں شکوۂ ستم پہ ستم اور بھی فزوں
یہاں لب پہ شکر شکوۂ جور و ستم کی سیاہ

مضمون اشک اور بھی پانی چڑھا سنگ
دریا کو باندھتے ہیں مرے یا چشم تر کی سیاہ

نشانہ سنبھالتے کہ کمر پاس آ گئی
زلفوں کو بل نہ ... چشم کی سیاہ

قالبوں میں دل ہے تو عشق بتاں کا
گویا طلوع ... قلم کی سیاہ

بالیں پہ کس نے آپ کو بھی نفس کیا
... ستم ... قلم کی سیاہ

شعلہ کسی مژہ کا چمکنا وہ بار بار
سکا ... گویا خلش ... کی سیاہ

کیا بادشاہ نے لکھا ہے ... تلوار کے ہاتھ
خوشبو ... میں ... کا

... کسی طفل ... کے ہاتھ
... اپنا دل ... کے ہاتھ

... کی ... جھکا کے ہاتھ
... اپنا ... تلوار کے ہاتھ

... کی ... تلوار کے ہاتھ
... شوخ ... کے ہاتھ

پیدا ہی تپش ہے لو کو کیا کرتی ہے خنجر کی خطر
لو شستہ دامن … کے ہاتھ

کہنچتا ہے کوئی دل میں تیکے تصویر ترا
اوٹھتی سینہ ہی میں کیوں تیر نگہ یار کے ہاتھ

ہیں وہ ہوں جس کو ہوتا نہیں سودا میرا
بیچے مفت ہی گر مجکو خریدار کے ہاتھ

بیت ابرو پہ تیرے کل میں نے سنا ہے مضمون
چڑھ گیا بات کسی شاعر … کے ہاتھ

کشمکش بعد فنا ہی نہ گئی دنیا کی
ایک کو … کے ہاتھ

بوالہوس جیب ہی جو انچل کو کہاں تک …
بات کچھ بھی کی … کے ہاتھ

شانہ کی دست درازی ہے ستم کا باعث
رو کے چلا میں ناحق … کے ہاتھ

نہ بچا سیل فنا سے یہ مکان خاکی
اگر … دیوار کے ہاتھ

لو ہیدار ہے مطلب ہے تکا فتنہ گر
… زنار کے ہاتھ

زلیخا سے ہوا قیمت یوسف کا
… بازار کے ہاتھ

کیا عاشق ابرو کو مسلمان کسی نے
وہ رنگ … کے ہاتھ

اب … لگے ہیں …
… کے ہاتھ

لوٹ جاتی ہے … قیامت آئی
… آئی

جب … راحت آئی
… آئی

[illegible] نوبت آئی — [illegible] یادت آئی

[illegible] قیامت آئی — [illegible] قیامت آئی

[illegible] آئی — [illegible] حشر آئی

[illegible] — [illegible] کہ قیامت آئی

[illegible] بوسہ [illegible] — [illegible] جان [illegible] سلامت آئی

[illegible] — [illegible] آئی

[illegible] ہوئی معلوم — [illegible] محبت آئی

سانپ [illegible] زلف دراز — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] آئی

[illegible] دل [illegible] زبان [illegible] — [illegible]

[illegible] گل [illegible] داغ [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

اور تازہ زخم پیدا اگر کوئی ہوا تو جنون
سرہانے ناصح مشفق احباب سر بالین ہی تھا
بوسہ لب پیمانہ کے لگنا تھا پیا شیشے میں الگا

ناخن غم داغ دل کو ... کرتا
کوئی گوہر اگر ... اور ...
وہ ... تھا ... پیا ... کو ...

ایسا کیا رونا ... عالم کہ ... کی
اشک سے آتی ہی حضرت غم اونچا کر گیا

نشان بھی تربت کشتوں کا پایا باقی ہے
تباہ ہو گیا جو دل ... باقی ہے
ہیں داغ جگر جسم زار باقی ہے
ہوا ہوں تنگ آغوش سے شانہ کی
شراب ... آج ہونگی گل کو
ہماری گور ... ہوا ... کی
... کیا ... کو ... ہوگا
نہ بعد مرگ بھی دل کی گئی پریشانی
... کیا ... نظر ... گلشن ...
جگر کیا جو بھی دل میں حسرت مردہ

کسی کا وہ سر کسی کا مزار باقی ہے
ابھی تو حشر کی فریاد یا باقی ہے
ہزار پھول میں سے ایک خار باقی ہے
لحد ... ابھی میرا پیار باقی ہے
... اور ... خمار باقی ہے
اب ... آگئی ... اختیار باقی ہے
ابھی تو کچھ ... باقی ہے
ابھی ... باقی ہے
ابھی تو ... باقی ہے
کسی کو ... کیا ... باقی ہے

سو رہی بجز بیکسی نہ رہا کوئی
اور ایک شعلۂ چراغ مزار باقی ہے

اسی کے وصل میں کہتا تھا غم کر گیا تمام
وہی ہیں حسرتیں اگلی جو یار باقی ہے

ستم سے گئے دل جان جگر تو سنتے
بس ایک حسرت بے اختیار باقی ہے

شراب پیتے ہیں اب شعلہ چشم ابر بہار
تمام شہر میں تو دیندار باقی ہے

آپ کو ہے اپنی نزاکت کی خبر بھی
زلفوں کو سنبھالو ہیں خالی ہے کمر بھی

کر حشر اودھر ہے تو قیامت ہے ادھر بھی
رفتار یہ کہتی ہے کہ چھوڑونگی کدھر بھی

ہیں دفن مرے ساتھ مرے داغ جگر بھی
کہتی ہے مری خاک کہ مٹی ہی ہوں زر بھی

پیدا ہوا نہ کہیں نخل جوانی سے ثمر بھی
حسرت وہ خدا دے جو ادھر بھی ہو ادھر بھی

نادان کہیں کٹتا ہے شہر بے سفر بھی
چلتا ہے تو اس منزل ہستی سے گذر بھی

لیتا نہیں کیوں تو کبھی کوئی آ کے خبر بھی
او فتنۂ محشر ہیں کروٹ لی ادھر بھی

تا ناکر جدا سے دل بیتاب کی لیکن
بجلی نہیں رہتی تری آنکھوں میں نظر بھی

او ساقی بدمست یہ کیسا ہے تنہا دل
ہم بھی ہیں تری بزم میں شیشے کی اوپر

شکر او نے لگے حسرت پہ معلوم ہیں تھا
ہوتے ہیں ہزار دنکی صورت کو گذشتہ

وہ گنبد خضرا ہے وہی تربت پہ کہا گیا
آئی ہے صبا نیلی پاؤ جہاں باد سحر بھی

اُتارا اونے جو تھا سر کو تو شانے نہین
[illegible]

ہر بند قدم رنجہ مسیحا کو مبارک ہے
کہتی ہے محبت ہی سے گرا [illegible]

اے جان حزین ٹھہر تغافل پہ نہ جانا
خود رفتگی دیتی ہے کچہ آنکھون [illegible]

گوشے کی عوض گو نہین رکھہ بناک کُلہ
لازم ہے مسافر کو کچہ اسباب سفر کو

یون پھرے وہ جنازہ مجنون سے محمل
پوچھے ہی نہ زخم جگر دل ناقہ پہ لیلیٰ کی

خالی نہین گردن کا ڈھلکنا دم آخر
اک بوجھ سا ہے [illegible]

اے شعلہ جو بدی سہی ہین ترچھی سی ہی ہے اثر
دیکہا نہ کہین ہو گا ہمارا سا جگر بہی

نئے شور نمکدان تازہ مضمون لب ہی کہنا ہے
سلام زخم بسمل خنجر قاتل سے کہنا ہے

سوال بوسہ کیا مشکل ہین کر لب سے کہنا ہے
معمے کہل گیا لب ایک نکتہ دل کہنا ہے

یہ کیون ہوتی ہے مقتل مین بگل بلبل سی سرگوشی
نہین کہلتا تیرے خنجر کو کیا بسمل کہنا ہے

ذرا او ساربان بہر خدا آہستہ آہستہ
بچا قیس کو کچھ صدا محمل سے کہنا ہے

نشان خون بسمل آپ دہو ڈالینگے محشر مین
پیام دیدہ تر دامن قاتل سے کہنا ہے

مری حسرت ستمگر کیا سوز دردِ دل اپنا
فسانہ رات بہر کا شمع کو محفل سے کہنا ہے

نہین لیت قضا ہی کیون ہماری خاک گور غریبان
نہین انداز گردون وار [illegible] قاتل سے کہنا

صبا جاتی ہے لیکن اوڑتی ہوئی سوئے فلک شعلہ
پیام خاک عاشق آسمان منزل ہے کرتا ہے

ترنگا دہ نالہ سے دل بیتاب کی جلتی ہی چلی
الہی خیر کہ نکلا گھر سے گھر میں چلی

شراب کے ساغر و مینا کو چور کر دونگا
شراب آج نہ ساقی جو ابر میں چلی

فسانہ گو نشانہ سہی پیچ و تاب کہا اوس کے
تمہاری زلف او لجھنے کو سر کر میں چلی

یہ کیا کہ تو پیام لیا چنکہ شیرا وکسے ہوا
چلا میں سے کہ جب تیری بات کر چلی

کہاں ہے نام محبت کا آج کل شعلہ
میں دیکھتا ہوں کچھ اثر تو نفیر لیشر میں چلی

ہوں یہ جان مسیحا کی انتظار میں ہے
نہ دل ہے پہلو میں مردہ کوئی مزار میں ہے

وہ سہرہ پاسے کا پوشیدہ زلف یار میں ہے
عجیب سبزہ ہے کہ نہ سرو و ہان بار میں ہے

اوڑا یا کو پیچھل لشکر ن نے ٹھوکر سے
غبار قیس ہی شامل مری غبار میں ہے

کرے ہے لیلی جان چلی او دہ اوہ کہیں کا
نہ بس میں سہی نہ وہ اپنی اختیار میں ہے

تمہاری کشتہ نے تربت جلا جلا والی
سنا ہے مردہ سہ بجلی کوئی مزار میں ہے

اوٹھا دو پیٹھ کو سینہ سی دیکھیں ترو دا
یہ کیا چھپا ہوا اثر ہے گل ہی یار میں ہے

زمانہ ناقہ لیلی نے کردیا پامال
ہزاروں مر گئے ہیں بیابان کس قطار میں ہے

اندر کو لیا ہے قلم کا ہاتھ ہوں چلتا
یہ آگ شعلہ مری آہ شعلہ بار ہے

عشق بتاں اعتبار نہیں پامال ستم ہی
مہر و وفا کے بدلے ستم ہی تم ہی
تجھ زلف جو مرے سو پیمان ہی کرم ہی
لیا ہے پلکوں پہ کو سو ہی نگاہ کہیں
مرنے ہی دیکھ کے کہیں لے اضطرار
یہ سینہ تیرا دوش مژگاں کا دو اثر
آخر او کا سارا روشنا دست ہیں فرق کہ
دل اپنا ایک لوٹ کو الفت اشنا کچھ
تم دل کی آرزو سو کو کیا دل سے دو سو
صاحب اوہ سے کہ سوچ روشنا سو
سینہ میں سر کیوں جگر کے ہی پاس
باقی کو ہی ستم جو ہی نہ نگاہ بال
دل اک جو دن کہ کی آنکھوں کی خبر

چلنا او دیکھا ہیں تیرا دو ہی ستم ہی
دل میں خوشی نہیں سو ہی تم کو
ایسی کیوں جو اسکے ستم ہی
کیا اگر ہوں ہی تو ہیں اللہ ستم ہی
ایسی ہوں کہ تمنا کو خواب سے کی
ایک وہ اکھیاں ہی اکے چشم ستم ہی
میری طرح ہی غیر کی گردن ہی ستم ہی
اس پر میری بہ گریاں کو کچھ اور کرم ہی
آیا دوران ہوا کا طلب ہمیں ستم ہی
کیا اس کیوں ہیں آنکھوں کی کرم ہی
اک ہی سے ہی شیر کی دنیا ستم ہی
دیکھو میری اوس کو دیکھ ستم ہی
آپ کو ہی دست کی ستم ہی

تیغ قاتل کی یا سہو او سپر جو ہے ترو شمشیر
میری ... ابرو میں اک ہی

موجود قتل گاہ میں ہے عاشقوں کی فوج
چہرہ ... میں تو سب اک قلم ہی

شعلہ کی قبر تربت دشمن پر ...
محشر خرام او بہی اک دو قدم سہی

کچھ تماشا ہی نرالی ہو تو کیونکر نکلے
آرزو رہتی ہے سینے سے دل مضطر نکلے

ایک حسرت نہیں جو سینہ سے باہر نکلے
آرزو کوٹ کے بہری ہو تو کیونکر نکلے

ہوگی موسی کو اگر تاب تجلی ہوگی
میں تو مرجاوں جو تو پردہ سے باہر نکلے

فصل گل آئی وہی طوق سلاسل آئے
پھر ہوس رونے کی رکھے ہوئے زیور نکلا

ہاک سینہ سے دل تنگ کو رستا نکلا
جیسے دیوار سے ٹوٹے سے نیا در نکلے

بخت برگشتہ سے کیا شکوہ و زاری ہو
گر مقدر کا اولٹا ہی مقدر نکلے

ہو کے پابند قفس طاقت پرواز رہی
پر جو ٹوٹے مری جسم سے تو بہتر نکلے

پا سرگشت تو دی جذبہ ہی منظور
سر بہ سر اپنے ہے اگر پاؤں کا چکر نکلے

تو تکلف سے رقیبوں کو بٹھا اوٹھا
ہم بھی ہر سی کہ تیری بزم سے باہر نکلے

کیوں اوچھتے ہو کوئی راہ نکالو شعلہ
دل سے نکلے تو غم زلف معنبر نکلے

کب بیں لے کہا آپ کی بیداد تو غضب ہے
پہلو سے چلا پھر دل ناشاد تو غضب ہے
سیدھی ہی قیامت ہو تیری ہی کمر
اور گرگ فلک کار ذرا پاس نہ اک ست
جب بیں لگی آگ دل میں تو دہا گو
اک شب نہ ہے پاس میری پائی ستم ہے
روئے ہوئی نالوں کو ہے کچھ پاس نہ اک ست
ہے ناز قیامت تو ستم جور و ستم ہے
اوڑتے ہیں شرر آتش گل سے جو چمن میں
سب مان لوں پھر کہ ہے صنم سخت شگفتہ
بھون اٹھے وہ پہ مرتی ہے مژہ نوک سی ہے
پھر کھینچے ہیں مرغان چمن دام چمن میں
بھولے ہو سے شکوہ جو زبان پر مری آ
زانو پہ دہر کی روئے ہیں سر لخت جگر کو
پھر جوش جنوں کا ہے خلش ہر رگ ہی میں

پھر روئے شہر پہ کیا آتا ہو تو غضب ہے
برباد ہوا خانہ آباد تو غضب ہے
کیا چال چلا غیرت شمشاد تو غضب ہے
اے شوخی جان مخلصہ بیداد تو غضب ہے
شیشے میں اوتر آئیں پری زاد تو غضب ہے
اک دن نہ کیا گھر آباد تو غضب ہے
یاد آنا ہی تیرا دم فریاد تو غضب ہے
ہے قہر تغافل تیری بیداد تو غضب ہے
بلبل کی مگر گرمی فریاد تو غضب ہے
اے حضرت ناصح ہمیں ارشاد تو غضب ہے
شاگرد جو آفت ہو تو استاد تو غضب ہے
پھر کھلی ہے اب گیسوی صیاد تو غضب ہے
کس ناز سے کہتے ہیں تیری یاد تو غضب ہے
کیا پیر پدر ناحق اولاد تو غضب ہے
پھر لوٹتا ہے نشتر فصاد تو غضب ہے

جیتے کی کسی فکر ہے نہ مرنے کا کسی غم
کچھ دل میں نہیں فکر کبھی دنیا و ما فیہا ہے

اے شعلہ کسی شوق سے ہے ناوک قاتل کا
مرغان قفس ہولی میں آزاد عجب ہے

جی انہوں جو فرہاد مگر پاس ادب ہے
قربان ستم کے یہ کیا خندہ لب ہے

وہاں غیر انکے گلے میں اور عیش و طرب ہے
ہم عید کو یوں پوچھتے پھرتے ہیں کہ کب ہے

مجھ سے ہی ستم کرنے سے فرصت نہیں کب ہے
اغیار پہ بھی ظلم مگر مہر سے سب ہے

دولت جو نہیں پاس تو کیا ہیچ و تعب ہے
مولی کا بھروسا ہے فقیروں کا یہ ڈھب ہے

پردہ اسے ہے صلی علی جای ادب ہے
او ظلم تک نہیں یہ کیا خندہ لب ہے

وہ کیا ہیں کہ دو گے ابھی غیروں کی خوشامد
کیا بات ہو حضرت دل تم بھی عجب ہے

پردا یہ خنجر کے ہے ابرو کا اشارہ
ظالم نے نکالا ہے یہ نکلنے کا ڈھب ہے

پھر وہ کبھو لوں میں آپکی شوخی و شرارت
تنہائی میں آجاو کہیں لطف تو جب ہے

ایسا لیکر یں ہے سر وپا الفت و دنیا
یہاں دست ہوس ہیچ ہیں اور یہاں پا طلب ہے

ہر روز بدلتا ہے زمانہ نئی رنگت
ہجران کا کہیں دن کہیں وصل کی شب ہے

شعلہ جو سبھی مست ہیں سب ہی ان کا ایمان
پیر مغاں بخشش ہو امید یہ کب ہے

اب کیا ہے جوش گریہ دل آگ [illegible]
ہم آہ [illegible]

جو کچھ خرام ناز سے ہونا تھا ہو چکے
محشر بپا ہی ہو گئیں جھگڑا چلو چکے

منہ تک بھی ہے حسرت دیدار [illegible]
کہتی ہے بیکسی کہ تن [illegible] ہو چکے

بیٹھے ہوئے ہی چشم تصور میں ایک دم
نکلے نہیں ہیں ہو گئے تو تصویر ہو چکے

حسرت اگر یہی ہے تو رونے کی کیا امید
رونا اگر یہی ہے تو ہم [illegible] ہو چکے

اب خون بہا کے ملنے کی امید ہیچ ہے
دامن کو دیدہ تر سے [illegible] ہو چکے

رونے میں تھا تصور گیسو سے تابدار
ہم سر سے پا ل بال میں موتی پرو چکے

جانے کہیں چمن سے کہ گل رنگ ہو گئے
بلبل کے دل میں [illegible] ہو چکے

دل چھینے میں ملتی ایسا گران [illegible]
بوسہ پہ کیا ادا سے قیمت [illegible] چکے

[illegible] کو زندہ سمجھے وہ کشتہ میں خیر ہے
ہم نے تو آج ہی [illegible] سنا تھا کہ ہو چکے

دیر و حرم میں جلوہ جانانہ ایک ہے
[illegible]

کہہ [illegible] جلوہ جانانہ [illegible]
[illegible]

ایمان دل میں [illegible]
[illegible]

ہیں آپ پیرو دا ہوں فدا آپ عمر بھر
دیرا اور اٹھا لو کچھ اضطرار ایک ہے

دل آئینہ خون کے پیاسے ہزار ہا
سو رند بادہ نوش ہیں پیمانہ ایک ہے

عاشق ہزار ہا ہیں مگر کچھ سوز چاہیے
کافی ہزاروں شمع کو پروانہ ایک ہے

دل الگ ہے درد و غم و رنج میں مرے
اس ساری گھر کی نہ ہم میں یگانہ ایک ہے

کس نازیبے وہ کہتے ہیں وحشت سے دیکھ کر
شعلہ ہی اپنے ڈھنگ کا دیوانہ ایک ہے

جانکنی کا درد حسرت کا ہجوم دل میں ہے
اضطراب نبض تا رسا اس محفل میں ہے

کہہ سکتے ہیں الم کیسے ستم جو دل میں ہے
پیمان ثواب الٰہی باقی اک دم بسمل میں ہے

یاد ابرو میں تیر خود رفتگی سے دل میں ہے
طاقت پرواز بھی طائر بسمل میں ہے

کیا غرض اہل جہاں سے چاہیے کچھ ہو دل
خلوت فانوس شمع محفل میں ہے

کیا تجھے ہم باعث حسرت ہیں بسمل کا روح
اک نگہ کر تعلق سے دل بسمل میں ہے

کیوں نگاہ تیر سے جان و جگر بیان کو تیر ہے
برق کو کیا فائدہ اس کی بھی حاصل میں ہے

ہیں کوئی مجنوں ہیں عاشق پر کوئی سر میں ہے
خاک اڑ منہ پہ لیلی کی اگر محمل میں ہے

کو رہے کہنچا اور ہے النو بہا لا اوپر
دیکھتے جا کہ ہنگامہ امیر آب گل میں ہے

کوئی جیتی اور مٹا کوئی بسمل کوئی اک کشتہ ہوا
قدرت حق کا تماشا کوچہ قاتل میں ہے

تیرا ہی جلوہ ہے کعبہ میں تیرا ہی دیر میں
کچھ نہیں گھاٹا ہے جانا آیا حق ہی پایا ال میں

دل جو ہر آیا تو سینہ میں ہے اٹھا طوفان اشک
موج چشم ابی دریا ہے اس ساحل میں

توسن عمر رواں جاتا ہے پر کہو بے ہوئے
طرز پرواز ہی ہے اس تیر و اجل میں

کھینچ خنجر سے رگ گردن کہ تیرا پا ہے
غرق اک دم کا ہے یہی کشتی ہے ساحل میں

جانب پہلو لگا ہے کمان ہر جان خبر میں
تیر پیکان ہے کہ کوئی حرف لکھیں دل میں

شمع لولا ہے جو ہے اور ہم تجلی میں نہیں
پھر وہی ہاتھوں کی شوخی پردہ ہائے کل میں

ساربان ہے خدا ناقہ فدا روشنی ہو گے
جسم ہے قیس ہی خاک ہے محمل میں

عمر گزری ہی ایک جا ہو نے پہنچی نالی ہوا اس
کچھ عجب صورت کا غمزہ میری آب گل میں

چھوڑ واسا تعلق سے کمر راہ فنا
بال و الو چھوڑ کا کہ سکا ای منزل میں

شعلہ نادم کمر ہی ہے مجھ کو کیون عشق گناہ
رحم کر شکلی تو عادت داور عادل میں ہے

جاہیے ایسا ہی جانا کہ تھا ہی دل میں
پھر کہنے لگے آپ ہی جو کچھ تھا ہی دل میں

کیا ہے گرد ہا ہے میں کوئی بات ہی سدھی
کچھ ادائی تیر سے ای دشمن تھا ہی دل میں

پھولوں سینہ سے انکے ہو نکلے تیر میں چھیکے
ڈال دون انکو ہی دریا کی گناہ ہی دل میں

کیون پریشان ہے مجھ سے ہو خوب کو کرے
گروی تو تھا ہو ا گیسو سنوار ای دل میں

جان ہے تیرے پاس لیکن تو ہماری جان ہے
دل ہے تیرے پاس لیکن تو ہمارا دل نہیں

اس نگاہ تیز سے آنکھوں میں چھپکنا بار بار
تو نے کر خنجر سے ٹکڑے دل کو اوہ تار دلمیں

کچھ ہے سیاہی تم سے ہے اپنے تو کیوں ہو گیا خشا
سچ تو یہ ہی صفت کا جگر اوہ دلمیں

کیا رہا اس سینہ میں باقی لہو پیکان سارا لہو
اب ہے خدنگ یار اب کس کے سہارا دلمیں

کیجیے کیا آپ آتے ہیں وہ وہاں کے لیے
درد کہتا ہے کہو اب کیا تمہارے دلمیں

کہ جب گیا چمکے ہے کیا تیر نگاہ شمشیر
زخم ہے تھوڑی جگہ اور ٹیس ساری دلمیں

لب پہ آئی ہے اجازت کیوں خدنگ یار کی
جان او تیرے کہ پھر کوئی رکھا دل میں

شمع خلوت میں خموشی ہے تو پھر میں کیا کروں
منہ سے کہہ جو کچھ تیری آفت کی باری دل میں ہے

سمند ناز پہ آپ بھی مٹا کے چلے
ذرا سی خاک کو سوتے ہوئے اڑا کے چلے

ذرا جو ہاتھ کسی بندۂ خدا کے چلے
قیامت اسکی دامن کہاں اٹھا کے چلے

چرائی آنکھ تو جان و جگر چرا کے چلے
بچی نظر تو نگاہوں میں ہم سما کے چلے

جو میری جان عشرت کیوں چلے [illegible]
جو میری روح بدن میں کیوں ہوا [illegible] چلے

رہے گا قرب خدا قافلہ شہیدوں کا
ذرا بہشت میں ٹھہرے نہ کربلا کے چلے

[illegible] آئے تھی پیرا جگر سے [illegible]
اٹھے کہ ہوئے منھ پھیر [illegible] چلے

جہاں نقش تمنا نہ ہوا سے کو جیں — نشان یہ چہرۂ گلفام پالو [illegible] ڈھلکی چلے

عدم کی آمد و شد میں ہی پانچ و دراہ کر — پیادہ آپ سے تیغ کا نہ [illegible] اٹھا کے چلے

ہماری خاک اٹھا سے ہی اونکی ٹھوکر کی — صبا سے کہہ دو کہ تربت [illegible] اٹھا کے چلے

ہمیں وہ شوق شہادت تھا عید قتل میں — زمیں سے پانو [illegible] ہم سر جھکا کے چلے

کسی کی آمد و شد کا ہے جھوٹی ہیں دنیا — جو اس جہاں سے چو آئے تو ہوش آ گئے چلے

قدم اوٹھا ہے تیرے عشق میں سے منزل مقصود
کہاں قیام کریں کوچۂ فنا کے چلے

وہی قلق ہے وہی دل کا انتشار ہے ہی — جو درد تھا سو سپرد غبار ہے ہی سہی

ہزار وسوسہ میں کچھ اوس کا چارہ کار ہے ہی — ہزار غم میں مگر کوئی غمگسار ہے ہی سہی

شنا ہے کیوں نہ ہمیں نامرادی و حسرت — جنوں ہی سہی یہ گریباں میں کوئی تار ہے ہی

امید عفو تجھے اوسکو رحم کی عادت — وہ بخشدے گا اگر تو گناہ گار ہے ہی سہی

لبوں پہ جان ہے پھر بھی لو کس سے [illegible] — جو وعدہ آج کا ہو لطف انتظار ہے ہی

ہمارے چشم فسوں نسا شب کی کیسی [illegible] — تمہارے ہجر میں [illegible] بیقرار ہے ہی

اوجھل نہ ہو سے ایوں [illegible] اسیر ابد — مگر خیال [illegible] بیقرار ہے ہی

جہاں [illegible] لیوں جو وفاہ [illegible] ہو — ہمیں [illegible] پہ کسی قول [illegible]

ستم کو شکوہ سمجھو رہ جفا کی رو نہ چیرا　　کسی کی بات کہا اور کچھ اعتبار بھی ہے

پلا دو ساقی کو مشغلہ کدہ میں نکلیں
ہوا ہے ابر ہے آندھی بھی ہے غبار بھی ہے

ہتی ہزار تمنا اک آرزو کے لیے　　ملا ہوں خاک میں دنیا کی آبرو کے لیے
ہزار چاہیئں دل ایک آرزو کے لیے　　و داغ لاؤں کہاں سے تمہاری لو کے لیے
تمہارے دیکھنے والے کہاں ہیں چاروں طرف　　کدھر کو پھیر دیے منہ خاطر عدو کے لیے
اوٹھائی جاتی ہیں قتل کے سب تیغ ہاتھوں سے　　چھپائے جاتے ہیں خنجر مرے گلو کے لیے
خیال ہستی ناپائیدار دیکھ چکا　　چلا ہوں جوش میں پھر ساغر و سبو کے لیے
وہ ہاتھ کیا ہے جو پابند جیب و دامان ہو　　وہ پاؤں کیا جو نہ ہو تیری جستجو کے لیے
کہاں نہ زلف سے کچھ بھی مری پریشانی　　بنا ہزار زبان عرض مو بمو کے لیے
ملا ہے نطق زبان کو کہ پھر ذکر کرے　　زبان دہن کو ملی تیری گفتگو کے لیے
بنا ہے پھر نسیم بہار مرہم زخم　　سلیقہ ہی میں رگ گل ہے رفو کے لیے

بنا گیا ہمیں دیوانہ ایک شب وحشی
جنون ہے مشغلہ کسی شوخ تندخو کے لیے

نہ جفا تم کو نہ مجھ کو بھی وفا آتی ہے　　دیکھیں شرم سے کیسے روز چیرا آتی ہے

پھر سر گوشی پیدا ہو بلا آئی ہے
کہاں [illegible] پاس خبر کیا [illegible]

بیکسی باعث شرمندگی برگ ہوئی
گور کو بھی مرے لئے میں حیا آئی ہے

کھینچے ہے ناقہ لیلیٰ کو سوئے نجد کوئی
سارباں نالہ [illegible] کی صدا آئی ہے

سرو [illegible] باغ جگر [illegible]
[illegible] سوا آئی ہے

ہائے وہ گھر [illegible] خاموش [illegible]
اشک [illegible] گیا آگ لگا آئی ہے

[illegible] تصویر [illegible] آنکھوں
اشک خوں [illegible] کچھ [illegible] حنا آئی ہے

[illegible]
دل [illegible] لگا [illegible] ہوا آئی ہے

شعر [illegible] الفت دنیا [illegible] تا دم مرگ
زندگی یاد کسے بعد فنا آئی ہے

بیگانہ کہ ہو کوئی تو اپنا بنا لی
کیا [illegible] کیا لگا لی [illegible] اور کیا بنا لی

[illegible]
جہاں پر [illegible] کچھ سودا بنا لی

پھر خدا ہند و سر بازار گالیاں
عاشق کو راہ سے [illegible] اٹھا لی

[illegible] ہزار دل
[illegible] زلف [illegible] چلیا [illegible]

[illegible] کون [illegible]
سایہ [illegible] جہاں کو [illegible] اٹھا لی

محشر بپا [illegible] کیوں راہ [illegible]
والا [illegible] کے لئے کوئی پروا بنا لی

[illegible] دل [illegible]

[illegible]

[illegible] شکوہ [illegible] — کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے

ہم تری بات ناروا سمجھے — کوئی تجھ [illegible] کو کیا سمجھے

مرض الموت کو شفا سمجھے — درد کو جان کی دوا سمجھے

اس [illegible] کا مدعا سمجھے — دل بد خو تجھے خدا سمجھے

[illegible] پوچھے — [illegible] الٹا سمجھے

[illegible] جہان کی [illegible] — اپنے [illegible] تجھے خدا سمجھے

درد انگیز صوت کی آواز — دل شکستن کی ہم صدا سمجھے

[illegible] شکایت سے — کچھ بھی موقع نہ بات کا سمجھے

[illegible] اوٹھائی تیغ — وہ بھی جان سے خفا سمجھے

[illegible] کا وعدہ — ہم تری [illegible] جفا سمجھے

[illegible] دل — کیا تجھے آپ سے جدا سمجھے

[illegible] — کاش [illegible] لکھا ہوا سمجھے

[illegible] — کس کو [illegible] وفا سمجھے

دل ہی کی تاب نہ [illegible] | [illegible]

شعلۂ [illegible] گل ہی [illegible]

آج [illegible] سکو [illegible]

لطف صیاد سے ہم [illegible] بھول گئے
[illegible] بھول گئے

کیا ستایا [illegible] ہوش [illegible]
[illegible] بھول گئے

ایسے آنکھ خوشی میں [illegible]
[illegible] بھول گئے

پاؤں کیوں نہ [illegible]
[illegible] بھول گئے

یاد وحشت میں [illegible]
[illegible] بھول گئے

یاد آکے دن کیا [illegible] عدم والوں کی
[illegible] بھول گئے

وصل کی آس [illegible] نالوں [illegible]
[illegible] بھول گئے

یاد آیا کیسے نالوں [illegible] آیا
[illegible] بھول گئے

کوچۂ زلف میں [illegible]
[illegible] بھول گئے

سرو میں تیری [illegible]
[illegible] بھول گئے

شوق نظارہ [illegible] کیا کیا
[illegible] بھول گئے

کوئی [illegible] آرام کیا [illegible]
[illegible] بھول گئے

شوق قربان کی سنبل کی انکہ سے پڑتی ہی
دشمن دل سے ترے گیسو سے پرشکن ہونگی

نہ طبیعت میں مزا ہے نہ زبان میں کچھ لطف
شوق کلیہ بیت ہوئی ہم طرح دشمن ہوکے

کب ہے ترے ستم سے بت نادان خالی
نہیں حکمت سے مری درد کا درمان خالی

ہوتی نہ یوسف سے یکے گر زندان خالی
تیری شہرت نے کیا ہی کیا کنعان خالی

پھر بھی مقتل سے چلے لیکے وہ دامان خالی
کردئے سینکڑوں گردن سے گریبان خالی

خون افشان سینہ بسمل میں ہی پیکان خالی
رو دیا گہر کو مرے دیکھکے مہمان خالی

ہووے اشک سے دشمن کا نہ دامان خالی
دل بھر آیا جو ہوئی دیدہ گریان خالی

لذت زخم سے تہا شوق تپیدن کیا کیا
کردئے میں نے قیامت کی نمکدان خالی

چھوڑ دو مصحف رخ دیکھہ تو لو قسمت کا
کفر سے تم کہو فال سے قرآن خالی

زاہدونکو ہی مبارک رہے یہ فاقہ کشی
ساقیا دیکھہ سمجھا ہے یہ رمضان خالی

دل تو کہتا ہی کہ سینہ میں کسی کا ہی مقام
ہاتھہ کہتا ہے کہ کیا پہاڑوں گریبان خالی

رخ پہ جو کچھ ہے سو سرمہ سے کہ کل [illegible]
کب بات سے اپنی نہیں دشمن ایمان خالی

کہاں آیا تہا یہاں کہ [illegible]
[illegible] مسلمان خالی

[illegible]
[illegible] کو کی احسان خالی

جنبش لب [illegible]

کہیں جیب بھی ہوگی جب سینہ [illegible]

چھوڑوں دامن کو تری اپنی گلی کو [illegible]

مصحف رخ کی ہی تفسیر کتاب دل میں

تھا کبھی قیس کبھی میں تھا کبھی تھا فرہاد

عمر گذری کہ دل تنگ میں ہے تیرا خیال

ہے لگا بال پرواز میرا طائر روح

یاد [illegible]

[illegible]

وہ نکالا ہے جو ہو کام ہے انسان خالی

نہیں آیا تیری صورت سے تو قرآن خالی

نہ رہا ایک بھی دن کوچۂ جانان خالی

نہیں رہتا کبھی یوسف سے یہ زندان خالی

کہیں کر دی ہے قفس مرغ خوش الحان خالی

اوٹھ گیا افتخار استاد جہان سے شعلہ

کر گیا بلبل خوش لہجہ گلستان خالی

غیر سے آپ لگا بال گرفتار ہوے ہے

آپکی قد کو کہا سرو گنہگار ہوے ہے

تنگ سی مر گئے ہیں آپ طرحدار ہوے

ہم ہیں ہاں فقط آپکے گنہگار ہوے ہے

رو رو وعدہ ہوے [illegible]

سرخ آنکھوں [illegible]

لوگ کیوں نزع میں جب صورت دلدار ہوے

ہم ہی سولی پہ چڑھا [illegible]

[illegible] خاک [illegible] پہول کر [illegible]

آشیان [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم سے کس بات کو اس شوخ سے لڑائی آئے ہیں
آپ اپنا لیجیے بوسہ جو پھر بیزار ہوئے

ہم بھی ہاں دریا محبت میں ہی شمشیر کے کہا
ہاں ایک ہی ہاتھ میں اس پار ہی اور پار ہوئے

دیر و کعبہ میں پھرے شیخ و برہمن اکثر
دام تزویر کے یہ سبحہ و زنار ہوئے

رتبہ لیلیٰ نہیں پایا کسی نے [illegible]
نشتر کہنہ کا جو سایہ ہم تیری رفتار ہوئے

جان سے اپنے گئے اسیر نے آشنا ہو کے
دل نہ پھنسا اپنے کو گیسو سے گرفتار ہوئے

زندگی اور اجل میں کبھی جھگڑا ہوگا
آپ اگر ہم سخن ہی وہ رفتار ہوئے

شکر کس فکر میں خاموش ہو دو دن کے لئے
زندگی چشمہ ہے کیا جس سے کہ بیزار ہوئے

ہم دیتا ہے داغ شب غم بغل میں ہے
جنت میں بھی گیا ہے جہنم بغل میں

کیا کیا شب وصال وہ ہمدم بغل میں تھے
کچھ بھی ہی جانتے ہے جو عالم بغل میں

نظارہ کرتے ہیں [illegible] سر سے پاؤں تک
دل ہے کہ آئینہ قد آدم بغل میں

ہم مر گئے ہی چلے نہ رقیبوں کی رشک سے
دیکھا ہے جو کوئی تو اک عالم بغل میں

پالا ہے ساتھ آپ کے آغوش ناز میں
کہتا ہے کون کہ یہ خوش ہم بغل میں

نادان [illegible] ہیں زور آزمایان
پہلو میں دل ہے یا کوئی رستم بغل میں

[illegible]
[illegible] ہے سو ہی الفت ہاں ہم بغل میں

پر کیون اوس کو کہی ہے دوسری تشبیہ جگر
اپنا ہی دل ہے ایک ورق گم شدہ

اوراق دل پہ صفحہ جدا ہے ہر ایک رقم
لکھی کتاب عشق کی ہر حرف دل ...

پھر دیکھیے دیکھا تو کچھ دل پہ جوش ہے
اے شعلہ کوئی اور بھی ہے ہم نے غزل ...

دل سے وحشت کی آرزو نکلی
زلف خود سر کی سر سے لو نکلی

تلخی مرگ کا مزا مت پوچھ
زہر کی گھونٹ تا گلو نکلی

اپنے دل ہی پہ رشک آتا ہے
آنکھ کی نگہ دشمن عدو نکلی

تاب کیا عکس روئے زیبا کی
آئینہ رخ سے جیکے روبرو نکلی

اوس گل حسن پیرہن پہ مرے
جسکا دامن نسیم چھو نکلی

سب گئی ہوش و صبر و تاب و تواں
حسرت دید ایک تو نکلی

رات آنکھی گئے ہیں کچھ آنسو
اشک کیچھ کر آبرو نکلی

حسرتیں جو دہی ہیں دم باقی
حسرت دل کی ایک خو نکلی

اور حسرت طلب ہے وصال کے بعد
دل سے کیچھ ہی تیری جستجو نکلی

ہو چکا شعر کا یہ پائے اوس
شعلہ پہ تیری ہاسے ہو نکلی

خدا کے واسطے نالو نہیں ہے شمع تو نقصان مجھے
چھپا نہ پھرتا ہے مرگ کہتا ہے میرا امتحان مجھے

الٹے ہیں پی کی اے جیب و سنان مجھے
نہ لوں مژگان و کہا کروں ہی پلکیں چکیان مجھے

پھٹا پھرتا ہے جوبن اچھا دامن مجھ کا
تماجوش مستی ہے نہ یون اگر یبان مجھے

سمندر کیا ہے یہاں طوفان ہے بہہ تو نین انکھ
اگر آنسو کو ٹک ٹھہنے دیجے دریا روان مجھے

ہیں وحشی ہون لیلی کہہ ہی ہی مجھے ہنر پیدا اگر
لو حضرت مرگیا مجنون ہی ابھی شہریان مجھے

خموشی ہی کیا پروانگی کر دی محبت کو
لگا کہنے ہے شمع کی منہ میں زبان مجھے

دکھا دل سینہ پر زخم اپنا طفل چمن
محجنی اسی محجلی ہی یہ جو تحفہ بوستان مجھے

چو لکھا کر ایک شعر مشعلہ نے دیوان کا صاحبہا
زمین شعر کو اونچی کہ ساتون آسمان بخشے

شمشیر گھائل ناش پھر زخم ملاحت ہوئی
پھر سے ناخن سے کی لیکے او ہی لذت ہوئی

خوش جمالی ہے کیا او ہی ہمت ہوئی
گر اجل ہیں ہی تمہاری ہی ہی عادت ہوئی

[illegible] داکا لو ہوا صاحب ہم
اے شب ہجر تو ہی کاش قیامت ہوئی

خون بہا لینے کو آیا حشر میں دیہو کھو
گر قیامت ہی تمہارے قد و قامت ہوئی

نہ تھا نہ ہو دیر جہاں الفت نے اچھا ہی ہوا
[illegible] وحشت ہوئی

حسرت [illegible] میں مر لیکن [illegible] ہوا
[illegible] آنکھوں [illegible]

ق

تو جوانی میں خدا مرد کسی کو نہ کیا | پیر دلی ہے وقت کہ فرصت کی ہوئی
دوست احباب ہوئے جمع یگانہ آئے | اونکو آنے میں یہاں کس سے خجالت ہوئی
شعلہ خستگی کا اوسکا نام ہی تھا | لائے تشریف تو سب ہی پہ عنایت ہوئی
یوں اگر سیر [illegible] کریا کوئی [illegible] | عاشقی تو یہ نہیں تھی جو ندامت ہوئی
دوستی کا تو ہے یہ فرض سو ہم کہہ دیں | اور یہ کہتے ہی تو کیا ہم سے شکایت ہوئی
ایک اور یہ کہ وہ ہرگز نہیں اس شکل سے یہاں | مفت بیٹھا ہو دوالیں یہ جو جتنی ہوئی
منتظر کس کے ہو اٹھو بھی اور [illegible] | اب اسے وہ اگر اونکو محبت ہوئی

وہ بچھو اسے [illegible] گوشہ دامن [illegible]
ہاتھ کو چاک گریبان سے جو فرصت ہوئی

تم نے روز بیوفائی کی | دوستی تم نے خدائی کی
ہاتھ نے جیب تک رسائی کی | ضعف نے طاقت آزمائی کی
اب یہ عہد اکیوں وفا [illegible] | بات جالی ہے جبہ سائی کی
[illegible] وہ [illegible] | کوئی صورت نہیں صفائی کی
[illegible] | [illegible]

آپ اپنی وگرنہ ہیر وصال
اپنا او نثار [illegible] جنون
سمجھے [illegible] صبح ہو گئیں ظاہر
نہ سہی آپ اچھے ہم ہی سہی
تہ میں [illegible] نوک کی کیا کیا

[illegible] آشنائی کی
[illegible] بے وفائی کی
[illegible] جدائی کی
[illegible] الٰہی کی
[illegible] کیا صفائی کی

شعلہ ہے مہ کا شیشہ [illegible]
ایسے تیری وضع پارسائی کی

روشنی کافور ہے ظلمت کدہ ویرانہ ہے
بلبل دل اپنا اوس گلزار پر دیوانہ ہے
خفتگان خاک کیسی یاس ہے ہو کر نہ اوٹھے
اوس جہان ننگ میں [illegible]
جو نہ سمجھے حشر تک وہ [illegible]
وہ ملک کو ہے [illegible] دیکھا یا الٰہی خیر ہو
حشر میں [illegible] کیا [illegible] کوئی [illegible]
[illegible]

گویا خال چہرہ رنگی چراغ خانہ ہے
گلشن ہستی جہان کا سبزہ بیگانہ ہے
صور اسرافیل ہی کیا نعرہ مستانہ ہے
سر تقدیر [illegible] دانہ دانہ ہے
جسکو سنکر نیند آئے وہ مرا افسانہ ہے
دست ساقی میں ہماری عمر کا پیمانہ ہے
کیا کہا ہے گیا [illegible] دیوانہ ہے
[illegible] مرا اک افسانہ ہے

تا مجھ میں ... [illegible] | دل کو ... [illegible]

او ... [illegible] ... سیکڑوں

[illegible]

حیرت نما تجلی ... [illegible] ... یار کی | [illegible] ... ہے آفتاب ... [illegible] کی

بے پردہ جلوہ ہے مری چشم یار کی | [illegible] ... چھپا نہیں ... مزار کی

[illegible] ... یار کی | [illegible]

[illegible] | [illegible] ... امیدوار کی

[illegible] | [illegible] ... گریبان ... [illegible] کی

[illegible] | [illegible]

[illegible] | او ... [illegible] کی

[illegible] | [illegible] کی

[illegible] | [illegible] کی

[illegible] | [illegible]

بیدل ہوں شعلہ ... ہوں میں اوسکی نگاہ کا ... [illegible]

ملتی نہیں ... [illegible] ... شہسوار کی

داغ جل جل کے بہا لاتے ہین مجھے
رشک ہم نفس کی رولاتے ہین مجھے

لاغری لطف فنا دیتی ہے
لوگ پہرون نہین پاتے ہین مجھے

جب قدم رکھتے ہو بالا نکرو ن
پلکہ کر غیر اوٹھاتے ہین مجھے

سہہ پائی ہین بچا کر ظلم ستم
ٹھوکرون سے وہ جلاتے ہین مجھے

سب سمجھتا ہون رقیبونکے بگاڑ
آپ ناحق کو بناتے ہین مجھے

کبھی باتون سے کبھی پانو سے
کہیلتے ہین کہ مٹاتے ہین مجھے

حال دل کہیے تو کس سے کہیے
سنکے لاکھون وہ سناتے ہین مجھے

کیون ابھی آپ ہین گرم خرام
اہل محشر تو جگاتے ہین مجھے

غیر کے ہاتھ سے پیتے ہین وہ جام
زہر پہر پہر کے پلاتے ہین مجھے

دل یہ کہتا ہے کہ تب دیکھی جھلک
آپ پہر کس سے چھپاتے ہین مجھے

شعلہ کرسکتے ہین کیا دیدۂ تر
دل لگی ہے جو جلاتے ہین مجھے

یہ وہم کیا ہے زمانہ جو انقلاب مین ہے
ضرور زیر زمین کوئی اضطراب مین ہے

خیال کچھ دل سوزان مین ہے جو تم کو
نمک نہین ہے تو پھر کیا مزا کباب مین ہے

چھپا ہے وہ اسما کی چلمن مین شوخی ...
کہلی کہیلی ہے ... شوخی شرم سے حجاب مین ہے

ابھی تو کھلی ہے بدخواہ کی غلطی — بھری ہوئی کوئی دم کی ہوا حباب میں ہے

یہ کون بال کھلائے آ رہا ہے تربت پر — دھواں چراغ لحد کا جو پیچ و تاب میں ہے

وہ پڑھ کے سجدہ خدا کو کہ سوئی ہیں کچھ الہی — جواب خط کا مرے نامہ کو جواب میں ہے

گناہ کیجئے سے گذشتہ قیامت ہو ہی گئی — ہنوز میرا وفور [illegible] مرے حساب میں ہے

کہاں کا حشر قیامت کہ پھر اٹھو نہ کبھی — شہید دو عارض تاباں ابھی آفتاب میں ہے

شب فراق کی بیداریوں میں جان گئی — ہنوز آنکھ کھلی آرزو ہے خواب میں ہے

ہوا کچھ ایسا ہجوم نگاہ عارض پر — گمان ہے سب کو کہ چہرہ نقاب میں ہے

سبک مزاج تو بیشتر سے آشنا ہی نہیں — دکھا دو سرمہ کہاں دیدۂ حباب میں ہے

الہی خیر ہو فتنہ کہیں نہ چونک اٹھے — میں بوسہ لیتا ہوں آنکھوں کا وہ خواب میں ہے

غضب کا جوش ہے طوفان جیحون اوپر بھی — بلا کا زور تری عالم شباب میں ہے

ہمیشہ سر پہ سفر ہے سوار اے تسلیم
جو ایک پاؤں زمیں پر تو اک رکاب میں ہے

تو ڈھونڈھ جفا کار نے تربت میری — لوٹ کر دل میں بھری یاد ہی حسرت میری

بعد قتل خبر لی نہ پلا حسرت میری — [illegible]

زلف لیلی کی [illegible] میری — [illegible]

[illegible] ہوں [illegible] کیا کیا [illegible]
تیری وحدت سے ہی پیدا ہی کثرت میری

اہل محشر سے الگ کیوں ہی [illegible]
اسکی ٹھوکر پہ ہی موقوف قیامت میری

آئینہ خانہ ہوا شوق میں حیرت [illegible]
تیری صورت میں نظر آتی ہے صورت میری

مثل بلبل نہیں سرگوشی گل سے مطلب
مثل تصویر خموشی ہے فصاحت میری

سجدہ پا سے [illegible] تو خدا ہی [illegible]
ناز کرتی ہے کہتا ہوں پہ اطاعت میری

[illegible] ہو گئی [illegible]
ضعف کہتا ہے کہ اب دیکھو طاقت میری

طالب بوسہ کے اقرار پہ [illegible]
جسقدر سہل ہوی بڑھ گئی وقعت میری

[illegible]
لخت دل رو کیا کرتے ہیں [illegible] میری

[illegible]
باتوں باتوں میں پلٹی جاتی ہے [illegible] میری

وہ میں آوارہ ہوں [illegible] لیلی [illegible]
ڈھونڈھتی مجکو ہی وحشت [illegible] میری

[illegible]
ایسی وحشت تک ہی فقط [illegible] میری

[illegible]
[illegible] گھر سے [illegible]

سخت جانی [illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] رو [illegible] میری

[illegible]
ایسے دم مرگ زیادہ [illegible] میری

کیا کہوں مشغلہ ہے [illegible]
کس سے سنبھلی [illegible]

بزم میں ہلچل پڑی وہ جو نقاب اٹھا انکو
اشک کے [illegible] خون ناب انکو
رات دن رخ کھولے ہوئے وہ جو نقاب انکو
[illegible]
[illegible]
[illegible] خیال ابرو [illegible]
حسرت و امید میں خون ہے سوال
[illegible] لعل [illegible]
دیکھو عکس رخ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
دور سے [illegible]
کوئی کہہ دی [illegible]

[illegible]
[illegible] دل میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھیے کیا ہو [illegible]
صبح [illegible] خون [illegible] انکو
آئینہ [illegible] انکو
[illegible] خانہ خراب [illegible]
[illegible] طوفان [illegible] انکو
کیوں ہوا [illegible]
[illegible]

سنگ کیون ہین نالۂ بلبل طبع پیر وہ دار ہون | زندگی کیون ہین بیری صورت سی حجاب اسکو

شعلہ ہم ہی آہ ہیں پر تیرے ہیں جھانکتی ہے جو برق
رونے ہم ہی بیٹھے ہین گر سحاب اسکو ہے

گوشۂ دل میں خیال نے نقاب اسکو ہے | ذرہ کی خلوتسرا میں آفتاب اسکو ہے
گو ہیں کون عاشق پر اضطراب اسکو ہے | اس نئی بستی میں ہی کچھ انقلاب اسکو ہے
ہین ہنگام سحر وہ نے نقاب اسکو ہے | دھوپ سے پہلے مرے گھر آفتاب اسکو ہے
بیخودی چھاگئی ساقی بے حجاب اسکو ہے | نشہ سے بدبے مری انکھوں میں خواب اسکو ہے
منظر کیا وہان تو پر رخ پر نقاب اسکو ہے | سو رہو گے شوق میں اگر انکھوں میں خواب اسکو ہے
وہ جو ہے ساقی اگر جام شراب اسکو ہے | اٹھو ہاتون ہاتھ ہم تک آفتاب اسکو ہے
رخنہ بیدی ہو گیا ہین سینہ صد چاک کی | دل میں در پردہ وہ شوخ بے نقاب اسکو ہے
چھا گئی ہے کیون عروسان چمن پر بیخودی | چپ ہے بلبل دیدہ نرگس میں خواب اسکو ہے
شوق کہ ہم ہی اپنے دل میں تر بتر چھپا | زخم گئے وہ تجھی رو چھپا [illegible] اسکو ہے
نالہ سینہ سے نکل آیا وہ دل توڑ کر | آج پہلو سے [illegible] حجاب اسکو ہے
[illegible] | [illegible] اسکو ہے

ساقی [illegible] آیا [illegible]

مثنوی ... [illegible]

رہو گے پھر تو یہ رخ کب تلک چھپا ہوے — [illegible] پیدا [illegible] کو خدا [illegible]

پھر یکی باد صبا ہر کسی اوڑا ہی ہو — کہ [illegible] بھی [illegible] ہو

خودی میں آؤ کہ عاشق بے خودی حالی — [illegible] سے دامن [illegible] ہو

مگر تو ہی تو ہی دی [illegible] مری گناہوں [illegible] — ترا کرم ہے مگر [illegible] ہو

نگاہ کی طرح چھپکے سے نکلے جاتی ہو — کہیں تو چین نہیں آنکھ میں [illegible] ہو

پھر اونکو حشر کا کیا ڈر جو ہیں زمانہ میں — تمہاری طاقت دیدار آزما ہو

تمہاری یاد میں بھی دیتے ہیں لاکھوں داغ — اس ایک غنچہ سے کیا کیا ہیں گل کھلا ہو

عدو کے آتے ہی کیا بات جی میں ٹھہر گئی — اوٹھا ہے جالی میں جو [illegible] ہو

نہیں کہو کہ ستم کا نہیں سلیقہ تمہیں — یہ ناز و غمزہ میں کیسے کہو سکھا ہو

تمہاری جنبش دامن پہ جب تلک ہو گی — اوٹھینگے حشر میں کیا خاک [illegible] ہو

جگر کو دیکھ لوں سینہ میں دل کو [illegible] — [illegible] سے [illegible] ہو

چھپا ہوا زمانہ میں رنگ پایا [illegible] — ہر ایک نقش میں اک پا [illegible] ہو

نگر جو [illegible] کسی شہید کا ہاتھ — خدا کی واسطے دامن ذرا اوٹھا ہو

شب فراق سے محشر کو نسبت — [illegible] ہو

لگا کر ہاتھ جب عدو سے شانہ کی باتیں
نہ ایسی کچھ خطر ہے گرہ کی ہو سکا

ہٹا لیا ہے گریبان کو چاک سینہ سے
کسی کا ہو وہ پیرہن پردہ شرا و نبا ہوئے

نہ شب جو کر سکے کیا کیا ایک گل
[illegible] زخم کی [illegible] تیری رولا ہو

پری بنا ہو حور ہو غلمان ہو حسن ماہ ہو
نشان کیا ہم ہو شہنشاہ ہوا

ہمارا تجربہ ہے اے شعلہ آتش بدکال
قلم کی چال سے چلتے ہیں سر جھکا ہوئے

فغان کا طرز جو رنگینی سخن میں ہے
چھپی ہوئی مری فریاد ہر سخن میں ہے

گلوں کا چاک گریبان نہ کیوں چمن میں ہے
مرا جنون ہے کہ خود رفتگی وطن میں ہے

الٰہی فرق نہ داغ تو کہن میں ہے
چمن کا پھول اثر کبھی اس چمن میں ہے

اٹھو اٹھو کہ صدا جب ہر ایک سخن میں ہے
تو کیوں نہ حشر کا ہنگامہ انجمن میں ہے

فنا کے واسطے آرائش بدن میں ہے
حباب کھیلے کہ کیا خاک پیرہن میں ہے

دل اسیر تیری گیسوون سے کیا سلجھے
جو بال بال میں الجھی شکن شکن میں ہے

رہیں ادا سے گی سر پر مری گرانجانی
یہ بوجھ وہ ہے کہ دنیا ہے ہر بدن میں ہے

عدو کی بزم میں ہے چاک پیرہن گریبان معلوم
اثر ذرا بھی اگر آہ شعلہ زن میں ہے

لگا کے ہاتھ بالیوں سے
تیغ کوئی دست تیغ زن میں ہے

جو کہ کبھی طرف اور کبھی ہے انکو انتظار — خشم شکر ہے انتظار ملک و مال
پھری ہے گو میں وحشت تو پاؤں پہلا — جنوں بھی ہاتھ لپٹا سی ہے جوں
اسیر دام محبت کا تلف ہے — قفس میں ہم ہے او بال و پر

کچھ اور بیشتر ہی مضمون ہے شعر لکھے شعلہ
ذرا نگاہ کی آتش شوخی سخن میں ہے

نگاہ چہرہ پہ دل زلف پُر شکن میں ہے — قفس کا رستہ بھی کھلا ہوا چمن میں ہے
کھلونگی ایک سی رنگت مرے چمن میں ہے — مٹا دوں فرق جو داغ اور کفن میں ہے
وہ ذکر وحدت باقی ہے کہ جس سخن میں ہے — مثال رشتۂ تسبیح سود ہر اک برہمن میں ہے
مرا ہے نام ہر اک شعر و ہر اک فن میں ہے — غم فراق ذرا لو جو بدن میں ہے
دکھاؤں سا شیشہ اک [illegible] — مٹا دوں شمع کو خلوت جو انجمن میں ہے
چلی ہے او بخیا حسرت وصال کیا [illegible] — گلے سے کوئی آ لپٹا ہوا کفن میں ہے
خیال ہے ہم دل میں [illegible] — کہ جیسے بت کوئی آغوش برہمن میں ہے
ہم ہی انکو آئینہ میں دکھایا [illegible] — ذرا لو دیر ایک ہی [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

ہم ایسے دل [illegible] جیسے دل [illegible] | اثر ایسے جان [illegible] جیسے جان بدن

ادھی [illegible] نام [illegible] ایسے [illegible]

زبان [illegible] اور زبان [illegible]

میرے [illegible] میں جو وہ کاکل کتر کر پھینک دے | گر [illegible] صبا سنبل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] اک [illegible] | [illegible] بلبل چمن میں گل کتر کتر کے پھینک دی

ایسے [illegible] | جو رنگ گل سے پر بلبل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] | شمع کا گلگیر جیسے گل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] جیسا [illegible] | ایسا اک نعل ستم دلدل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] | [illegible] اک [illegible] پر [illegible] کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] | تو اگر میری زبان [illegible] کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] زبان معترض [illegible] | شوخی [illegible] گل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] خاموشی [illegible] | [illegible] کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] الف [illegible] | [illegible] کاکل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] | جس طرح کوئی پر بلبل کتر کتر کے پھینک دی

[illegible] | [illegible] چمن میں گل کتر کتر کے پھینک دی

کس سے پامال کہاں جا کے جدا ہوا
اور مری خاک سے دامن کی جدا ہوا

ایک وہ جس کی ہزاروں میں ستم ہوا
ایک میں لاکھ مری جان کو کیا ہوا

اور یہ واسطے درباں کو بٹھایا ہوا
ہیں رکھی میں فرشتوں کی ہے آئی ہوا

آگے آنسو جنازہ کے اٹھایا ہوا
دیکھتا جا مجھے ہے پہر سے کے جاتا ہوا

کیا ہی ساماں ہے اک شمع و دیدہ
کچھ مرے بالیں میں جشن ہے نہ ہوا

پا گئے ہم بھی نہ شمشیر بلا دو آنکھیں
نہ سہی آپ مری جگہ کی چھوڑا ہوا

میرے نالوں نے کیا غیر نے جب ہاتھ کو
سچ ہے ہوئی ہیں جگر کی آگ لگا ہوا

دست رنگیں مرے سینہ پہ جو سر رکھا
او لگی آگ ہاتھوں سے بجھایا ہوا

دو اجازت مجھے رونے کی تو طوفان آئے
دیدہ تر میں سمندر کے بہایا ہوا

حال دل سن کے وہ کہتے ہیں بگڑ کر مجھ سے
ہیں آپ آئی ہیں بالوں کے بنایا ہوا

یہ چلا یار کہ سر پہ کہاں کا شعلہ
دیکھا نہیں جنازہ کے او اٹھایا ہوا

او پھر تو بہا دل میں سے ہاتھ پہ دیکھو جو جگر
کس آہ سینہ میں لگی ہے دود سینہ میں ہی

نکلا او اٹھالی تو پھر آیا جو پھر کو دیکھا ہیں
وہ جفا کی شمشیر کہاں ہی ہے کہ شاید ہے

ہیں ہی کچھ کچھ دل عشق آ اسیر ہوا ہی گئے
ہے کہا شاید وہ جو ہالو کہا

اب ہم اٹھالین ہاتھ اس ہستی سے کہا ہم کو یہی ہے ادہرا

ہوچہری رفتا سے کی بہر کہتے اونچون کہ ملک پرشکی

پر ہونی ہی اپنی سمع پا ہی کی جو کچھ ہی ہو حلی لو دیکھو

یہہ تو کچھ بیان کی روشنی تہی ہاتھ میں یا لو سحر بہار کو

کہان کا مختصر ہی صورت کسکا بیان کسی کو خبر ہوئی

ہی الہی یہہ خبر کندہ ی کہ ان ہونگے کر سحر

نہین ہوائی شعلہ بار سے خالی کہین کوچا اپنی سے کلام

چہوڑ دل کو پہلو میں وہ ہوتا ہون لو پایا دو دو پہر کہین

جان دیتا ہے چھوڑ دل لگی کی
رونا اک بات ہے ہنسی کی

دیکھیں تک لگی کی جتی کی
پھر اونکو لاف ہے چھری کی

مجھ سے نہیں ہی اسکی بات پہ ہوئی
سنتا نہیں بیان کوئی کسی کی

زخم کو لاتا ہے وہ نمکدان
دیکھو کہیں بات ہو ہے بسکی

و فرع واعظ کو ہم لو جنت
الحمد تو ہے بنصفی کی

اسکا کریگی بدعا نباہ
ہے شعلہ سے جو مہر بکی

گر مصحفی سخن ان میں ابرو
تیغی لگا لگی تیغ جی کی

شعلہ جب تک کہ آتش تو ہی ہے

ہوئی ہے رحم قدر آدمی کی

پیا اک گیا تو ہو کچھ حقا سے دل میں ہی

اوتو ہا اپنے دو شعر یا اسے وہی

یہ اچھا ہے جو ہم نالو سے تجھکو
سنا ہے دل کا کیا سنا سے تو ہی کیا

عدو سے کہتے ہیں کیا بات پھر کہو تو
نکالی آپ نے پھر کیا تھا منہ سے تو ہی کیا

وصال میں تیری انداز کیا کہوں تجھے
وہ کس طرح سے کہ پھر وفا سے تو ہی کیا

یہ بات جانے وہ کسی پھری ہر بار کہ
بتو ہماری ہی پھر خدا سے تو ہی کیا

سٹری کسی کی کہا اور کسی نے دیوانہ
تمہارے واسطے کیا کیا سنا سے تو ہی کیا

خدا کے واسطے دامن ہاتھ سے جھٹکو
یہ کس سے وعدہ ہے جلدی کا اٹھو تو

جو ابن ... تاج تو آئے دو ...
بھلا یہ دیکھیو ... میں کیا اس سے تو ہی

حسرت زخم سے پھر بھی ہوا دل خالی
گر چلا لاکھ نمکدان تیر البسمل خالی

کر کے پہلو کو چلا شوخ شمائل خالی
کیوں نہ حسرت میں کروں گھر کس طرح دل خالی

ہم سے رخصت جان ہوگی ہیں جلدی آ
پہلی روح سے گئی تھی ہے محفل خالی

بوسہ گال کے وعدے پہ لیا تم نے
پہاڑ میں ... کیا لیکے کروں دل خالی

تیری درگاہ سے محروم نہیں کوئی
تیرے در دار ... پھر یا ... خالی

او کی ... تو منہ کو دل ...
کب ہوا تیشہ ... میں داخل خالی

مہر قربان تمہارے نگہہ کرکے
چاند سے رخ ... کی ... خالی

آہ رزون کو اثر اپنا کبھی پیدا نہ ہوا
مر گیا پر نہ تمنا سے ہوا دل خالی

جا نہ ہا سے نہ کوئی آیا ہی تیمارہ قریب
ہو سکے جا سے نہیں جو نالو تکیا دل خالی

ہر نفس آہ و شعلہ لب پہ تیرے ذکر میں ہا
صورت دانہ تسبیح ہوا دل خالی

اسکو کیا رونے گذرانا نہیں آسان اونکا
دل کیا ہا تھا یہان رو رو کے بمشکل خالی

یاد تیری ہے تیرا ذکر ہے تصور تیرا
مشغلے سے کبھی رہتے نہیں غافل خالی

ہو نفس رنج کدورت سے گہرے پہ ہو
کرنے دو شیشہ ساعت کی طرح دل خالی

جسم سے فرقت جان کو بہی تھی بات نہیں
ایسے لاکھون کے اس لیلی کی محمل خالی

پہوٹ کر ہستی کی ظرف پہ کیا کیا رویا
نظر آیا جو حباب لب ساحل خالی

شاہد حسن ہوا عین تقابل میرا
نہ رہے جلوہ سی ہیں پردہ حائل خالی

ہا پے اندھیرے ہیں غیر جلا ہیں کو سے
حکم ہوتے نہیں کہ شمع سے محفل خالی

تپش دل نے تہ تیغ نہ تڑپنے دیا
مجھ پہ سو بار پڑا خنجر قاتل خالی

کام کیا آئینگے ہر دست و زبان اے مشغول
کہا کیا کرتا ہے بیٹھا ہوا غافل خالی

جنون کا سلسلہ در پردہ نکلا حسن پنہان سے
حجاب یار رسوا ہو کر ہے چاک گریبان سے

چلے ہیں یا الٰہی پہر وہ گرد ون گردان سے
تیری وحشی کا ہی کہ ہر اگیا تنگی میدان سے

دل و جان دیکے لیا ہے چشم گریان کا — [illegible] حال اپنا [illegible]

بچھونا اسکا ہے خون کشتگان ناز دامان — چہار دیکہا ہے [illegible] کی بیدادان

سحر اوٹھی ہی اوسکی ہو گئی چاک گریبان — سر داغ جگر ہم خواب ہے خورشید تابان

جلا سارا بدن اے شمع یان سوزش جگر سی — لگی ہے آگ اس گہر میں چراغ زیر دامان

سیہ خانہ ہو کب روشن طلوع مہر تابان — سحر بیہودہ ہے دست و گریبان شام ہجران

جنون نے بے سر و سامان نہ رکہا ہاتھ اوپر — کفن کی کام آیا جو بچا کپڑا گریبان

نظر کا شرمسار ہیں رخ پر کوی پوچھ — شرمندہ نظارہ کی دشوار ہو چشم حیران

عدم والونکو بھی دکھلاینگے جینے کی کیفیت — بچا کر کوئی دن کی زندگی گہر لیکے ہیں یہان

نظر پہنچی کہ وہ یہ خدا اب خط نکل آیا — کسی [illegible] کو کبھی اونچا نہیں رکہتے ہیں قران

رہا عیش وصال یار یہان حسرت ہی جینے — ملا ہے مجکو لطف زندگی مرنیکو ارمان

تصویر ہو وہ ہاتھ چشم پر تصویر کہیں سی — نمایان ہے عجب کلک بے تصویر مژگان

نہیں کھلتا ہوا کیا وحشت دشت [illegible] — نکالا کہینچ لگا عاشق کا تنگی گریبان

علاوہ ہے یہ کہ خوف خون بہا ہے [illegible] — گریبان پا کدامن تنگ [illegible]

سوا حسن آتا ہے کوئی اور دیدہ مجنون — تماشا نقش پا ہے ناقہ لیلی بیابان

مثال او [illegible] گل چھوٹی نہ ہم سی الفت گلشن — ہوا اسیر [illegible] پابند [illegible] گلشن آئی

جدا الفت تو اے انشا بھی شیریں کلامی تھی مگر
دم تقریر خط کیا کیا فصاحت نامہ بر سے تھی
خدا کیواسطے اب چاک سینہ کی اجازت دو
اوٹھا لے دست رحمت سے نظر کر اپنی بخشش کی
وہ خنجر لیکے آئے اور میان میں اوٹھ کے رکھ گیا
تغیر و جفا مہ کیتوں سے کیا کی تاثیر اولٹی ہے
اٹھا لو آرزو کی لاش کہکر دوش پر مالک
تغافل اسقدر کیا کوئی شان دلربائی ہے

ہو رہے ہیں ستم یہی کیسے شوخ نگاران
ورق سادہ ہی رہتا ہے دیکھ کیا لکھیں تحریر
دل وحشت زدہ گھبرا گیا تنگی میدان سے
دبا جاتا ہوں میں زندہ ہی میں بار عصیان سے
رقابت کچھ زیادہ تر گران ہے تیغ جانان سے
محبت ہو گئی گھر کی طرح یوسف کو زندان سے
کفن دو حسرت مردہ کو عاشق کے گریبان سے
نہیں کچھ فایدہ ہی ہے مری بینائی جانان سے

کھلا جاتا ہے راز عشق کیا کرتے ہو اے انشا
ادھر دیکھو تو رونے کی قسم چشم گریان سے

جب یہ چشم عنایت کیسی
خوب کہہ لیجئے ہم سے جب میں
تیر خنجر سے ذرا کام تو لو
طور سرچشمہ سے تو بیٹھے جلوہ فگن
جو رکوانا ہے قیامت قد سے

یہ اشارت یہ کنایت کیسی
شکر کی جا ہے شکایت کیسی
چشم و ابرو کی حمایت کیسی
بات سچ ہو تو روایت کیسی
ان بتوں کی ہے ولایت کیسی

قتل ناحق سے لو قتولی چھپیں
خوں رہے حق میں رعایت کیسی

جو ہوئی ہیں کرم سبکے ہیں
پھر گئی چشم عنایت کیسی

سن تو لو میری شب ہجر کی بات
قصہ کیسا ہے حکایت کیسی

اشک آتا ہی نہیں آنکھوں میں
گھر گیا دل میں سرایت کیسی

مصحف رخ پہ نکل آیا خط
پھر گئی اور یہ آیت کیسی

پھر کھلی چاہئیں آنکھیں آخر
حسرت مرگ نہایت کیسی

حضرت ناصح لو ہیں رہنے دو
دل نہ سمجھے کی ہدایت کیسی

نہ کہوں میں تو تمہارا کیا ذکر
نہ سنو تم تو شکایت کیسی

وعدہ اک وقت کا کر جاؤ لگا
ابتدا اور نہایت کیسی

شعلہ کیوں کر نہ ہو تکمیر تکمیری
دل کے وسعت میں کفایت کیسی

ٹھیٹے او ٹھیٹے خیال نوک مژگان چاہئے
کس وقت لینے کو ہر پہلو میں پیکان چاہئے

دل کو پہلو میں ہی کچھ وحشت کا سامان چاہئے
سینہ کے اندر ہی چھوٹا سا بیابان چاہئے

وصف دست و پا میں ذکر قید جانان چاہئے
مصرعہ موزون کا ہر اک لفظ چسپان چاہئے

عاشقوں کو کیا خیال کفر و ایمان چاہئے
بت بنا چکے لئے اک مسلمان چاہئے

صرف جانی کے لیے اک باغ حیران چاہیے
عمر سا کٹنا ہے مشکل تیغ کہ آسمان چاہیے

تم کو سیلو ہن ہلیاؤن بیچ سے پیشتر
دیکھا او سے ہی بیچ سے پہلے کوئی دربان چاہیے

خود بخود سے گے دیکھ لینا تم تو تکلو دیہو مد
حشر میں ملنے کا کسکو عہد و پیمان چاہیے

ہے یہی دیدار یاری ہے عدو سے بے حجاب
آنکھ میں کوئی لگا ہو تو لگا نگہبان چاہیے

باعث آسودگی ہے خانہ ویرانی مری
دیر ہی جب گھر ہے سب میں پھر کسکو دربان چاہیے

ہر نفس چلنا ضرور ہے کاروان روح کو
ہر گھڑی قتل ہے ہر سو بیان اب پھر ایمان چاہیے

بت پرستی جب تلک ہو تب تلک ہو زندگی
صورت زنار گردن میں رگ جان چاہیے

ہر جلوہ پردہ پردہ آئینہ خانہ سے
دیدۂ بینا تری صورت پہ حیران چاہیے

تیغ کیسا گر کیسا نوح کی کشتی کہاں
ایک نہ ایک پہر روز میرے سر پہ طوفان چاہیے

بوسہ لب کیوں نہ وقت قتل ہو لازم فدا
پھر اسکے خم سے پیالے نمکدان چاہیے

تا سخن سنجی میں بھی شعلہ ہیں مضمون گرم
کچھ لگی ہو ہونٹوں سے اور آہ سوزان چاہیے

اس سے عادت ہی جنون طوف بیابان چاہیے
ہاتھ میں رومال ہے ... گریبان چاہیے

آنکھ لگتی ہی خیال زلف پریشان چاہیے
[illegible]

خط ہی نہ ... صحرا بیابان چاہیے
کچھ نہ کچھ ملنا ہوا صورت سے ... چاہیے

غلط ... انشا ... شعر ... ارمان چاہیے
کوئی اور ... شعلہ کا ... سامان چاہیے

رنگ لایا ہے دوپٹا لالہ ... وحشیان
داغ ہم ... چاک گریبان چاہیے

آپ ناحق کیوں بناتے ہیں اسیر ...
کون کہتا ہے ... بیابان چاہیے

حسرت ... مژگان کی ...
آنکھ ... دل چاہیے ... ارمان چاہیے

کبھی آیا ہے ... آئی ہے اجل
بے وفا کوئی تو وعدہ ... پشیمان چاہیے

پھر ...
ایک مصرعہ دوسرے مصرعہ ... چسپان چاہیے

...
زخم کسکو چاہیے کسکو نمکدان چاہیے

ہاتھ خالی چل دی کیا ...
ہر سفر میں ایک دو منزل کا سامان چاہیے

دل ہے کیا ... جنون کو ...
دست وحشت کے لیے خالی گریبان چاہیے

شعلہ کچھ تم بھی پڑھو بزم سخن سنجان ہے
اس چمن میں کوئی تو بلبل خوش الحان چاہیے

سرو قد موزون کہیں ... آگئے
کس کا نقش کف پا ... آگئے

عشق ... آگئے
اس ... خدا آگئے

...
... آگئے

...
... آگئے

گو نہیں ملک عدم کا رستہ — منزل روح فزا آ گئی ہے

دل کہاں خواب سے چلا سو دفعہ — دیکھتا ہی نہیں کہ کیا آ گئی ہے

قصۂ شورش دل سب سن لو — اس کہانی میں مزا آ گئی ہے

ہائے واماندگی عشق نہ پوچھ — خاک مجنوں نہیں ہوا آ گئی ہے

جوشش شوق نے مایوس کیا — کہ اثر سے ہی دعا آ گئی ہے

تیر کیا ہو نہ تیرے ہو پہلو میں — اور بھی اس سے ذرا آ گئی ہے

رو چکے خون مگر آنکھوں سے — پھر بھی رنگ حنا آ گئی ہے

یہاں یہ لب پہ وہاں کان تک پہنچ — گویا نالہ سے صدا آ گئی ہے

تیری دربار میں کچھ فرق نہیں — بادشاہوں سے گدا آ گئی ہے

حسرتیں ہم نے اپنی تا اوت رو آئے — بیکسی اہل عزا آ گئی ہے

اور کیا بیکسی وحشت ہو — آئی جنون جیب قبا آ گئی ہے

بیخودی میں ہی رہا ہے شعلہ
بیخبر دار فنا آ گئی ہے

کہاں تک دل ستایا جائے کیا کر لیے — نمک جو زخم میں ہوتا تو ہاں مزا کر لیے

بتوں کا عشق کر لیے تو کیا جبر کر لیے — جو ایک کو نہیں بھی خدا خدا کر لیے

یہ شکوہ گلا بیجا ہے یہ گلا کیسا
تمہیں یہ شکوہ بجا ہو نہ کہیں آپ کا کیسا

لیے تھے دل کی عوض بھی نہیں دیا کیسا
حساب یہ دل کا تھا دل میں تمہیں یاد نہیں

یہی تھی خیر کہ ہم بیٹھے نہ قابل پرسش
وگرنہ حشر میں کیا جانے کیا کیا کیسا

کوئی جگہ نہیں دنیا بغل میں دشمن کو
جو دل ہی کام کا ہوتا تو کیوں جدا کرتے

بگاڑی حضرت شعلہ نے آپ کی عادت
سکھاتے طرز وفا اور نہ بیوفا کرتے

دل کی الحرف و حکایات ہے یہ بھی نہ سہی
گر مری بات میں کچھ بات ہے یہ بھی نہ سہی

عید کو بھی وہ نہیں ملتے ہیں مجھ سے تو نہ ملو
اک برس میں تو انکی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

دل میں جو کچھ ہے تمہارے نہیں پنہاں مجھ سے
ظاہری لطف و مدارات ہے یہ بھی نہ سہی

زندگی ہجر میں یوں ہی گذر جائیگی
وصل کی ایک ہی تو رات ہے یہ بھی نہ سہی

میری تربت پہ لگاتے نہیں ٹھوکر نہ لگاؤ
یہی بس انکی کرامات ہے یہ بھی نہ سہی

کاٹ سکتے ہیں گلا خود بھی نہ کیجے قتل
آپ کے ہاتھ میں اک بات ہے یہ بھی نہ سہی

عوض خون جگر بادۂ گلرنگ تو ہو
اور یہاں کون سی مساوات ہے یہ بھی نہ سہی

قتل قاصد پہ کمر باندھی ہے شعلہ اوسنے
خط کتابت کی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

کیا اثر ہے کہ شب کو پیش ہے دعا کے لیے

مریض عشق کو کیوں کام ہو شفا کے لیے

ٹھہر جا سے جاؤں میں دم نالہ رسا کے لیے

خدا سے مانگ رہا تھا میں جو دعا کے لیے

نشان خاک نشیمن ہے بے نشان ہونا

یہ حیرتی کہ جو پردہ میں تھی کلیم کی بات

جو چھیڑا تھا لگا آنسو سیاہ حسن ہوا

جدھر کو جاتے ہے لکھا ہی ہیچ غالب ہے

اگر یقین نہ ہی میں وفا شعار مگر

ہمیشہ کیسے کہتا تھا ہے گلستان ویرانہ

زمانہ کہتا ہے اک دن قیامت آئیگی

اوسکو فکر سماتی ہی مضمون ہوگی

چلے میں جان وطلب پے بگیا نالہ

سے ہے نہ حشر میں دعوی کی تا خصومت

سے حشر [illegible] ہو دل پایان نگہ رحمت سرکوہ

دل میں اور ہو دل میں سرو چشم بلبلان [illegible] / خوش لیلی سی ہو موج [illegible] میں آگے

الٰہی جب ہو امید برگ سبزی نہ سہی / نہ یہ شوخ ہے میں عدو سے مرتی آگے

ذرا تو دیکھ پر کے دیکھو ہوا گلشن بھی / میں ساز نہ ہوں طوطی خوش نوا کے

ہو نہ دل میں اگر شغل [illegible]
آتش [illegible] خاص کبریا کے لیے

یہاں وہ ہاتھ نہیں جو اٹھیں دعا کے / لب خموش کیا کسی [illegible] کے لیے

نہیں ہے دم کسی [illegible] / حباب او ہوا سے دریا میں [illegible]

جنوں میں [illegible] / ہے برگ گل [illegible] کے لیے

[illegible] کیا کیا [illegible] / زمین عرش سے اونچی ہے کربلا کے لیے

[illegible] / چراغ طور کو پیدا کرو خدا کے لیے

ہزار فتنہ ساماں ہے میں فتنہ گر [illegible] / [illegible] کہاں [illegible] آنکھیں [illegible]

دل [illegible] / جو دم [illegible]

[illegible] کہاں [illegible] دل / بچا [illegible] ایمان کو خدا کے لیے

[illegible] دشمن عدو کو دوست [illegible] / نگاہ [illegible] خفا کے لیے

لہو [illegible] چشم جہاں [illegible] / اجل [illegible] جفا کے لیے

چھپے چھپاتے ہیں کس پردہ دار حجاب
یہ کون آیا کہ پردہ اٹھی قضا کے لیے

وہ سوال جو حیرت سے چھپا گئی مجھ پر
تمہارے بوسہ تھے ہیں آئینہ دکھا کے لیے

ہمارا چاک گریبان ٹوٹا دامن سے ہے
[illegible]

ہیں آہ اور جسم میں کیونکہ تمہارے حکم بغیر
گداز شمع میں پروانہ ہے صبا کے لیے

وفا ہو نہیں لطف انتظار رکھو سے ہے
الٰہی بیٹھے ہیں مرے قبر میں ہم دم خنجر اکے لیے

وہ تمہیں شمع ہوں مزار پہ کہل آئی
زبان بلبل بیہودہ کی صبا کے لیے

کسی شمع کے اقبال نے اوڑا یا سر
بیاں جگہ بھی نہیں ساتھ کے لیے

کہ کہو صاف لکھا ہے نشان وصل تحریر
وہیں کو چھوڑ دیا غیب کی ندا کے لیے

تیری زلف میں پہنچ شمع ہے بریں میں فرق
ہے ایک جلوہ تیرا غیر و آشنا کے لیے

سوائے شوق ہے شغل کہاں کا اٹھوی
شرار برنگ ہے نا دمیں پارسا کے لیے

وہ شب جدائی میں ہے گر مری تیری ہو جاتا
شاخ آہو جیسے کہ ہیں ہری ہو جاتا

بہشت ہیں ہاں اگر چہرہ دل تیرا ہو جاتا
بیچ ہوں کی ہر اک شاخ ہری ہو جاتا

آخر کیا ہے شمع ترے زلف پہ نشان تیرا
آک تماشا ہے بہت ناگہن بری ہو جاتا

[illegible]
نہال بالیں کی ہر شاخ ہری ہو جاتا

[illegible] گلشن کو [illegible]	رہنے [illegible]

سرو و مہ تک کیا اٹھا جو اثر ہو شعلہ
کو دم فلک کے سر کو وہ مری آہ کا

تماشا ہیں پیچھے ناز و ادا سے شکل	الہی ہو لطف کو [illegible] سے کی
آیا کوئی دامن کو بچا کے سوئے بیت	تعویذ بھی کرتا ہے بچ کر سے ملی
گیسوں بال کی بالوں پہ جب تار کسی	ہم بھی ہیں [illegible] شعلہ [illegible] کی
جب [illegible] کا کوئی مرا ہم نے	سبب با شعار نالہ [illegible] کے

شعلہ کی دم تیغ بھی آنکھوں میں خون بہا
تکا [illegible] دم تکبیر کی

دل کو جلا کر [illegible] لا کے	جا بیچ پیو کیا ان [illegible]
[illegible] بچا بچا کے	دامن کو چلو ذرا [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] بنا یا	[illegible] اس [illegible]
[illegible] ناک آخر	تو [illegible] چلی ہوا [illegible]
[illegible] بنا بنا [illegible]	[illegible] آنکھ [illegible] کے
[illegible] بھی [illegible] گلوں	[illegible] سا کے
[illegible] لاکے لب بگاڑا	[illegible] کو [illegible] لگا کے

مرنا ہو جائے اک تماشا
[illegible]
اپنے یار گناہ [illegible] سبکدوش

تم بھی ساتھ آؤ گر قضا کے
تم کو [illegible] کیا کے
کر کے [illegible] جنازہ یار اوٹھا کے

ان سبزہ خطوں کو دل نہ دیجیے
مشغول ہو رہے زہر کھا کے

ہے کلائی کے لچکنے کا تمہاری ڈر مجھے
کیا خیال [illegible] رکھا مضطر مجھے
داغ کیا نے پیر کیا ہے عشق نے نوکر مجھے
تھا اگر عشق بتان مری مقدر کا لکھا
ساقیا طرز تکلف دو گستاخی معاف

مین گلا خود کاٹ لونگا لا ئی خنجر مجھے
دل سے زخمون نے رولایا خوب [illegible] مجھے
میری آقا نے دیا ہے خلعت [illegible] مجھے
دل کے بدلے ہی ملا ہوتا کوی پتھر مجھے
ایک سی ہوتا ہے کیا دو چار دن ساغر مجھے

اسقدر [illegible] شوق [illegible] ہوا
ہے اوڑا تخت سلیمان کی طرح بستر مجھے

جو دیکھ کرنے پہ آمادہ میری تو ہو جائے
[illegible]
اگر [illegible] بلبل

ہر ایک عضو [illegible] رگ گلو ہو جائے
جو داغ سینہ [illegible] ان میں [illegible] ہو جائے
[illegible] بہار تو ہو جائے

[illegible] کی [illegible]

یہ عشق [illegible] پایا [illegible] اشتعال

جگر [illegible] ہوں [illegible] دل [illegible]

کون ہے تاب جلوۂ رخسار کی
دھوم ہی دھوم فقط حشر میں دیدار کی

مجھ سے پوچھو کشش ابروئے خمدار کی ہے
دل پہ کچھ چوٹ لگی اوچٹتی ہوئی تلوار کی

اور کس دل میں جگہ زلف سیہ کار کی
میرے گھر ہی میں گذر شب تار کی

خواہش مرگ بجا مرگ طلبگار کی ہے
وہی اچھا ہے جو مرضی ترے بیمار کی ہے

کیا اوٹھیں حشر میں ہم منزل ہستی کی
وہ چلے جاتے لگاوٹ تو نہیں رفتار کی ہے

دل پر داغ میں ہے کوچۂ جانان کا خیال
یہاں دم سیر ہوا خانۂ گلزار کی ہے

نغمہ سنجی چمن دام میں کام آ ہی گئی
قدر صیاد کو مرغان گرفتار کی ہے

دل ناداں بہت بیمار ہے امید وصال
ایک بوسہ پہ تو نیت وہاں تکرار کی ہے

پھر لیا دامن نظارہ کو جا حسن نے
اوٹھ سکی لوٹ نہ کچھ دولت دیدار کی ہے

داغ کو بھی ہے یہاں مرشد کامل کا لحاظ
ورنہ [illegible] تری [illegible] کی ہے

شغل کیا ذکر گناہوں کی کمی رفع جزا
اوسکی رحمت ہی کہ مشتاق گنہگار کی ہے

غزلیات ناتمام

گلشن میں ترے گلبانگ ہے مضمون میرا — بلبل خلد ہے نالۂ موزوں میرا

ولہ

ہم میں [illegible] تکلف ہے کیا تمیز — دو ہاتھ جیب سے لا لائی ایک جام ہو گیا

ولہ

نقش دیوار میں ہوا در [illegible] سکا — رشک نقشہ نما [illegible] سکا

پاس سے ہے دامن [illegible] سکا — ورنہ کیا [illegible] سکا

[illegible] — [illegible] سکا

ولہ

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

ولہ

[illegible] — [illegible]

پردہ داری میں تمہاری کتنی چشم تر	[illegible] گھرا
لو بدن لاش پر آکر وہ شب گریں لگا	تا مراد و صد [illegible]

ولہ

سہہ الفت اسیروں میں جو کچھ بدر تری اپنا	[illegible] سایہ گ
اوس شہر کی گھر میں بات [illegible]	[illegible]

ولہ

مژدہ اے جان شہزادی [illegible] آیا	[illegible] یاد آیا
پہونچی جب شہر خموشاں میں وطن [illegible]	دیکھا جب گور غریباں کو تو گھر یاد آیا
حیف اے عمر کہ آخر ہوی امیدیں [illegible]	[illegible] یاد آیا

ولہ

اسیروں میں قطع ربط جسم و جان ہو جائیگا	[illegible] ہو جائیگا
قافلہ روح رواں کا جب رواں ہو جائیگا	[illegible] رواں ہو جائیگا
اسیروں [illegible]	[illegible] گراں ہو جائیگا
ظلم ہے چرخ فلک کا [illegible]	آسمان کیا ہو گا [illegible] جوان ہو جائیگا

ولہ

سینہ پہ جو لہو ہاں پہ گریبان تر ہوتا
سنتے ہیں کہ جنت میں بیابان تر ہوتا
اس باغ میں مرنے کا بھی سامان نہ ہوتا
پھر دل کا لگانا بھی تو آسان نہ ہوتا

ولہ

وہ روز [illegible] منور آفتاب ہے
ہوا [illegible] آئینہ شکل آفتاب
آیا ہے گیا سو اسی منزل کے اوپر آفتاب
ہے مقرر اپنے طالع کا سکندر آفتاب
[illegible] ہے پر ایک دلبر آفتاب
کون [illegible] انکا [illegible]
آسمان پر ایک ہی او یہاں گھر گھر آفتاب
چھپا رہتا ہے صبح کو مرا گھر آفتاب

ولہ

کیا بلا آئی [illegible] اس طرح سا مکان آج
کل ہی تو [illegible] دیا کیا تو مصحف کی قسم
اٹھی تک جو لی ایک کا کل پیچان آج
درمیان گویا ہے آپ کی قرآن آج

ولہ

ہیں او [illegible] دو نکا خدا اور
[illegible]
ہم ہو چکی ہے جا دیکھ گیا روز جزا اور
[illegible] کہا اپنا خدا اور

ولہ

انکھیاں ہیں بھریاں اشکوں سوں آیا سینہ پر داغ کے لہو
انگاروں سے سب جگر جلیا اس پن نہ کیا

اور شکل گل کے چٹح میں مٹہ اپنا ہنسا کے پتا لا
ایا سینہ بہایا کیا ہی چمن کیا ہی چمن کا رنگ

اے سبھی روح چھوڑ الفت تن دل تن پیتا ہو
نکلی ہی دہر کو دہر کو ندر دا ہی کفن کا رنگ

اٹھا ہی ہاتھ اگر لوا اس سوں تو دیکھو تماشا
ایا کل کھلا سیکا مری دیوانہ سر کا رنگ

ولہ

رات بھر لیٹا ہوں رہا کر غم ہجراں تجکو
صبح تک جینے نہ دیگی شب ہجراں تجکو

ولہ

تو دیکھا سو دیکھو مجھی دیکھ بہار لینے دو
لو ٹھہر جاؤ ذرا دل بہار لینے دو

نکالوں حسرتیں دل کی بلائیں لیکر
تمہیں اپنے ہاتھ میں زلفوں کے بال لینے دو

ابھی ادا نہ کیا کہ سب تو شہید نہ تھی
اونکو ہاتھوں میں [illegible] پا مال لینے دو

وہ کہتا ہے [illegible] راہ [illegible]
اور ابھی [illegible] ذرا دیکھ بہار لینے دو

ولہ

زبان خدا وحشت پر چند قیس و لیلا کو
بچا دامن فصل بہار آئی گریبان بدر صحرا کو

جو آئے اشک مژگان پر تو نکو گرانہ افشاں
بہہ وہ قطرہ ہی جو آنکھوں سے گر گر کے دریا کو

ولہ

حالت ہے یہ لیکن ہر گھڑی تپی لگن جلن کی
ہے شمع کا فانوس کپڑا وہی کفن کی

ولہ

ہم یہ جو ہوتی ہے تیرے نقشا رہا میں کہا گیا
دل میں جب آ بیٹھ گئی پھر انکا سکا پیدا کیا

ولہ

کر سینے ہی میرا کو دل ہیں کو جان خالی
یہہ کون آیا کہ ہوئی لگے مکان خالی
ہیں مردمک سی مری چشم و خشان خالی
جو مال بیچ چلے کر گئے دوکان خالی
لئے کسی نے تو انگیا سے پان کی بیڑے
ہوئی میں کسکی تواضع میں خاصدان خالی

ولہ

اجازت دو ن جو نالونکو مکان لا مکان تک
اوٹھا دون گہ زمین سے پھر لو کاخ آسمان تک
عذاب جان ہوتا ہے لحد کا تنگ ہو جانا
بھلا مردہ کہان لیٹے کہان اوٹھے کہان جاتے

ولہ

جکو بیٹھی جو گلے سی مری خنجر اوٹے
خون بیٹھی میرا اگے سینہ سے میکان نکلے
کہہ دے زاہد سے کہ مرحبے سے ہوتے ہیں سر شکلے
ہم تو دو الہی عجب مرد مسلمان نکلے

ولہ

جسم تیرے جھڑی لگائی ہے [illegible]
دل میں آگ آہ نے لگائی ہے | دیدۂ تر نے دو بالی [illegible]

ولہ

جب اشک سے ہوئی جیب پھاڑ کر گل گئے | [illegible]
دیکھی تمہاری گیسوی پیچان کی پیچ | سنبل کے بیچ پھیلے ہوئے بل [illegible]

ولہ

اونکا نشان دیکھا جو بن کی کہا نشان | [illegible] الگ [illegible]
قفس جسم کی پابند ہن روح روان | [illegible]
کرون [illegible] سایہ میں [illegible] شب شعلہ | [illegible]

ولہ

ہم چشم میں ہی دل داغدار لیکے چلے | [illegible] لیکے چلے
بہاری آمد و شد مثل گل ہی دنیا میں | بہار لالہ کی [illegible] لیکے چلے

رباعیات

کیونکر قبول ہان دہائی جانا | مرنا ہی [illegible] جانا
کرتا پریشان کی [illegible] | [illegible] جانا

ولہ

ہر درد میں پائی جان نوازی تیری
ہر زخم میں دیکھی چارہ سازی تیری
رحمت سے گناہونکی بڑہا ہی ہمیشہ
نازاں ہیں [illegible] تیری

ولہ

میں ہوں سے تو جانوں تیری نگاہونکو وہاں
پوچھے نگاہ نہ کوئی پھر گناہونکو وہاں
محشر میں نہیں ہے جب حساب رحمت
پھر کون گنے گا ان گناہونکو وہاں

ولہ

خالی کبھی فکر بخشش کم سے نہ ہو سینہ
ہم سے کبھی تیری کرم سے نہ ہوئی
وہ کونسی رحم ہے جو تونے نہ کئے
وہ کون گناہ ہے جو ہم سے نہ ہوئی

ولہ

بیداد و جفا ستم شعاری کب تک
یہ جور و ستم کی روا کاری کب تک
آنکھوں کی بہت دلوں نظارت دیکھی
اور لیئے تیری سر شتہ داری کب تک

ولہ

اسے شعلہ غم شادمانی ہوگی
پھیری ہوگی نہ نوجوانی ہوگی
کیا آج ہے اور کل کے فسانہ عشقا
کیا تیری نہ زندگانی ہوگی

اپنے شعلہ سے روشنی میں [illegible]
پیری میں شباب کیسی حسرت افزور
[illegible]
اپنے [illegible]

ولہ

یوں مہ کو چھپا چھپا کے دیتے ہیں [illegible]
اور تو بشکل وہ آیا ابر رحمت
اس نے [illegible] ہوا میں [illegible] حصول
ناحق توبہ کے رو کر [illegible] حصول

ولہ

تم ہیچ ہو اب لو یا [illegible]
دل [illegible] دلبروں [illegible] کی امید
اس [illegible] شعلہ
[illegible]

ولہ

[illegible] اگرچہ ہیں حوادث [illegible]
کیا فکر ہے پھر اپنے عصیان کی
[illegible]
[illegible]

ولہ

جب جلوہ خدا کا ہے یہاں پیش نگاہ
وہ نور ہے آنکھیں کہ دیکھا نہ کبھی
[illegible] ہے ناحق گمراہ
وہ تب ہی لگا ہیں کہ سبحان اللہ

ولہ

بخشش کی امید ہے گناہ گاروں کو
[illegible] ہیں یہ گنہ [illegible]
وہاں ملتا ہے [illegible] گناہ گاروں کو
[illegible] گنہ گاروں کو

وله

بے شمع کی فکر نے عصا کے پابند
احباب عزیز کا سہارا تا چند
آنکہین سکے بند کیا چلے جاتے ہین
سیدہا ہے رہ عدم نہین پست و بلند

وله

ہستی کا نشان مٹا چکا ہی کب کا
دنیا سے قدم اوٹہا چکا ہی کب کا
کاندہونپہ جو دہر کے لیے چلے ہو تابوت
او پیادون سوار جا چکا ہی کب کا

وله

رحمت ہوگی توکل پہ رحمت ہوگی
رحمت ہوگی توکل پہ رحمت ہوگی
جو اورونکو بخشنے لگا بخشے گا مجہے
کیا سب سے الگ مری قیامت ہوگی

وله

یہ ذلت و خستگی و خواری کب تک
اے ہوس کی یہ ہی بیہودہ داری کب تک
دل خون ہوا فکر عقبیٰ کے لئے
اے شعلہ تری شرر انجاری کب تک

وله

کیا عالم مین ہوگی تب پستی ایسی
ہر [illegible] ایسی
پرہیز سے ہا ہی حوض کوثر لیکن
جنت مین کہان شراب مستی ایسی

ولہ

ای شعلہ بنا ہی خوب دنیا اب تک — کیا غم ہے جو ہیں تو فلک عقبی اب تک

دیگا وہی ہی طلب جو دیتا ہی مدام — سجھی کا وہی کہ جیسے بخشا اب تک

ولہ

پروانہ کی رات بھر حکایات ہی کہی — جل بجھنے کو عشق کی کرامات ہی کہی

ای شعلہ جلا ہوں میں ہی پروں میں — ہے جب تو کہی شمع یہ کیا بات ہی کہی

ولہ

غفار ہے ہول مت کر امت اپنی — مت چھوڑ مری لیے تو ہمارے دست اپنی

میں کیا ہوں کہاں منہ جو محشر میں — مت دیکھ مجھی تو دیکھ رحمت اپنی

ولہ

غفلت ہی ہمہ ہی تو کیا ہی بخشش کی — ہر بات میں ہی آک کام میں

ناکامی دو جہاں ہی دل کی خواہش — ای شعلہ مری ہو کس نکو کی

ولہ

یارب غم دل مٹا و الا الو — [illegible]

کیا فکر گناہ کہ ہے بخشش — [illegible]

تضمین بر غزل [illegible] مرزا رفیع سودا [illegible]

ہم کہیں [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible] ہیں ہم

[illegible] لی ہیں کس [illegible]
شانی ہی دل میں اپنا [illegible] ہیں ہم

پھر یار کے ہیں کہ [illegible] لا [illegible] سے ہیں ہم

غیروں میں کیا سے [illegible] اسعد [illegible]
صاحب کو تری [illegible] کوئی خط

اور ہم میں کیا [illegible] ہم [illegible]
[illegible] نہ بولو [illegible] کیا [illegible] ہیں بھلا

انصاف [illegible] پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہیں ہم

سینے میں دم [illegible] دل [illegible]
لائے گا رنگ [illegible] دیوانہ ہیں ضرور

[illegible] جیب [illegible]
کیا گل کھلائے گا دیکھئے ہے فصل گل تو یار

اور سو [illegible] ہیں کچھ ہی ہیں ہم

آیا تھا کون [illegible] بیٹھا گیا
پہلو میں آج [illegible] سے معاملا

جان حزیں [illegible] خدا ہوا
کیا دل کو ہو گیا کوئی [illegible] آشنا

کیوں اپنے جی کو لگے ہیں کچھ اچھی سے ہیں ہم

تھا کون [illegible] ہم [illegible] ہوا
[illegible] ملا [illegible] سدا

اور کب [illegible] واسطے کی [illegible] خفا
[illegible] کس دن [illegible] تھا

[illegible]

کیا جان ہی ایسے لوگوں پہ ہم خستہ حال دیں — اے شعلہ رو عدو کو لئے گھر سے ٹال دیں

ان آنکھوں میں جو [illegible] اک ابال دیں — بے نام آرزو کا تو دل کو نکال دیں

مومن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

مخمس بر غزل رند لکھنوی

ہے لطف [illegible] سینہ ہو [illegible] سر آب دل — اور ہوتی ہے پہلو میں کچھ بیتابی دل

پھر [illegible] خدا [illegible] صدمہ اٹھائے دل — آنے دے [illegible] جان کسی [illegible] دل

کچھ شغل ضرور ہے آخر برائے دل

کہنے لگا ہوا نہ کسی کا تھا انتظار — [illegible] دل [illegible]

بیٹھا کبھی اٹھا کبھی تڑپا میں بار بار — [illegible]

تنہا رہا میں [illegible] بار

[illegible] — [illegible]

[illegible] دل [illegible] جان [illegible] — [illegible]

لو آرزو کی جان ہے لو جاؤ دل

گلچین کا کچھ خطر ہے نہ کچھ خوف باغبان — جی کھول کھول رولی خالی گلستان

ناپید وہ کہ جس کی چمن سے اوٹھے دہوان — اے عندلیب ملکے کرین اہ و فغان

توہاے گل رنگ مین جلاؤن ہاے دل

شعلہ سے شمع سے پہلے ہی دیکھو کہا تھا — حسرت سے یہ خون رولایا کہ دل ہی سے گزرا

تم ہی کہو کہ ایسے سوا اور کیا ہوا — اشکون کی ساتھ یہ ہی لہو ہو کے بہہ گیا

اب رند دیکھ لو یہ ہوی انتہاے دل

قطعات

جاتے پھرتے نہ آئے بہار سے کہین — گھر مین بیٹھے کمال کرتے ہین

پانو اوٹھتے نہین نزاکت سے — کیا لوہن پایمال کرتے ہین

دیگر

مضمون وہ نہین جو کسی مضمون سے بنا ہے — یون لطف سخن قبلۂ حاجات نہین ہے

اعجاز سخن جب ہی ہے پڑی جان سخن مین — قالب کا بدل دینا کرامات نہین ہے

مرقع ناز سراپای شوخ طناز

مشاطۂ عروس سخن ہوشیار ہو — آئینہ لیکے حسن چمن ہوشیار ہو

او لوبسے یا سمین تن میں بیشمار ہو
او چمن تازگی ہمسرن ہو ہشیار ہو

او گل چمن سی بزم سخن میں مہک سکے
او عندلیب شاخ قلم پر چہک سکے

او کلک فکر تاں رگ ابر بہار ہیں
او آب ورنگ لفظ رخ گلعذار ہیں
او طبع روی معنی کی آئینہ دار ہیں
او صورت خیال سراپا نگار ہیں

نظارہ سوں شاہد مضمون شتاب آ
پردے سیں او عروس سخن بے نقاب آ

او فتنہ قیامت بر پا سو سکے او ٹھ
او شاہد خیال سراپا نکھر سکے او ٹھ
او شور حشر مصرع پر کا ہاتھ دے سکے او ٹھ
او چشم شوق دامن نظارہ پہ سکے او ٹھ

گلچین تہ کے سخن کے چمن سیں سکے پھول
بلبل سکے ہنس ہنس کے جھولے نت شاخ پر جھول

منظور ہے کسی کا سراپا رقم کروں
خجلت سی حور خلد کی گردن کو خم کروں
ہر سکے کمال حسن میں کچھ پیش و کم کروں
افسون پری کا تخت سلیمان پہ دم کروں

جلوے دکھاؤں عکس سیں تمثال کے
اک قد آدم آئینہ کہڑوں نکال کے

قامت ہی وہ کہ جس سے قیامت ہے شرمگین
اٹھتا ہے حشر جسکے قدم سے ہزار بار

طوبا خجل ہی دم گلگشت سے شمشاد
پیادہ جلو میں سرو ہے شہزادی شہسوار

اوس سرو قد کی اس ادا پہ نہال صدقہ اوتار سکے
قمری کو نہ ہیچ کیجے شمشیر سے وار سکے

بالو کی پیچ میں رہ ظلمات مانگ ہے
یا شب میں کہکشان کی کرن یا مانگ ہے

کیوں مانگ کو دلونکی بہم ہو سرا مانگ
بن بن کے روز بگڑی ہے کیا بات مانگ

افشان بھرا جو مانگ میں پر نور ہو گئی
وہ کہکشاں صبح سے شب دیجور ہو گئی

کہتا ہے شانہ وصف سوں چوٹی کے کیا بھم
جھپے نکل سکا نہ کہ کالی سے پیچ و خم

جوڑا گندھا ہوا ہے کہ گتھا ہے مار دم
لپٹا ہوا ہے سانپ کا جوڑا اکٹھا ہم

صورت بلا کی ہے او نشانی ہے قہر کی
عالم کی شکار نامہ میں لوٹیاں ہیں زہر کی

زلف خمیدہ سنبل تر ہے خیال میں
سو سو دلوں کی سیج میں ایک ایک بال میں

سر کا کیا ہے کہ ہے بلا میر کی جال میں
کہتی ہے عارض آل سا عکس دل آل میں

سیہری

اس لیے

سیہری اور بات ہے گیسوئے شگرف

سنبل کو سیہری کا ہے دعویٰ خدا کی مار

وہ آپ اپنی زلف کو

آئینہ خانہ گویا پری غار

رخسار یار ہیں کہ چاند سے بہتر ہیں ماہتاب
یا آفتاب حشر میں

دیکھا کسی چمن نے یہ پھول خواب میں
جلوے ہیں نور حق کے زلیس اب ...

بلبل کرے نظارہ تو گل سے ہزار ہو

دو بیٹے جو دیکھے طور کا جانا بہار ہو

گیسو کھلے جو رخ پہ تو حیران نظر ہوئی
اس ہم میں نہ دیکھی نہ شب کی خبر ہوئی

مشاطۂ خیال سے صورت دگر ہوئی
شانہ نے زلف کو جو ہٹایا سحر ہوئی

آئینہ یار کی شرم سے بے تاب ہو گیا

پانی میں ڈوب ڈوب کے سیماب ہو گیا

[illegible] کی سر کے [illegible]

بس گئے ہیں دل میں تو شیدا ہیں جان کو
سرمہ نے اور تیز کیا آن بان کو

مہ پارہ لبوں میں اوس خوشجمال کے
اتنا ہے سبزہ گہانس کہاں ہیں غزال کے

وہ ناک جسنے خوں کا دم ناک میں کیا
اون دو کانوں میں کسکو ہے امکان گفتگو

وہ گال سب نے کہا ملاحت جسے کہا
وہ نازکی وہ نازکی چہرہ کی سے خوشنما

گر سبزہ گل کو [illegible] اوس [illegible] کہاں
[illegible] ہیں وہاں [illegible] کہاں

[illegible] ہے [illegible] بے نظیر
[illegible] دو لو نگر [illegible]

ہاں برگ گل پہ [illegible]
عیسیٰ کی قم بادلی سے ہیں [illegible]

[illegible] وہ جو عشق کرنا ہیں [illegible]

[illegible]

آتا نہیں ہے وصف دہن کچھ خیال میں
اوطبع ترے ہے کیوں عرق انفعال میں

شہرہ بازار فلک میں [illegible]
آپ سے [illegible] دیکھو [illegible] کمال [illegible]

مضمون وہاں تنگ ہو گیا [illegible]
ساری کتاب اک ایسی نقطہ میں [illegible]

اونکے دہن میں پہنچکے دون غنچون کو وار
[illegible] اپنا سا منہ لیکے لاکہ بار

[illegible] میں [illegible]
وحشی کو وہاں تنگ [illegible]

غنچون سے [illegible] کہ [illegible]
اس چہوٹے سے منہ [illegible]

[illegible] لعل میں ہے رنگ
[illegible] چمک [illegible] موتی میں آب و رنگ

[illegible]
[illegible] ہوی ہے [illegible]

بس ہے پہ میری خندہ بیجا کا جوش ہے
آئینہ اک دکان جواہر فروش ہے

[illegible] بہشت کا میوہ [illegible]
اور دل [illegible]

خوش [illegible]
[illegible]

کیا ڈھونڈتے ہو لوگو سامری کو یا کہیں
گم ہو کارواں سے کارواں ہیں ایک چاہ میں

سانچے میں وہ ڈھلی ہوئی گردن ہے نور کی — اندھیر تو نہیں جو کہوں شمع طور کی
مے سے بھری ہوئی ہے صراحی بلور کی — یہ ہی جگہ ہے خون دل ناصبور کی

خنجر پہ رنگ گیا کوئی دامن پہ رنگ گیا
سر الہو سے یہ کہ جو گردن پہ رنگ گیا

شانوں کی شان دیکھ کہا میں خدا کی شان — بازو وہ گورے گورے لٹکتی ہیں جن پہ بالیاں
نازک ہے وہ کلائی کہ ممکن نہیں بیان — دیکھنے لگے جو عاشق شیدا کو انگلیاں

پنجے سے آفتاب تو ناخن ہلال ہے
دونوں میں ایک ہاتھ میں کیسا کمال ہے

اوپر زمیں ہیں بحر حسن ہیں دو لو حباب — یا مست ہیں اوٹ کے وہ پہ کیسے ساغر شراب
اوٹھا سینے کے ساتھ بدن کا بیان شتاب — ایک ایک کا جواب ہے دو انکھڑیاں

نازک بدن کو جالی کی محرم پسند ہیں
سونے کی چڑیا جانی کہ پنجرے میں بند ہیں

اوس صاف چهاتی سیتی ہے سراو صاف تر
مخمل سیتی نرم نرم تو قاقم سیتی گدگدا

ابهی جو اوس ملو ... اتنا اس ... کیا
جهلکتا ہے برگ گل سیتی ... اچهی ...

کب تاب پهرنے کی وہاں لائی ہے نظر
میں کیا ہوں یہاں ولی کی پهسل جاتی نظر

موی میان یہ کچهی کیا موشکافیان
اثبات ہے نفی کا نہ ہے وہم کا گمان

چلتی نہیں ہیں فکر کی یار کیا یہاں ...
مضمون کا ہی نام نہ معدوم کا ...

یا تو کسی نے میری نظر کو چورا لیا
یا قد نازنین نے کمر کو چورا لیا

ہر چند ہنر اکثین جهی دکهلاتی ہی کمر
مضمون ناف اسی ٹلاتی ہی کمر

تا ر نظر سے لو جهه سو بل کهاتی ہی کمر
پهر جاتی ہے گره جو لچکاتی ہی کمر

باریک بات آئی ہے اپنے خیال میں
موتی پرویا صانع قدرت نے بال میں

آئی فکر اسکو آہی گیا عیب مدعا
یوں ہو گیا سخن کا یہاں تنگ قافیا

ہے ... سر کی جگہ جو ... کهلا
گر ... میں ہو ... ... کیا

پوچهو کیوں بدن کو جهوا ... ہے کمر

دامن سے کسی کے جو الجھ جاوے گا کیسے یاں

وہ گوری گوری پاؤں کی پنڈلی ہیں کیا نرم نرم
وہ سیاہ سیاہ بال لوٹ رہے تھے جو پیچ و تاب

وہ چکنی چکنی ساق کی پتلی اور سڈول
وہ پھول سے تلوے یا لوٹ شاخ کی نرگس

اس پر بھی جو ہوئی کوئی کافر ادا میں ہے
شوخی میں ہیں ہزار رنگ کی شوخیاں بھی ہیں

انداز ناز غمزے کرشمے بلا کے ہیں
وہ ناز و ادا سے کہ انتہا سے گزر

طرز جفا ہے دوستی میں دشمن وفا کی
چتون میں ہیں نگہ پہ ہوئی ابتدا کی

پامال اک زمانہ ہے طرز خرام میں
ناکام آپ سے ہیں ہزاروں عالم کے کام میں

ایسے شعلے حسن کے چہرہ میں لگا کے
پوری سی شب برات قدم تک شاہ کی

آئینہ خیال میں نقشہ جما کے
اور یہ کہ رنگ گلاب کا جلوہ دکھا کے

کھینچے جو تیری نگاہ کہ اب جی جھکی ہوئی ہیں
تصویر دل اوتی کہ اب کھنچ چکی ہوئی ہیں

فقط

نوحہ جناب گیارہویں شمیم ماہ بالا مشفق دہلوی

دنیا سے نوجوان سبکدوش ہو گیا آج
[illegible]

بیکس علی سے شامل اہل عزا ہے آج
میدان کربلا سے ماتم سرائے آج

اک نازنین کی لاش پہ ماتم کا ہجوم ہے
محشر کا شور نالہ بے صبری کی دھوم ہے

گل شمع بزم ہو گئی اندھیر ہو گیا
اکبر سا نور دیدہ ... زیر ہو گیا

دست خزاں کا باغ میں آتے ہی سب پھر گیا
... فنا کا ... ہو گیا

کیسی چھری ہے گردن اطہر پہ چل گئی
نکلی گلو کی ہڈی ... دامن اٹھا گئی

کیا جلد جل بسا ہے گل نو بہار ہائے
باد خزاں ... لوٹ لیا ...

...
[illegible]

... دولت شاہی ...
دیکھا دنیا جوانی خانہ خراب ہے

ایسا غضب نہیں ابھی لو ہے [illegible] | [illegible] ہیں اور [illegible]
اب تو گرا لیے بال بکھر [illegible] | [illegible] سے ہوئے نیلے بدن ہی

کس گل کا حسن آج نظر آیا ہے جوش پر
نکہت اوٹھا کے لائی ہے تابوت دوش پر

کیون جسم کیا ہے لاغر [illegible] کو کیا ہوا | کیون منہ کی ہے یہ چشم فسون گر کو کیا ہوا
کیون زرد ہے یہ روئے گل تر کو کیا ہوا | کیون سرد ہے یہ جسم سمن بر کو کیا ہوا

انجام اب کہان گیا کیا قہر ہو گیا
آب حیات چاہ ذقن زہر ہو گیا

گم ہو گئی تبسم ناز کی حرکت کہان گئی | شوخی کہان گئی وہ شرارت کہان گئی
کیون آنکھ سے تو وہ مروت کہان گئی | منہ تو ہے یہ ہنسنے کی عادت کہان گئی

گردن تو ہے جھکی ہوئی اب بھی حجاب ہے
منہ ڈھانکنا کیسی بھول گئے ہو نقاب سے

اب سر کو جو ہوئے [illegible] وہ [illegible] کیا ہو | سر پھٹا ہے شانہ پر زلف کو [illegible]
[illegible] پاؤن میں لگا ہو | سرمہ ملا ہے [illegible] میں دیکھو نظر ادا

اکثر جو مجھ سے شکوہ بیجا ہے [illegible]

او ٹھ [illegible] او ٹھا [illegible] سہو وفا [illegible]

دیکھو تو اک نظر مجھے کیوں ہو گئی خفا
جھلا نا بات بات پہ میری کہاں گیا

بولو تو مجھ سے ایسی بھی کیا بات ہو گئی
ایسا مزاج بگڑا ہے الله رے واہ وا

جب ایسے ہو رہے ہو کہ کچھ جانتے نہیں
آنکھیں کھلی ہیں اور مجھے پہچانتے نہیں

جنبش اگر زبان کو ہو پیاری جواب
اے چشم اشتیاق کے تاری جواب

سمجھا نہیں ہیں آپ کے اشارے کا جواب
او شاہراہ ہستی کے تارک جواب

اکبار تو اوٹھا کے نظر دیکھ لو مجھے
آنکھوں سے اپنی خاک پہ دیکھ لو مجھے

کیوں کھل [illegible] ہزار [illegible]
کیا رنگ [illegible] آج [illegible]

وہ تو کہاں [illegible]
کیا ہو گئی وہ [illegible]

یہ تو کہو کہ کیسے شتاب [illegible] سے
رخصت تو ہو لو مجھ سے جانے کا قصد ہے

کیوں جامہ سے جدا ہستی قبا کیا
او جلے ساتھ شور قیامت بپا کیا

کیوں بیوفا یہ عمر کا وعدہ [illegible]
[illegible] آگے [illegible] کیا

قیس کا سودا زلف کے بل کی شکن میں ہے
یوسف قبا سے یوسف کنعان کفن میں ہے

ہم جانتے ہو چھوڑ کے ہیں باغ جہاں مجھے
جنت میں یاد رکھا اگر ہو دم آسمان مجھے

ہوتے ہی ہوسکی یاد ہیں ای مہربان مجھے
کرتے ہو اب بھی یاد تو سمجھو نہ رائیگان مجھے

مرنے سے پہلے مرا جنازہ اوٹھا کے جاو
جانے سے پہلے مجھکو ٹھکانے لگا کے جاو

موت آئی مجکو آئی نہیں ہی قضا مجھے
ای درد عشق سنگ خدا را اوٹھا مجھے

اب سے زندگی جواب دی ہر جفا مجھے
ای شوق تیغ پہر وہی صورت دکہا مجھے

ہاں صبر اسقدر کہ جہاں تک میں کر سکوں
مشکل سا انتظار کہاں تک میں کر سکوں

بادہ کشی آپ سے کا سرا پا ستم ہوا
مونس تمام عمر کا رنج و الم ہوا

پایا نور جسم صورت پہ قلم ہوا
خوش فلک جب سے کہ دم اوسکا ہی ہوا

راحت کدہ ہمارا دل کہ جو غم آشنا ہوا
ظلمت کدہ مکان ہمارا ماتم سرا ہوا

سمجھا ہی نہیں کیا سبب ہے کہ آگ لگی
اٹھتا ہے میری نالوں سے پہلے آگ لگی

شعلہ رخ رنگ اڑا ہے پھر کہاں ڈالا چمن | [illegible]

گل چمن کے خاک میں مشغول ہیں

نازک بدن کے جسم کے سب پھول ہیں

اک نوجوان ہے کہ مرگ میں ماتم نشین ہوں | ایسا جوان ایسے جہاں سے گیا [illegible]

پامال درد و یاس و غم یار میں ہوں میں | پانچوں انتظار و دم و انس [illegible]

اے مرگ انتظار کیا نک شتاب آ

اے موت انتظار کیا نک شتاب آ

اے شعلہ مشتعل ہے سر غم کہاں تلک | پھر ہائے ہائے ہو ہو ہوں پہر دم کہاں تلک

جوں اجل ہے نالہ پیہم کہاں تلک | ہے وقت مرنے وا ہے کا ماتم کہاں تلک

کیا ایک دن ہے جان سے کیسو جینے واسطے

باقی تمام عمر ہے مر جینے واسطے

قطعہ تاریخ کتاب شعلہ وقائع راجکمار وائی آمیر مولوی ناظر [illegible]

باکمال منشی کیوں لگشن جی صاحب مرحوم متخلص خالص [illegible]

سابق راج سوائی جی پور [illegible]

در فکر رسا و طبع موزون
شد ختم تو وصف نگارینه

هاتف فرمود از سر خویش
گلدستهٔ گلشن مضامین

۱۸ ۶۵

قطعهٔ تاریخ وفات منشی جواهر لال صاحب عم مصنف

شد چو سوی جنان جواهر لال
یادگار گذشتگان بشمار

یوم شنبه بست و ماه پهاگن بود
که ز قالب برید جان بشمار

حیف این هفتمین برادر کرد
ختم نام برادران بشمار

من دل را شکستم و گفتم
بی پدر گشت خاندان بشمار

۱۹ ۳۸

تاریخ کتخدائی جگت نراین خلف منشی هرسکه رای مالک مطبع کوه نور

روشن [illegible] ہو گیا
ہمسر پہلو سے قمر ہو گیا

دولہا کے یا شمع کے منہ پر نقاب
رخ شب روشن سحر ہو گیا

جگت نراین نے شادی سے کیا
[illegible] وقت سحر ہو گیا

سال [illegible] آگے
ہو گیا

۱۵ ۱۹

الشعرا [illegible] شعرای ... نامه‌ها و ... [illegible] ... [illegible]

سخن‌سرایان نامه شمال ... الال ... [illegible]

به جا شوق نایب ... سودای ... [illegible]

از ... کام ... شد ... که	آورد شنید خوش بیا ...
زان شعله که ... ندید	زین شعله شرار تازه بیند

بیا ... بشنید گوید ... آفرین گفتار ... که گذشت آفریده‌اش ... تازه ...

چون نوای ... بشنید ... کران تا کران راز ... چکید ... [illegible]

زبان گشاده ... پیش دارد که ... است ... [illegible]

باده بیان ... هلال ... این جهان ... [illegible]

از کدامی باده باشد ... این مست هوشیار ... دست دادی ...

... است که ... تا امروز نوای ... تازه ...

و سر ... (ع) دل گواه است ... [illegible]

آن ... [illegible] ... نشر ... [illegible]

های ... (ع) ... [illegible]

و لدارئی گفتار بر گفتار کسی را ستایش کردن که گفتار از خود ندارد است و شنوا را
را از وی بر گرفته ساز. چه یک سخن را دو بار نیز و زبان یک سخن را دو زبان. شنگ عرفی و طالب
نوشته سودا و فخر غالب چه باستانی و تازی ال صاحب شعر و تحلیه ما
حصاری موطنا. و از دوازده دفتر و سیم کالا انجمن کسب و نشی پیشانگی کرده و فا بشر
خامه چون بدینجا رسید سخن دیگر نمیدانم از احوال این دودمان عالیشان نشان
ندارم جز همین که پدر و جدم از خاندان اطناب بزرگان تهمتن شعر راست میگویم
پیروان نه پیشه و جز راست. حرف ما راست سرودن روش اهرمن است
شناسای این تبار با وفا از خاک پاک پیشاور است که الحال از مضافات
ریاست پیکانیر است. به بودنی کرده از حصار فیروزه بابل گوشه گرفت
در ریگستان مرو استقبال همچو آبادیها آباد است. و باستانی زمان را اینجا
باد. پیشین گاهان بهائی راجپوتان که از قوم چهرپالان قمری النسل شاهی از
نژاد جادون است آرامشگاه بود. از اینجا عالی شانی و آبادانیش اقتباس نمود
نمود. و چون شاه نشین بود. خواهش لوکوتون در وی رو نمود. نیز بان فال اکبر
تاریخ را انتقالیت نام آورده است. حال اولی الابصار را مبرهن است اگر روش
مردان گاه نیکنامی آید. بیشتر از آنکه شعر والانش را پیدا از نیاکان نیاکانش پیدا است

و اهل و یار را که همه گذاشتند و نام نیکو برداشتند اکنون به بیان احوال سلطان
محمود غزنوی در سنه ۴۰۹ هجری نزد [illegible] لشکر کشیده به هندوستان براه
بهت نیر رسید راجه بجی رای کنارنگ [illegible] را به [illegible] رسانید و
کار کاوش تمام کرده و هرچه یافت بسپرد و بشکست و بدین شمار ستان آرامش را
پیشیون و شین بدل کرد و شمار شبان را قتل - قوم کال [illegible] آورده
سوطن لب برداشتند و به آوردن [illegible] شورش و شورش [illegible] حال
نمایان شدند [illegible] خواست [illegible] ساختند [illegible]
سکه رفت انداخت و اسپان [illegible] یافت [illegible]
الانها و هرچه آمد بر خود برداشتند تا قتل و طن [illegible]
امیر تیمور گورکان با لشکر نیز به هندوستان [illegible] ملتان به نواحی بهت
رسید [illegible] گرفت [illegible] کوشش [illegible]
زبان بهت نیر [illegible] ساختند [illegible]
[illegible] خاص [illegible] انداخت [illegible]
حیوانات [illegible]
یافته [illegible]

ترجیح عمر — رای جلبت سکونت نمائی بنای این زبان را [illegible] روان
دران افت [illegible] بعمل اقامت [illegible] بالا [illegible] بود — [illegible] خود [illegible]
نشین که و این قصبها شهر [illegible] سال پیش ازین واندول گردد
و [illegible] ملک [illegible] فیروز [illegible] شاه شهر [illegible] بنام خود
[illegible] اسباب [illegible] یادگار گذاشت — و [illegible] بنیاد ساخت
از دو [illegible] سلطان [illegible] شاه پسر شیرشاه افغان [illegible] کشور هندوستان که [illegible]
[illegible] آرامش داد قالوگکوی بود و این [illegible] دو سال است — و ایشان از وی
[illegible] هندوستان [illegible] روزها [illegible] افغانی [illegible] و بارگر قالوگکوی ایشان بود
تا زمان راجه [illegible] جدا [illegible] که باز [illegible] راجه [illegible]
بود [illegible] اینجا [illegible] از قالوگکوی ایشان [illegible]
[illegible] راجه [illegible] خدمت [illegible]
[illegible] افغان [illegible] و [illegible]
[illegible] نظام ایشان نظام — ان راجه فرزند [illegible]
[illegible] شهر [illegible] یادگار [illegible] خدمت
[illegible] بزرگ [illegible] — راجه [illegible]

سومین پور رای [illegible] فرخنده گفتش [illegible] که پیاده [illegible] ابوالبرکات [illegible] و الا [illegible]

بود و آغاز روزگار خدمت نظارت فوجداری ضلع [illegible] را انجام داده چون [illegible]

برافراخت که در سنه ۱۲۴۸ مستر گریم صاحب بهادر جج عدالت ضلع سهارنپور

وی را طلب داشت و بر کار نظارت عدالت دیوانی برگماشت [illegible] گرامی [illegible]

داشت - و ملکی [illegible] - ابوالاشرفی و هوشمندی شصت سال خدمت [illegible]

تحسین بر خود کشود چنین اخلاقی را نازم که تا این دم [illegible]

آویزه دل است - و بر دعوی ماسبق دلیلی کامل - لیکن [illegible] سال خدمت [illegible]

چاکری قدیم الخدمتی که پنشن یا منصبش یافته [illegible] در سهارنپور اقامت افتاد

و بماه فروری سنه ۱۲۷۶ عیسوی رو به خلد برین نهاد [illegible] روانش [illegible]

و جانش در بهشت جاودان باد - از پس [illegible] بار گوهر تا بالی اختر [illegible]

همچنین پور پشیمان را [illegible] صاحب تخلص خالص [illegible]

نگار بود - [illegible] و الا نژاد [illegible] خلق [illegible]

[illegible] نام [illegible] اهل حال [illegible] اهل استان و جان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] را [illegible] دل داده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زبان [illegible] و قالع [illegible]

بنگالی زبان [illegible] است که [illegible] سواد [illegible] شاهد معانی دلکش لامع است و [illegible]

[illegible] سرکار [illegible] الصدق فرمان فرمای آمیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زبان خیلی به نظم و نثر [illegible] زبان است [illegible] رود گنگا [illegible]

[illegible] قلمرو پنجاب چون به زیر نگین فرمان روایان انگلشیه در آمد

[illegible] والا جاه [illegible] لاهور [illegible] گشت به خدمت سررشته داری عدالت

دیوانی و فوجداری [illegible] سال [illegible] راولپندی و کوه مری [illegible]

[illegible] الور [illegible]

[illegible] سال ۱۲۶۲ [illegible]

[illegible]

نیروانی [illegible] خود [illegible]

و دیگر [illegible] بود و [illegible] با [illegible] و چون [illegible]

رای سوهن لال صاحب منشی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] بود رفت - و [illegible] رونق داد [illegible]

فهمی و قابلیت و افلاطون [illegible] خود را [illegible] و سرمایه [illegible] بسیار [illegible]

اهل و الوس [illegible] مباحث و [illegible] - امیر [illegible] و قابلی [illegible]

[illegible] یادگار و [illegible] بود - و [illegible]

پیوست - و [illegible] - [illegible]

است که [illegible] تا دور زمان دوران و گردش گردون گردان [illegible]

کامران [illegible] - [illegible] عمل [illegible]

قربان [illegible] - الکنون [illegible]

[illegible] بود [illegible] است - [illegible] یاران [illegible]

[illegible] - [illegible]

خوشحال منشی [illegible] لال صاحب - [illegible]

[illegible] است که [illegible] سرمایه [illegible]

[illegible] توانگری به [illegible] دوادی همتی [illegible] این پاره [illegible] است افتخار [illegible] پیرایه

نگرفت و [illegible] هستی [illegible] سرو [illegible] چهره مبارک [illegible] الامی و همچو

سال [illegible] گرامی [illegible] ایدون [illegible] عیش زمانه [illegible] ظهورش [illegible]

اندام بالا و وسط [illegible] جمال است [illegible] سیرت [illegible] فرشته [illegible] است

سخن شیرین خوش بیانان و رنگین [illegible] ربود [illegible] تمام [illegible] تن [illegible]

بخنده ظرافت لطافت [illegible] دردل افسرده [illegible] ابیات [illegible] زبان

زندگانی بخشش [illegible] آب حیات [illegible] رانشاور [illegible] قلزم معنی [illegible] گوهر فرخنده آور

سال [illegible] راطالب تکمیل کمالات بود غالب شوق زبان پارسی تحصیل

قدم نهاد [illegible] سخنگویی و [illegible] سخن [illegible] خدا داد [illegible] طبع موزون [illegible] نهاد لطافت [illegible]

[illegible] دل و [illegible] این [illegible] اما [illegible] کوشش [illegible] شوق [illegible] چون [illegible]

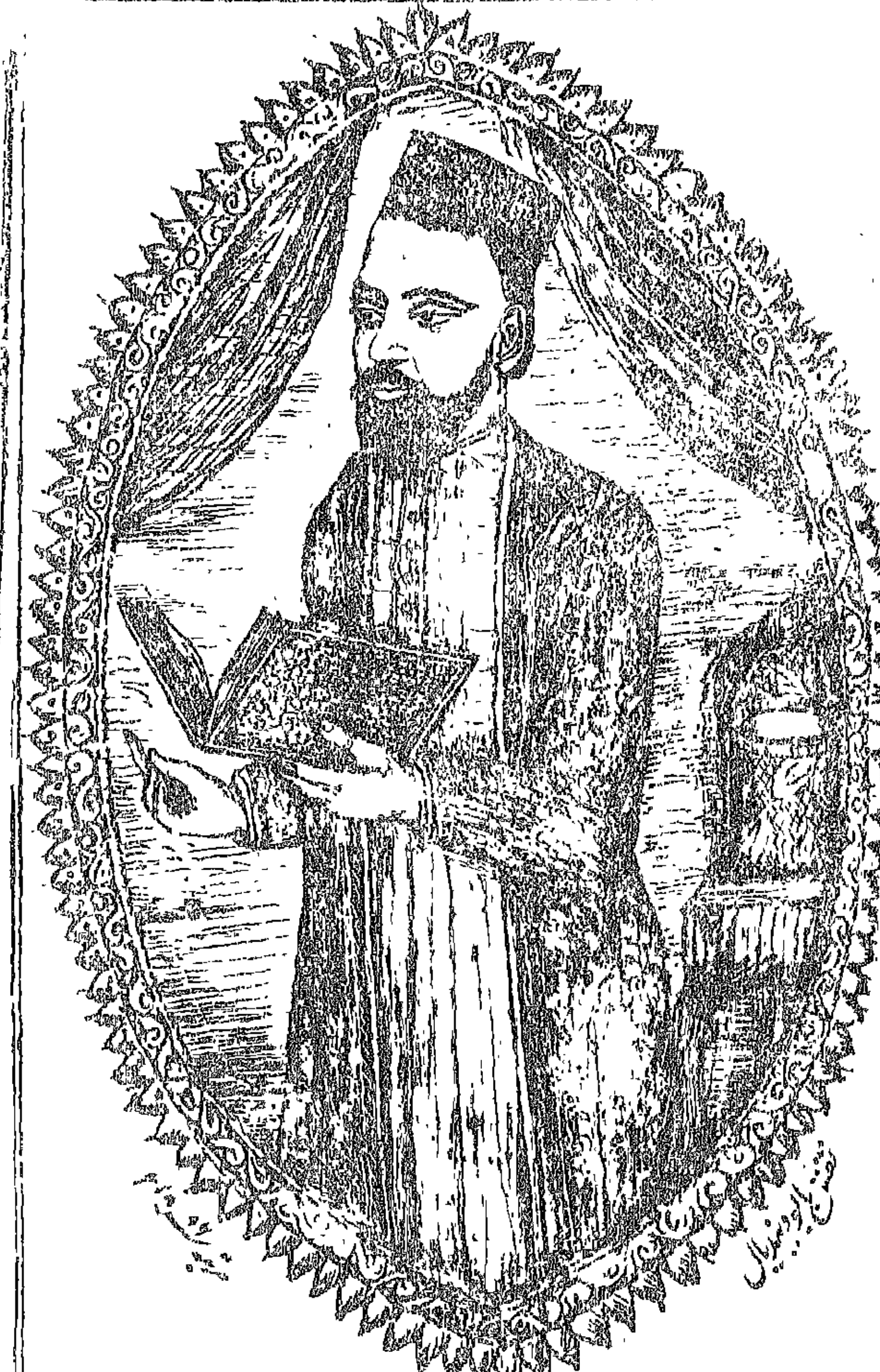
[illegible] دل [illegible] سخن [illegible] معنی [illegible] جمال لیلای معنی [illegible] مستور ماند [illegible] الشمس [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] افتاد [illegible] پردگیان معنی [illegible] جلوه حسن [illegible] ارباب

[illegible] آباد و [illegible] ازآنان [illegible] دیده [illegible] خون [illegible]

[illegible] بود [illegible] شاعر که [illegible]

[illegible] طبع [illegible] کامل [illegible]



و با شناسای زبان اصلاح سخن را شعر جلالی طبع او زنگار [illegible]

سخن از طبع صاحب طبع بلند شعر بالا کند. بصیر [illegible] شناگر [illegible]

بصیر را شوق سخن از فخر دهلی مرزا اسدالله غالب بود و دو سال با [illegible]

سهیا شد و شعرا ایران حضرت کمالات ابوطالب و ابوالقاسم [illegible]

سکندرآبادی که فن شاعری طوطی رشک [illegible] بود [illegible]

آن ازان بخت بیگم [illegible] یادگار بود [illegible] از میان [illegible]

در شهر سکندره علی گره تبدیل شد و بجای پدر دست عمل سرکاری را چندی کفیل [illegible]

پس از کامیابی امتحان وکالت اکنون عدالتهای دیوانی را طراز است. دختران

زودکار فصل خصوصات را از روی برگ ساز آزادانه روش و لطافت [illegible] شعر

چنانکه طبع بلند [illegible] داشت همچنین بالیدگی [illegible] شایستگی گرفت [illegible]

قوی باهم [illegible] گشت. از آغاز تقریظ [illegible] [illegible]

[illegible] می‌توان خواند [illegible]

دیوانی که تازه چاپ شده و فقط تحریر تقریظ [illegible] است [illegible]

شعر مسطور است [illegible]

کمال [illegible]

رانچ بایچه ابیه — براعتماد انه کلام و انواع سخن ما که راست حاصل — و دعوی سخن سیرا
و جادو نوائی پیش او باطل — با انشراح طرز سخن گذاران دہلی و لکھنؤ سخنوری مشرع [illegible]
داد — و سودا و دیگران بها سخن را دادی جان نواز و پیش نهاده پیشینیان اگرچه
برده اند — گوئی سبقت برده اند — لیکن اگر زنده بودند بسی برین سخن خداداد کف
[illegible] از اسلاف که دیر مانده
از ثانی و الکهن و نگاه — دیگر در نظم اردو ترجمه دیوان اسکندر سرمست
بهاگوت از زبان گوهرفشان آن جادو بیان جاری است — و غلغله رنگینی و سحر
[illegible] او در دل عالم جاری — [illegible] دلفریب با پر صفحه شهود جلوه گر
خواهد بود [illegible] برق اثر خواهد انداخت
بیان [illegible] آه بانی [illegible] لبیک — و ازین تاریخ طبع
دیوان [illegible] شد

قطعه فی التاریخ

شد چو منتشر این دیوان نغز	کامیاب ادبیات شعله شد
از گرانمایگی چون دل بکشاید	منبع جوش صفات شعله شد
ایلچی [illegible] سال طبعش	از دور [illegible] الثقات شعله شد

ہوئی ختمی کہ و رالفاظ او بستہ [illegible]

گفت عاشق از پی تاریخ طبع

انطباع کلیات شعلہ شد

۱۳ ۳

قطعهٔ تاریخ

گہر یعنی گوہرین الطف خوش آب	این زبان خوش بیان شعلہ بین
دل برد از دست و دست از کار دل	جادو بیانی زبان شعلہ بین
یافت گل باندو چو گلزار خلیل	سحر کاری عیان شعلہ بین
دل چہ بندی باکس باغ بہشت	نوبہار گلستان شعلہ بین

سال طبعش عاشق دلدادہ گفت

این بیاض ارمغان شعلہ بین

۱۳ ۸۶

قطعهٔ تاریخ طبع از نتائج افکار برگزیدهٔ روزگار سخن سنج شیرین زبان منشی امام سہائی صاحب متخلص بہ تسلیم دہلوی کلام بہار و شعلہ دہ الوان

حضرت شعلہ کا کیا دیوان چھپا	محو ہے ہر شاعر نازک خیال

ناول ... شعر انتخاب — ... اپنی ... کمال

پھر کوئی جنس بے بہا نایاب ہے — پھر وہ دولت ہے نہیں جسکو زوال

حرف گر ہوں کہیں تحریر لفظ سکوت — بات جو منہ سے کہیں ہے کیا مجال

الغرض ... — تھا وہ ورسا عیش فرخندہ فال

جب ... تاریخ ... — سوچ میں ہوں لکھوں تاریخ سال

آئی ہاتف کی ندا ... ہے — بو العجائب سطر و سیلے مثال

قطعہ تاریخ طبع سر نامہ تاریخ قلمی شاعر سخن طراز منشی جمنا پرشاد صاحب متخلص بہ عیش تلمیذ جناب شعلہ

عیش استاد کا جیسا دیوان — قلمی سہر کرم مرحبا ہے اب

خود وہ کلم بیان ہے لطف کلام — خود سخن ہی سخن سرا ہے اب

... نہیں سکتا — آئینہ صورت آشنا ہے اب

... اوٹھا — بوستان سخن کھلا ہے اب

قطعہ تاریخ طبع ... شاعر بے مثال منشی نند لال صاحب متخلص بہ ... تلمیذ جناب شعلہ

چھپ چکا جب نسخۂ کلیات شمع
ہی ندا ہاتف سے تاریخ اس طرح لکھیے

[illegible]
[illegible]
١٣١٤

قطعۂ تاریخ طبع از خیال لالہ سادھو رام صاحب

متخلص قمہ مصرع بند و لیست قطع الہی تلمیذ جناب [illegible]

ایک مدت سے تھی ہر اہل سخن کی آرزو
فکر سال طبع تھی مجھکو کہ ملہم نے کہا

چھپ چکا دیوان استاد [illegible]
بے سر اندیشہ لکھ [illegible]
١٣١٥

قطعۂ تاریخ طبع از نتائج افکار سخن سنج جادو بیان
منشی رام نرائن صاحب متخلص بہ شفیق تلمیذ جناب
قیس سلمہ تولوی

حضرت شمع نے چھپوایا جب اپنا کلام
فکر سال طبع میں اس طرح لکھا شفیق

[illegible]
[illegible]

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع ... شیو ... حاجی ... محمد ... حامد حسین

شعلۂ حسن حمید سالک ذو حسب نسب ابو ... مسلم ... کاکوروی ... متخلص ... ملکہ نگر

شاعر چید دیوان شعلۂ طبع حسین	از پئے الشش کیسہ تحلق ندید
شد الش از بابا الفہم بگو شستن دید	گشت دیوان شعلۂ طبع جدید
	۱۳۰۳ ہجری

قطعۂ تاریخ طبع از فکر رسا منشی احمد حسین شاہ صاحب نجما کاکوروی علیگڈھ

کیا چھپا دیوان شعلۂ خوب عمدہ	داد اللہ ... کا ایک طوطی خوش گفتار
ہر سال ... بالفعل کیا عجب	ہر ورق دیوان کا ہے غیرت گلزار
	۶۱ ۳ ۸۶

قطعۂ تاریخ طبع از نتائج فکر لالہ گنگا ... صاحب متخلص بہ ...

طبع ہوئے ... کہ دیوان ہے والا شعلہ کا	گلستان سخن کے واسطے اب ہو حیران
بہار ... تمام ... گلکاری	خسرو ملک سخن کا چھپا عمدہ دیوان
	۱۲۶۴

تقریظ [illegible]

صاحب دیوان رئیس علیگڈہ [illegible]

حمد و سپاس اوس آفرین کو ہے کہ جسنے گلشن بہار سخن کے موزون طبعون کی خیابان
[illegible] کو سراپا عجب [illegible] گل رنگ [illegible] اشعار
عروض کی چمن روش سے [illegible] رنگین [illegible]
بلبلان خوش الحان [illegible] سخن [illegible] گل [illegible] رنگین [illegible]
مین رنگین شعر سے اور ثنا [illegible] دیوان [illegible]
ظاہر ہے ہر بین [illegible]
دیوان سخن سنج اوستاد سخن [illegible]
علیگڈہ حلیم طبع [illegible]
سے گلشن جہان کا نظارہ کیا [illegible]
محبوب کی مانند انتخاب جو غزل [illegible] شوخی [illegible] غزال [illegible]
چمن ہر مصرعہ رباعی کا [illegible] دوست کو ذکر [illegible]
مشابہ رباعی کی متانت [illegible]

اور بہت سی روداد اوبات نثر و نظم حسن بلاغت ہین بالقبول خاص نہ شنیدہ ــ کہ
بود مانند دیدہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اتصدیق و یکہتے ہیں مردم دیدہ خود کر لینگے ـ
شک نیست کہ خود گوید نہ کہ عطار گوید ہے تو یہ ہے کہ مصنف دیوان اپنی
زمانہ کا لاجواب ہے محاورات روزمرہ شستہ و صاف و مضامین ہیں وہ ہر دار سخن
ہین آئینہ کی طرح شفاف مصنف کا فوٹوگراف ہی قابل دید ہے خدا
و شمال قامت سے نو پیشتر وضع و لباس کا لو فقیر اوتارا ہے غالب ہے کہ طالبان
رنگین طبع اس نسخہ شربت دینار کو تفریح خاطر کے لیے برگ حنا کی طرح ہاتھون
ہاتھ لیا کرینگے اور ناظرین نکتہ بین اس سواد سویدا کو بصد میل طبع آنکھون
سے لگا لینگے چند تعریف اوسکی ہو کم ہے کہ گویا حرف حرف جادو رقم
ہے جی خیال میں تھا کہ کیا تاریخ کہنا ہے سو صدا ہے صد قبیلہ آئی و تاریخ طبع
عالم نے اپنی زبان سے فرمائی ــ

قطعہ تاریخ

شکر دیوان حضرت شعلہ — ہوا مرغوب طبع خاص و عام

سر الہام سے یہ آئی ندا — شور کھوئے بہار باغ کلام

۱۳۰۰ — ۱۳۰۰

قطعۂ تاریخ طبع از فکر شاعر خوش [illegible]

خوب او عمدہ چھپا ہے کیا کلام خوش خیال	شعر [illegible]
مصرعۂ تاریخ ہجری لکھو مجنون اس طرح	شعر [illegible]

خاتمۃ الطبع

لله الحمد که این نسخه که خاطر میخواست آمد آخر بسر [illegible]

ہزاران ہزار سپاس بدرگاہ ناظم عالم موجودات و شکر [illegible]

که درین ایام خجسته التیام کلیات [illegible]

شاعر سخن سنج نازک خیال ظریف [illegible]

بلبل خوش نغمه گلستان سخن [illegible]

باده پیمای انجمن تحقیق و ساده آرای [illegible]

باهتمام [illegible] جناب منشی [illegible] لال [illegible]

[illegible] فیروز [illegible]

ضلع علیگڑھ [illegible]

مطبع [illegible]

منشی [illegible] لال [illegible]

تاریخ [illegible]

[illegible]

بمطبع [illegible]

خاص [illegible] ماه

[illegible]

DUE DATE
